تجلی الیقین بان نبینا

۱۳۰۵ھ

سید المرسلین صلی اللہ علیہ وسلم

اعلیٰ حضرت امام اہلسنت الشاہ احمد رضا خان بریلوی قادری

مرکزی مجلس رضا

نعمانیہ بلڈنگ ، بھاٹی گیٹ ، لاہور

سلسلہ اشاعت نمبر ۱۰۰

نام کتاب : "تجلی الیقین بان نبینا سید المرسلین" (۱۳۰۵ھ)

نام مصنف : اعلیٰ حضرت امام احمد رضا خاں بریلوی رحمۃ اللہ علیہ

موضوع : مقام سید المرسلین (صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم)

طباعت اول : ۱۳۰۵ھ

مطبع اول : مطبع اہل سنت جماعت بریلی

سال طباعت زیر نظر ایڈیشن : ۱۴۱۳ھ / ۱۹۹۳ء

ترتیب و مقدمہ : پیرزادہ اقبال احمد فاروقی

کمپوزنگ : المدد کمپوزرز' راج گڑھ' لاہور

پروف ریڈنگ : حافظ شاہد اقبال

ناشر : مرکزی مجلس رضا' نعمانیہ بلڈنگ لاہور

ہدیہ : دعائے خیر بحق معاونین مجلس رضا

بہ فرمائش : اتفاق فوڈ انڈسٹریز (پرائیویٹ لمیٹڈ) گوجرانوالہ

بیرونی حضرات آٹھ روپے کے ڈاک ٹکٹ بھیج کر مفت منگوا سکتے ہیں۔

نصیحت پریس، پرنٹرز پبلشرز ۹، سرکلر روڈ، لاہور

بسم اللہ الرحمٰن الرحیم

مقدمہ

پیرزادہ اقبال احمد فاروقی

حضور پرنور سید عالم صلی اللہ علیہ وسلم "افضل الرسل" ہیں اور "سید الاولین و الآخرین" ہیں۔ "قائد العالمین" اور "امام الانبیاء" ہیں' "سید المرسلین" بھی ہیں اور "رحمتہ للعالمین" بھی ہیں۔ آپ اللہ تعالیٰ کی بارگاہ میں "افضل المحبوبین" اور "خاتم النبیین" ہیں۔ آپ "امام الانبیاء" بھی ہیں اور "سرالار الرسل" بھی ہیں۔ ان صفات عالیہ اور خطابات مقدسہ کے علاوہ' اللہ تعالیٰ نے آپ کو ہزاروں القابات سے نوازا ہے اور ان خطابات اور القابات کی قرآن گواہی دیتا ہے اور احادیث نبویہ انہیں بیان کرتی ہیں مگر بعض لوگ مقام مصطفیٰ سے نا آشنائی کی وجہ سے ایسے عظیم القابات سے تجاہل عارفانہ سے کام لیتے ہوئے سوالات اٹھاتے ہیں کہ کیا اللہ تعالیٰ نے اپنے رسول کو "سید المرسلین" کے القاب سے بھی نوازا ہے۔ ہندوستان کے بعض ایسے ہی کوتاہ اندیش "مولویوں" نے شور مچا دیا کہ حضور' رسول اللہ تو ہیں مگر "سید المرسلین" نہیں ہیں۔ مونگیرو (ہندوستان) کے ایک بزرگ مرزا غلام قادر بیگ مرحوم کو ۱۳۰۵ھ میں ان "مولویوں" نے پریشان کر دیا کہ حضور تو صرف "رسول" ہی۔ "سید الرسل" یا "سید المرسلین" نہیں ہیں۔ مرزا موصوف نے عاشق رسول' فاضل بریلوی اعلیٰ حضرت مولانا احمد رضا خاں قادری رحمتہ اللہ علیہ سے التماس کی کہ ان نادانوں کی تسلی و تشفی کے لیے قرآن و احادیث سے ثابت کریں کہ رسول اکرم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم "سید المرسلین" ہیں۔

اعلیٰ حضرت عظیم البرکت نے مرزا غلام قادر بیگ مرحوم کے خط کے جواب میں نہ صرف ایک مفصل خط لکھا بلکہ پوری ایک (زیر نظر) کتاب بنام "تجلی

الیقین بان نبینا سید المرسلین" (۱۳۰۵ھ) لکھی، جس میں "آیات جلیلہ" اور احادیث جمیلہ، ارشادات عالیہ، روایات صادقہ، آثار صحابہ، اقوال علماء، الہامات اولیاء اور رویائے صادقہ سے ثابت کیا کہ حضور نبی کریم صاحب کوثر و تسنیم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نبی بھی ہیں، رسول بھی ہیں، محبوب بھی اور حبیب بھی ہیں۔ پھر آپ "سید المرسلین" بھی ہیں۔ "امام الانبیاء و المرسلین" بھی ہیں۔ (صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم)

یہ کتاب مصنف گرامی فاضل بریلوی کی حیات مبارکہ میں پہلی بار چھپی تو اہل علم و ایمان کے مطالعہ میں آئی جس کی سطر سطر سے اہل محبت کے ایمان و قلوب روشن ہوتے رہے۔ پھر ہندوستان میں اس کے کئی ایڈیشن چھپے۔ فاضل مصنف کی زندگی کے بعد بھی برصغیر کے کئی مقامات سے یہ کتاب چھپ کر پھیلتی گئی۔ پاکستان میں اسے کئی اشاعتی اداروں نے چھپوایا۔ آج اسے مرکزی مجلس رضا (رجسٹرڈ) لاہور [illegible] ین کی آسانی کے لیے کتاب میں عنوانات قائم کیے گئے ہیں اور پیرابندی کر دی گئی ہے۔ مرکزی مجلس لاہور کی تحریک پر اسی کتاب کا انگریزی ترجمہ برطانیہ میں "رضا اکیڈمی" کے اہتمام میں چھپ کر مغربی ممالک میں تقسیم ہو رہا ہے۔

سابقہ ڈیڑھ سو سال سے برصغیر پاک و ہند کے بعض بزعم خود غلط "اہل علم" نے یہ روش اختیار کر لی ہے (الحمد للہ اب یہ روش ختم ہوتی جا رہی ہے) کہ حضور کی عظمت و جلالت کی جہاں بات ہو، وہاں "بعد از خدا بزرگ توئی قصہ مختصر" کہہ کر حضور سید المرسلین کے ذکر و مقام کا قصہ مختصر کر دیا جائے۔ حالانکہ حقیقت یہ ہے کہ جہاں ان "بزرگوں" کا "قصہ مختصر" ہوتا ہے، وہاں سے ہمارے نبی کریم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی شان و شوکت کے ذکر کا آغاز ہوتا ہے۔ صحابہ کرام سے لے کر آج تک کے صالحین امت نے حضور نبی کریم کو جن الفاظ اور انداز سے "سید المرسلین" تسلیم کیا ہے، وہ ایسے الفاظ ہیں، جنہیں فرشتے چومتے ہیں اور اہل محبت پڑھ کر جھومتے ہیں۔ صدیاں گزر گئیں، عمریں بیت گئیں، دفتر ختم ہو گئے، زبانیں خشک ہو گئیں، ہاتھ رک گئے، قلمیں ٹوٹ گئیں مگر حضور کی

"سید المرسلین" کے چھلکتے ہوئے ناپیدا کنار سمندروں سے ایک قطرے کا بیان مکمل نہ ہو سکا۔

دفتر تمام گشت بہ پایاں رسید عمر
ما ہمچناں در اول وصف تو ماندہ ایم

قرآن کی آیات اور احادیث نبویہ جن میں حضور کو "سید المرسلین" کہہ کر پکارا گیا ہے وہ زیر مطالعہ کتاب کے صفحات کی سطر سطر پر درخشاں ہیں مگر کتاب کے ورق الٹنے سے پہلے ہم یہاں صالحین امت کے چیدہ چیدہ جملے پیش کر کے قارئین کے دل و جان کو وہ غذا بہم پہنچانا چاہتے ہیں، جس کی تمنا عرش علاء کے زیر سایہ فرشتوں کے دلوں کو بھی تڑپائے رکھتی ہے اور جو اہل محبت کا وظیفہ دل و جان ہے۔

۱۔ حضرت عبداللہ بن رواحہ (شہید ۸ھ) حضور کے عزیز بھی ہیں اور پیارے صحابی بھی، وہ اپنے آقا کو "خیر مولود من البشر" تمام انسانوں سے (جن میں تمام انبیاء و رسل شامل ہیں) افضل قرار دیتے ہوئے اعلان کرتے ہیں:

روحی الفداء لمن اخلاقه شهدت + بانه خیر مولود من البشر

"یا رسول اللہ میری جان آپ پر فدا ہو۔ آپ کے اخلاق کریمہ شاہد ہیں کہ آپ تمام نبی نوع انسان میں افضل ترین ہیں۔"

۲۔ حضرت ابوسفیان بن الحارث حضور کے صحابی بھی ہیں اور آپ کے چچا زاد بھائی بھی۔ حضور کے وصال پر سیدہ فاطمہ رضی اللہ عنہا کو تسلی دیتے ہوئے کہتے ہیں:

فقبر ابیک سید کل قبر + و فیه "سید الناس" الرسول

"آپ کے والد مکرم کی قبر دنیا بھر کی قبروں سے اعلیٰ ہے۔ کیونکہ اس میں وہ رسول آرام فرما ہیں جو "تمام انسانوں کے سردار اور سید ہیں"۔

۳۔ سیدنا علی کرم اللہ وجہہ کی نگاہ میں "سید الانبیا" تمام انسانوں کے جسموں اور لباسوں سے افضل ترین ہے:

یا خیر من ضم الجوانح و الحشا + و یا خیر میت ضمه الترب و الثری

"آج تک جتنے انسانوں کے بدن اور لباس کائنات میں تخلیق ہوئے ہیں، ان میں سے "بہترین بدن اور لباس" آپ کا ہی ہے"۔

۴۔ امام زین العابدین رضی اللہ عنہ حضور کو "رحمۃ للعالمین" اور "شفیع المذنبین" کہہ کر فریاد کرتے ہیں۔

یا رحمۃ للعالمین انت شفیع المذنبین + اکرم لنا یوم الحزین فضلا و جودا والکرم

"یا رحمت للعالمین" یا "شفیع المذنبین" آپ قیامت کے دن ہمارے لیے فضل، سخاوت اور کرم کے دریا بہا دیں گے"۔

۵۔ امام اعظم ابوحنیفہ رضی اللہ عنہ حضور کی بارگاہ بے کس پناہ میں حاضری دیتے ہوئے آپ کو "سید السادات" کہہ کر مخاطب کرتے ہیں۔

یا سید السادات جئتک قاصدا + ارجو رضاک وا حتمی بحماک

"اے "سرداروں کے سردار" اور اے "سیدوں کے سید" میں آپ کی بارگاہ میں حاضر ہوا ہوں۔ آپ کی پناہ کا طلب گار ہوں، آپ کی رضا کا امیدوار ہوں۔

واللہ یا خیر الخلائق ان لی + قلبا مشوقا لا یروم سواک

"اللہ کی قسم! آپ "خیر الخلائق" ہیں۔ میرا دل صرف آپ کی محبت سے لبریز ہے۔ میں آپ کے سوا کسی کا طالب نہیں ہوں"۔

٦۔ حضرت خواجہ سنائی (م ۵۲۵ھ) حضور کو دو جہاں کی پشت و پناہ قرار دیتے ہوئے "سالار فرزنداں آدم" کہتے ہیں۔

زہے پشت و پناہ ہر دو عالم + سر و سالار فرزندان آدم

۷۔ حضرت نظامی گنجوی (م ۶۰۲ھ) حضور کو "سپہ سالار خیل انبیا" کہہ کر ہدیہ تحسین پیش کرتے ہیں۔

سرو سرہنگ میدان وفا را + سپہ سالار خیل انبیاء را

۸۔ خواجہ قطب الدین بختیار کاکی رحمۃ اللہ علیہ (م ۶۳۲ھ) فرماتے ہیں:

گرچہ بصورت آمدی بعد از ہمہ پیغمبراں
یعنی بودۂ "سرخیل جملہ انبیاء"

"یا رسول اللہ ظاہر طور پر اگرچہ آپ تمام انبیاء کے بعد دنیا میں تشریف لائے ہیں مگر حقیقت میں آپ تمام انبیاء کے سرخیل ہیں"۔

۹۔ حضرت خواجہ فرید الدین عطار (م ۶۲۷ھ) رحمتہ اللہ علیہ نیشاپوری اپنے وقت کے بہت بڑے ولی اللہ اور معروف شاعر تھے۔ آپ حضور کو "نور عالم" اور "رحمت للعالمین" کہہ کر پکارتے ہیں:

آفتاب شرع دریائے یقیں   نور عالم رحمت للعالمین
خواجہ کونین سلطان ہمہ   آفتاب جان و ایمان ہمہ
نور تو مقصود مخلوقات بود   اصل معدومات و موجودات بود

۱۰۔ شیخ اکبر حضرت ابوبکر محی الدین ابن عربی (م ۶۳۸ھ) فلسفہ وحدت الوجود کے عظیم ترجمان تھے۔ حضور کو دو جہاں کا فرمانروا اور سردار کل کہہ کر مخاطب کرتے ہیں۔

الا بابی' من کان ملکا و سیدا + و آدم بین الماء الطین واقف

"میرے ماں باپ آپ پر قربان ہوں۔ آپ اس وقت بھی کائنات کے مالک' سردار اور سید تھے جب حضرت آدم علیہ السلام ابھی پانی اور مٹی میں حیات دنیوی کے منتظر تھے۔

۱۱۔ حضرت شمس الدین تبریزی (م ۶۴۵ھ) مولانا روم کے پیرو مرشد تھے۔ کیا خوب لکھتے ہیں:

اے سروراں را تو سند .شماراں رازاں عدد
وانی سراں را ہم بود اندر تبع دنبالہا

یارسول اللہ! آپ سرداروں کی سند ہیں۔ آپ کی ذات سے اعداد کی گنتی شروع ہوتی ہے آپ کے نقش قدم پر تو کائنات کے سردار اور انبیاء قدم قدم چلتے ہیں۔

۱۲۔ حضرت مولانا جلال الدین رومی (م ۶۷۲ھ) حضور کی بارگاہ میں یوں لب کشائی کرتے ہیں

سید و سرور محمد نور جہاں + مہتر و بہتر شفیع مذنباں

۴۔ حضرت شیخ مصلح الدین سعدی شیرازی (م ۶۹۱ھ) عاشق رسول بھی تھے اور شاعر باکمال بھی تھے۔ یوں نغمہ سرا ہوتے ہیں۔

حبیب خدا اشرف انبیاء + کہ عرش مجیدش بود متکا

اپنے دیوان میں ایک دوسری جگہ لکھتے ہیں۔

توریت کہ بر موسیٰ و انجیل بہ عیسیٰ!
شد محو بیک نقطۂ فرقان محمد
از بہر شفاعت چہ اولوالعزم چہ مرسل
در حشر زند دست بداماں محمد

میدان حشر میں اولوالعزم انبیاء اور مرسلین حضور کے دامن شفاعت تک ہاتھ پھیلائیں گے۔

جبریل علیہ السلام شب معراج کو حضور کے رفیق سفر ہیں۔ سدرۃ المنتہیٰ پہ رک جاتے ہیں۔ سعدی شیرازی کس انداز سے حضور کو "سالار بیت الحرام" کہہ کر بیان کرتے ہیں

بدو گفت "سالار بیت الحرام"
کہ اے حامل وحی برتر خرام

حضور ہی "سالار بیت الحرام" (بیت المقدس) تھے اور حضور ہی "امام الانبیاء سابقین" تھے۔

۵۔ حضرت شرف الدین بوصیری رحمتہ اللہ علیہ (م ۶۹۶ھ) صاحب "قصیدہ بردہ" حضور کو "سید الکونین والثقلین والفریقین من عرب و من عجم" کہہ کر ایک قصیدہ کا آغاز کرتے ہیں۔

فاق النبین فی خلق و فی خلق
ولم یدانوہ فی علم ولا کرم
وکلھم من رسول اللہ ملتمس
غرفا من البحر او رشفا من الدیم

آپ صورت و سیرت میں تمام انبیاء کرام پر فوقیت رکھتے ہیں۔ علم ہو یا کرم

ہو کوئی بھی آپ سے ہم سری نہیں کر سکتا۔ تمام انبیاء و رسل جھولیاں پھیلا کر حضور کے دریائے کرم سے ایک چلو اور آپ کے ابر رحمت سے ایک ایک قطرے کی بھیک مانگتے ہیں۔

۱۶۔ حضرت بو علی قلندر پانی پتی رحمۃ اللہ علیہ (م ۷۲۴ھ) کس انداز سے جھولی پھیلاتے ہیں۔

اے ثنایت رحمۃ للعالمین یک گدائے فیض تو روح الامین
خلق را آغاز و انجام از تو است اے امام اولین و آخرین

۱۷۔ حضرت امیر خسرو دہلوی (م ۷۲۵ھ) حضور کو رسالت کی انگوٹھی کا نگینہ قرار دیتے ہیں۔

"رسل را ذات تست آں خاتم دست"
کہ قرآں آمدہ نقش نگینش

۱۸۔ حضرت شیخ عراقی (م ۷۲۹ھ) لکھتے ہیں۔

مقصد و مقصود اولیں عالم و آخریں مرسل

۱۹۔ حضرت مولانا نور الدین عبد الرحمن جامی (م ۸۹۸ھ) کی التماس سنئے۔

یا شفیع المذنبین بار گناہ آوردہ ام
بر درت ایں بار با پشت دوتا آوردہ ام

۲۰۔ حاجی جان محمد قدسی (م ۱۰۵۶ھ) اپنی مشہور نعت "مرحبا سید مکی مدنی العربی" میں ایک شعر لاتے ہیں۔

نسبتے نیست بذات تو بنی آدم را
برتر از عالم و آدم تو چہ عالی نسبی

بنی آدم کو آپ کی ذات سے کیا نسبت ہے۔ آپ تو عالم و آدم سے بلند تر عالی نسب ہیں۔

۲۱۔ میر حسن دہلوی (م ۱۲۰۱ھ) کس سادگی سے لکھتے ہیں۔

کیا حق نے نبیوں کا سردار اسے
بنایا رسالت کا حق دار اسے

نبوت جو کی حق نے اس پہ تمام
لکھا "اشرف الناس" "خیر الانام"

۲۲۔ مولانا فضل حق خیر آبادی (م ۱۲۷۸ھ) آزادی وطن کے راہنما تھے اور عاشق رسول بھی، انھوں نے عربی زباں میں ایک زبردست قصیدہ لکھا جس کا مطلع یوں ہے۔

فلا ملاذ اسوی "خیرالوری جمعا"
فی الخلق والخلق والاحسان والجود

آپ کے سوا اللہ کی ساری مخلوق میں، خلق میں، خُلق میں، احسان میں اور سخاوت و بخشش میں حضور سے کوئی شخص بہتر پیدا نہیں ہوا۔

فاق النبین طرا" فی الکلام ولی
الجمال والعزم والاجمال والسود

وہ تمام انبیاء کرام پر اپنے کمالات، اپنے حسن و جمال، اپنے عزم و استقلال اور اپنی سرداری اور بلند اخلاق میں فوقیت رکھتے ہیں۔

۲۳۔ بہادر شاہ ظفر، مغل خاندان کے آخری شہنشاہ تھے۔ انھیں ۷۹ھ میں رنگون کے قید خانے میں انگریزوں نے قتل کرا دیا تھا۔ آپ لکھتے ہیں۔

اے سرور دو کون، شہنشاہ ذوالکرم
سرخیل مرسلیں و شفاعت گر امم
تو تھا سرِ اوج رسالت پہ جلوہ گر
آدم جہاں ہنوز تھے پس پردہ عدم

سابقہ صفحات میں ہم نے چند صالحین امت اور عاشقان رسول کے اقوال اور اشعار نقل کیے ہیں، جو سید الانبیاء حضرت محمد رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کو "سید الرسل" تسلیم کرنے کا اعلان ہے۔ یہ چند اقوال پاکان امت کی فصاحت و بلاغت کے سمندروں کی موجوں کا ایک قطرہ ہے۔ یہ عاشقان رسول کے بیابان محبت کا ایک ذرہ ہیں۔ یہ محبان رسول کے عالم نور کی ایک کرن اور عارفان مقام مصطفیٰ کے گلستان محبت کا ایک غنچہ ہیں۔ ورنہ ہزاروں نہیں لاکھوں اہل علم و ایمان نے حضور

کے ان مقامات کو اپنے اپنے الفاظ میں اور اپنے اپنے انداز میں قلمبند کیا ہے۔

ہم کتاب کے مصنف اعلیٰ حضرت فاضل بریلوی مولانا الشاہ احمد رضا خاں قادری بریلوی رحمۃ اللہ علیہ کے مشہور دیوان "حدائق بخشش" کے ان اشعار کو بیان نہیں کر رہے جن میں آپ نے اپنے آقا و مولیٰ کو "رسول کائنات" اور "افضل الرسل" کے القابات سے اپنے اشعار کو سجایا ہے۔

رسالت کل' امامت کل' سیادت کل' امارت کل
حکومت کل' ولایت کل' خدا کے یہاں تمہارے لیے

فاضل بریلوی رحمۃ اللہ علیہ نے اپنی بے شمار تحریروں کے علاوہ زیر نظر کتاب میں حضور صلی اللہ علیہ وسلم کی "سید المرسلین" کو جس انداز میں بیان کیا ہے' اس کی مثال دوسری کتابوں میں بہت کم ملے گی اور ہمیں یقین ہے کہ جن لوگوں کو حضور کے "سید المرسلین" ہونے [illegible] آپ کے اس مقام کو تسلیم کریں گے اور جن حضرات کو آپ کے اس مرتبہ و منصب پر پہلے سے یقین ہے وہ کتاب کے مطالعہ کے بعد اپنے ایمان و ایقان کو دلوں میں درخشاں پائیں گے۔

○═══☆═══☆═══○

الحمد للہ

رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کے افضل الخلق

سید المرسلین ہونے کی دس آیتوں اور سو سے

زیادہ احادیث سے تحقیق میں بے مثل رسالہ

تجلی الیقین بان نبینا سید المرسلین

بسم اللہ الرحمن الرحیم

از حضرت مرزا غلام قادر بیگ صاحب علہ لعل دروازہ، سوتگیرہ

غرہ شوال ۱۳۰۵ھ ... حضرت اقدس دام ظلکم ... یہاں وہابیہ نے ایک "تازہ شگوفہ" کھلایا
کیا ہے کہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم کے "افضل المرسلین" ہونے سے انکار کیا ہے۔ ہرچند کہا گیا کہ مسئلہ
واضح ہے مسلمانوں کا بچہ بچہ جانتا ہے مگر کہتے ہیں قرآن و حدیث سے دلیل لاؤ۔ یہاں کوشش کی قرآن
حدیث میں دلیل نہ پائی۔ لہذا مسئلہ حاضر خدمت والا ہے۔ امید ہے کہ بہ ثبوت آیات و احادیث
مسلمانوں کو ممنون فرمائیں گے۔

علہ مسئلہ دریافت کرنے والے بزرگ مولانا حکیم مرزا غلام قادر بیگ بریلوی ابن مرزا حسن جان بیگ لکھنوی اعلیٰ حضرت فاضل بریلوی کے ابتدائی اساتذہ کرام میں سے ہیں۔ آپ ۲۵ جولائی ۱۸۲۷ء کو لکھنؤ میں پیدا ہوئے۔ والد ماجد لکھنؤ سے بریلی آگئے اور محلہ نزد جامع مسجد بریلی میں مستقل قیام پذیر ہوئے۔ آپ کے [illegible] ایران سے ہندوستان آیا اور مغل حکومت میں فوجی فرائض سرانجام دینے لگا۔ انہیں "مرزا" اور "بیگ" جیسے خطابات دیئے گئے۔

مرزا غلام قادر بیگ کے بھائی مرزا مطیع اللہ بیگ جب جامع مسجد بریلی کے متولی بنے تو آپ نے اعلان کیا کہ اب مسجد کے قریب امام باڑہ پر سیاہ جھنڈا اور علم نہیں لہرائے گا۔ اس بات پر سارے ہندوستان کے شیعہ احتجاج کرنے لگے مگر اعلیٰ حضرت کے دادا مولانا رضا علی خان نے حنفی فقہ کی روشنی میں فتوہ دیا کہ سنی مسجد کی ملحقہ عمارت پر مسجد کے متولی کی اجازت کے بغیر کوئی ایسا فعل سامنے نہیں لایا جا سکتا جس کی متولی اجازت نہ دے۔ یہ فتنہ رک گیا آج تک اس امام باڑہ پر جھنڈا یا علم نصب نہیں کیا جاتا۔ مرزا غلام قادر بیگ اعلیٰ حضرت کے والد مکرم کے گہرے دوست تھے چنانچہ آپ نے خود آگے بڑھ کر فاضل بریلوی کی ابتدائی تعلیم کی ذمہ داری قبول کی اور حساب اور دوسرے مروجہ فنون کی کتابوں کا درس دیتے رہے۔

مرزا غلام قادر بیگ کے استفسار پر اعلیٰ حضرت نے آپ کے سوال کا جواب ۱۳۰۵ھ کو مرتب کیا جو "تجلی الیقین بان نبینا سید المرسلین" نام سے کتابی شکل میں "مطبع اہلسنت وجماعت بریلی" سے پہلی بار چھپا پھر اس کے متعدد ایڈیشن ہندوستان میں چھپتے رہے۔ یہی رسالہ فتاوی رضویہ کی جلد سوم میں بھی موجود ہے۔

حکیم مرزا غلام قادر بیگ بریلوی یکم محرم الحرام ۱۳۳۶ھ / ۱۸ اکتوبر ۱۹۱۷ء کو نوے سال کی عمر میں فوت ہوئے اور محلہ باقر گنج حسین باغ بریلی میں آسودہ خاک ہوئے۔

بسم اللہ الرحمٰن الرحیم

تجلی الیقین بان نبینا سید المرسلین

(۱۳۰۵ھ)

الحمدللہ الذی ارسل رسولہ بالھدی ودین الحق لیظھرہ علی الدین کلہ ولو کرہ المشرکون O تبارک الذی نزل الفرقان علی عبدہ لیکون للعلمین نذیرا O والی اقرامھم خاصہ ارسل المرسلون O ھوالذی ارسل نبینا رحمہ للعلمین فادخل تحت ذیل رحمتہ الانبیاء والمرسلین والملئکہ المقربین وخلق اللہ اجمعین وجعلہ خاتم النبیین فنسخ الادیان ولا ینسخ لہ دین وادخل فی امتہ جمیع المرسلین اذ اخذ اللہ میثاق النبیین سبحٰن الذی اسری بعبدہ لیلا من المسجد الحرام الی المسجد الاقصے الی السموات العلے الی العرش الاعلے ثم دنا فتدلی فکان قاب قوسین او ادنی فاوحی الی عبدہ مااوحی ما کذب الفواد مارای افتمارونہ علی مایرے ولقدراہ نزلہ اخری مازاغ البصروماطغی وان الی ربک المنتھی وان علیہ النشاہ الاخری یوم لا یجدون شفیعا الاالمصطفی فلہ الفضل فی الاولی والاخری والغایہ

القصوی والوسیله العظمی والشفاعه الکبر
المحمود والحوض المورد ومالایحصی من الع
والدرجات العلیا فصلی الله تعالی وسلم وبا
وعلی اله وصحبه وکل منتم الیه دائما ابدا ک
ویرضی هو وربه العلی الاعلی۔

(ترجمہ) "سب خوبیاں اسے جس نے اپنے رسول کو ہدایت اور سچے د
بھیجا کہ اسے سب دینوں پر غالب کرے۔ پڑے برا مانیں مشرک۔ بڑی بر
جس نے اپنے بندے پر قرآن اتارا کہ وہ سارے جہان کو ڈر سنانے والا ہو اور
خاص اپنی ہی قوم کی طرف بھیجے گئے۔ اس نے ہمارے نبی کو سارے جہان کے
بھیجا تو ان کے دامن رحمت کے نیچے انبیاء و مرسلین وملائکہ ومقربین اور تمام
داخل فرمایا اور ان کو سب نبیوں کا خاتم کیا تو انہوں نے اور دین منسوخ فرمائے اور ان

کا کوئی حرف منسوخ نہ ہو گا۔ اللہ نے ان کی امت میں تمام رسولوں کو داخل کیا
نے پیغمبروں سے عہد لیا۔ پاکی ہے اسے جو راتوں رات اپنے بندے کو مسجد حرام
گیا مسجد اقصیٰ تک' بلند آسمانوں تک' عرش اعلیٰ تک۔ پھر نزدیک ہوا تو نزول کی
تو دو کمانوں بلکہ اس سے کم کا فاصلہ رہا۔ پس اپنے بندے کو وحی کی جو وحی کی۔ دل
دیکھا اس میں شک نہ کیا تو کیا تم ان کے دیدار میں جھگڑتے ہو اور قسم ہے بیشک انہوں
اسے دوبارہ دیکھا آنکھ بہکانہ چلی اور نہ حد سے بڑھی اور بیشک تیرے رب ہی کی طرف
ہے اور بیشک اسے سب کو دوبارہ پیدا کرنا ضرور ہے۔ جس دن کوئی شفیع نہ پائیں گے
مصطفےٰ کے تو دنیا و آخرت میں انہیں کے لیے فضیلت ہے اور سب سے پہلے مرتبہ
نہایت اور سب سے بڑا وسیلہ اور سب سے اعظم شفاعت اور وہ مقام جس میں سب ا
پچھلے ان کی حمد کریں گے اور وہ حوض جس پر تشنگان امت آکر سیراب ہوں
اور اب کتنی بلند صفات ہیں اس کی اور اللہ تعالیٰ درود و سلام و برکت اتارے ان پر اور ان
کے آل و اصحاب اور ہر ان کے نام لیوا پر ہمیشہ ہمیشہ جیسے انہیں اور ان کے بلند و بالا تر رب

کو پسند و محبوب ہے"۔

حضور پر نور سید عالم صلے اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کا "افضل المرسلین" و "سید الاولین والآخرین" ہونا قطعی، ایمانی، یقینی، اذعانی، اجماعی، ایقانی مسئلہ ہے جس میں خلاف نہ کرے گا مگر گمراہ، بددین، بندۂ شیاطین۔ وَالْعِيَاذُ بِاللّٰهِ رَبِّ الْعٰلَمِيْنَ کلمہ پڑھ کر اس میں شک عجیب ہے۔ آج نہ کھلا تو کل قریب ہے جس دن تمام مخلوق کو جمع فرمائیں گے سارے مجمع کا دولہا حضور کو بنائیں گے۔ انبیائے جلیل تا حضرت خلیل سب حضوری کے نیازمند ہوں گے۔ موافق و مخالف کی حاجتوں کے ہاتھ انھیں کی جانب بلند ہوں گے۔ انھیں کا کلمہ پڑھا جاتا ہوگا، انھیں کی حمد کا ڈنکا ہوگا۔ جو آج نہاں ہے، کل عیاں ہے۔ اس دن جو مومن اور مقربین نوربار عشرتوں سے شادیاں رچائیں گے، اَلْحَمْدُ لِلّٰهِ الَّذِيْ هَدٰنَا لِهٰذَا اور جو مبطل و منکر ہیں، دل فگار حسرت سے کہیں گے يٰلَيْتَنَا اَطَعْنَا اللّٰهَ وَاَطَعْنَا الرَّسُوْلَا۔ اَللّٰهُمَّ اجْعَلْنَا مِنَ الْمُهْتَدِيْنَ وَلَا تَجْعَلْنَا فِتْنَةً لِّلْقَوْمِ الظّٰلِمِيْنَ

ملائکہ اور انبیاء کے متعلق معتزلہ کا نظریہ

گروہ معتزلہ جو ملائکہ کرام کو حضرات انبیاء علیہم الصلوٰۃ والسلام سے افضل مانتے ہیں، وہ بھی حضور سید المرسلین صلی اللہ علیہ وسلم وعلیہم وعلی آلہ اجمعین کو بالیقین مخصوص و مستثنیٰ جانتے ہیں، ان کے نزدیک بھی حضور پرنور انبیاء و مرسلین و ملائکہ مقربین و خلق اللہ اجمعین سب سے افضل و اعلیٰ و بلند و بالا، علیہ صلوٰۃ المولیٰ تعالیٰ کلمات علمائے کرام میں اس کی تصریح اور فقیر کے رسالہ "اجلال جبریل بجعلہ خادما للمحبوب الجلیل (۱۲۹۸ھ)" میں تحقیق و توضیح موجود ہے۔ اما الزمخشری فَقَدْ سَفِهَ نَفْسَهٗ وَتَبِعَ هَوٰسَهٗ وَجَهِلَ مَذْهَبَهٗ وَتَنَاهٰى فِي الضَّلَالِ حَتّٰى لَمْ يَعْلَمْ مَشْرَبَهٗ كَمَا نَبَّهَ عَلَيْهِ اَهْلُ التَّحْقِيْقِ وَاللّٰهُ سُبْحٰنَهٗ وَلِيُّ

التَّوْفِیْقِ ○

فقیر کو جہاں ایسے صریح مسئلے پر طلب دلیل نے تعجب دیا وہاں اس کے ساتھ ہی طرز سوال دیکھ کر یہ شکر بھی کیا کہ الحمدللہ عقیدہ صحیح ہے، صرف اطمینان خاطر کو خواہش وضیح ہے مگر اس لفظ نے بیشک حیرت بڑھائی کہ "قرآن و حدیث میں دلیل نہ پائی"۔ سبحان اللہ مسئلہ ظاہر، دلیلیں وافر، آیتیں متکاثر، حدیثیں متواتر پھر سائل ذی علم ہو تو اطلاع نہ ملنے کی کیا صورت اور جاہل بے علم ہو تو اپنے نہ پانے کی کیا شکایت تھا

فقیر غفر اللہ تعالیٰ لہ نے مسئلہ تفضیل حضرات شیخین رضی اللہ تعالیٰ عنہما میں دلائل جلائل قرآن و حدیث سے جو اکثر بحمد اللہ استخراج فقیر ہیں "تیرے جز کے قریب ایک کتاب مسمی بہ "منتہی التفصیل لمبحث التفضیل" لکھی ہے، جس کے طول کو مخل خواطر سمجھ کر "مطلع القمرین فی ابانۃ سبقۃ العمرین (۱۲۹۷ھ)" میں اس کی تلخیص کی، پھر کہاں وہ بحث متناہی المقدار اور کہاں بحمد اللہ اکبر اللہ اکبر، اَلْحَمْدُ لِلّٰہِ وَلَوْ اَنَّ مَا فِی الْاَرْضِ مِنْ شَجَرَۃٍ اَقْلَامٌ وَّالْبَحْرُ یَمُدُّہٗ مِنْ بَعْدِہٖ سَبْعَۃُ اَبْحُرٍ مَّا نَفِدَتْ کَلِمٰتُ اللّٰہِ۔ (اگر تمام روئے زمین کے درختوں کی ٹہنیاں قلم بن جائیں اور سات سمندروں کا پانی سیاہی میں تبدیل ہو جائے تب بھی اللہ تعالیٰ کی تعریف کے کلمات نہ لکھے جا سکیں) بلا مبالغہ اگر توفیق مساعد ہو اس عقیدے کی تحقیق مجلدات سے زائد ہو، مگر بقدر حاجت و وقت فرصت قلب مومن کی تسکین و تثبیت اور منکر بد باطن کی توہین و تبکیت کو صرف دس آیتوں اور سو حدیثوں پر اقتصار مطلب اور اس موجز عجالہ مسمی بہ "قلائد نحور الحور من فرائد بحور النور" کو بلحاظ تاریخ "تجلی الیقین بان نبینا سید المرسلین" سے ملقب کرتا ہے۔ وما توفیقی الا باللہ علیہ توکلت والیہ انیب وصلی اللہ تعالیٰ علی خیر خلقہ وسراج افقہ والہ وصحبہ ومتبعیہ وحزبہ انہ سمیع قریب مجیب۔

یہ کتاب دو بڑے موضوعات پر مشتمل ہے۔ یہ قلائد فرائد دو ہیکل پر مشتمل ہے۔ (ہیکل اول) میں آیات جلیلہ ہوں گی۔ (ہیکل دوم) میں احادیث جلیلہ۔ یہ ہیکل اول

چار تجلیوں سے روشن ہوں گے۔ (تجلی اول) چند وحی ربانی علاوہ آیات کریمہ قرآنی (تجلی دوم) ارشادات عالیہ حضور سید المرسلین صلی اللہ تعالٰی علیہ وسلم و علیہم اجمعین اگر بعض کلمات انبیاء و ملائکہ دیکھئے متبوع کی رکاب میں تابع گئے۔ (تجلی سوم) محض و خاص طرق و روایات حدیث خصائص (تجلی چہارم) صحابہ کرام کے آثار رائقہ اقوال علمائے کتب سابقہ بشرائے ہواتف و رویائے صادقہ پر مشتمل ہوں گے۔ وَاللّٰہُ سُبْحٰنَہٗ هُوَ الْمُعِیْنُ وَالْحَمْدُ لِلّٰهِ رَبِّ الْعٰلَمِیْنَ ان کے سوا اقوال علما پر توجہ نہ کی کہ غرض اختصار کے متعلق تھی جسے ان کے بعض پر اطلاع پسند آئے فقیر کے رسائل "سلطنت المصطفٰے فی ملکوت کل الورٰی" و "قمر التمام فی نفی الظل عن سید الانام" و "منبہ ہلال جبریل بجعل خادما للمحبوب الجلیل" کی طرف رجوع لائے۔ واللہ الہادی وولی الایادی۔

(۱) ہیکل اول

جواہر زواہر آیات قرآنیہ

(۱) قال تبارک وتعالٰی وَاِذْ اَخَذَ اللّٰهُ مِیْثَاقَ النَّبِیّٖنَ لَمَاۤ اٰتَیْتُكُمْ مِّنْ كِتٰبٍ وَّحِكْمَةٍ ثُمَّ جَآءَكُمْ رَسُوْلٌ مُّصَدِّقٌ لِّمَا مَعَكُمْ لَتُؤْمِنُنَّ بِهٖ وَلَتَنْصُرُنَّهٗ قَالَ ءَاَقْرَرْتُمْ وَاَخَذْتُمْ عَلٰى ذٰلِكُمْ اِصْرِیْ قَالُوْۤا اَقْرَرْنَا قَالَ فَاشْهَدُوْا وَاَنَا مَعَكُمْ مِّنَ الشّٰهِدِیْنَ ○ فَمَنْ تَوَلّٰى بَعْدَ ذٰلِكَ فَاُولٰٓىِٕكَ هُمُ الْفٰسِقُوْنَ ○

"یاد کر اے محبوب جب خدا نے عہد لیا پیغمبروں سے کہ جو میں تم کو کتاب و حکمت دوں پھر تمہارے پاس آئے رسول تصدیق فرماتا اس کی جو تمہارے ساتھ ہے تو تم ضرور ہی اس پر ایمان لانا اور بیشک ضرور اس کی مدد کرنا پھر فرمایا کیا تم نے اقرار کیا اور اس پر میرا بھاری ذمہ لیا۔ سب انبیاء نے عرض کی کہ ہم ایمان لائے۔ فرمایا تو ایک دوسرے پر گواہ ہو

جاؤ اور میں بھی تمہارے ساتھ گواہوں سے ہوں۔ اب جو اس کے بعد پھرے گا تو وہی لوگ بے حکم ہیں"۔

حضرت علی "میثاق النبیین" کی تشریح فرماتے ہیں

امام اجل ابو جعفر طبری وغیرہ محدثین اس آیت کی تفسیر میں حضرت مولی المسلمین امیر المومنین جناب مولی علی کرم اللہ تعالٰی وجہہ الکریم سے راوی ہیں لَمْ یَبْعَثِ اللّٰہُ نَبِیًّا مِّنْ اٰدَمَ فَمَنْ دُوْنَہٗ اِلَّا اَخَذَ عَلَیْہِ الْعَھْدَ فِیْ مُحَمَّدٍ صلی اللہ تعالٰی علیہ وسلم لَئِنْ بُعِثَ وَھُوَ حَیٌّ لَیُؤْمِنَنَّ بِہٖ وَلَیَنْصُرَنَّہٗ وَیَاْخُذُ الْعَھْدَ بِذٰلِکَ عَلٰی قَوْمِہٖ۔ یعنی اللہ تعالٰی نے آدم علیہ الصلوۃ والسلام سے لے کر آخر تک جتنے انبیاء بھیجے سب سے محمد رسول اللہ صلی اللہ تعالٰی علیہ وسلم کے بارے میں عہد لیا کہ اگر وہ اس نبی کی زندگی میں مبعوث ہوں تو وہ ان پر ایمان لائے اور ان کی مدد فرمائے اور اپنی امت اس مضمون کا عہد لے۔

حضرت ابن عباس کی تشریح

اسی طرح حبر الامہ عالم القرآن حضرت عبداللہ بن عباس رضی اللہ تعالٰی عنہما سے مروی ہے رواہ ابن جریر وابن عساکر وغیرہما بلکہ امام بدر زرکشی و حافظ عماد بن کثیر وامام الحفاظ علامہ ابن حجر عسقلانی نے اسے صحیح بخاری (قال الزرقانی قال الشامی ولم اظفر بہ فیہ) کی طرف نسبت کیا واللہ تعالٰی اعلم۔ ونحوہ اخرج الامام ابن ابی حاتم فی تفسیرہ عن السدی کما اوردہ الامام الاجل السیوطی فی الخصائص الکبری۔

اس عہد ربانی کے مطابق ہمیشہ حضرات انبیاء علیہم الصلوۃ والثناء نشر مناقب و ذکر مناصب حضور سید المرسلین صلوات اللہ وسلامہ علیہ وعلیہم اجمعین سے رطب اللسان رہتے اور اپنی پاک مبارک مجالس و محافل ملائک منزل کو حضور کی یاد و مدح سے زینت دیتے

اور اپنی امتوں سے حضور پر نور پر ایمان لانے اور مدد کرنے کا عہد لیتے یہاں تک کہ وہ پچھلا مژدہ رساں کنواری بتول (مریم) کا ستھرا بیٹا مسیح کلمۃ اللہ علیہ صلوات اللہ مُبَشِّرًا بِرَسُوْلٍ یَّاْتِیْ مِنْ بَعْدِی اسْمُهٗ اَحْمَدُ کہتا تشریف لایا اور جب سب ستارے روشن مہ پارے کمین غیب میں چلے گئے۔ آفتاب عالم تاب ختمیت نے بازاران ہزار جلوہ و جلال طلوع اجلال فرمایا۔ (صلے اللہ تعالیٰ علیہ وعلیہم اجمعین وبارک وسلم وعلی الداعرین) ابن عساکر سیدنا عبداللہ بن عباس رضی اللہ تعالیٰ عنہما سے راوی لَمْ یَزَلِ اللّٰهُ یَتَقَدَّمُ فِی النَّبِیِّ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم اِلٰی اٰدَمَ فَمَنْ بَعْدَهٗ وَلَمْ تَزَلِ الْاُمَمُ تَتَبَاشَرُ بِهٖ وَتَسْتَفْتِحُ بِهٖ حَتّٰی اَخْرَجَهُ اللّٰهُ فِیْ خَیْرِ اُمَّةٍ وَفِیْ خَیْرِ قَرْنٍ وَفِیْ خَیْرِ اَصْحَابٍ وَفِیْ خَیْرِ بَلَدٍ۔ ہمیشہ اللہ تعالیٰ نبی صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کے بارے میں آدم اور ان کے بعد کے سب انبیاء علیہم الصلوۃ والسلام سے پیشین گوئی فرماتا رہا اور قدیم سے سب امتیں تشریف آوری حضور کی خوشیاں مناتیں اور حضور کے توسل سے اپنے اعداء پر فتح مانگتی آئیں یہاں تک کہ اللہ تعالیٰ نے حضور کو بہترین امم و بہترین قرون و بہترین اصحاب و بہترین بلاد میں ظاہر فرمایا۔ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم۔

سابقہ قومیں حضور کے وسیلے سے کافروں پر فتح پایا کرتی تھیں

اس کی تصدیق قرآن عظیم میں ہے۔ وَكَانُوْا مِنْ قَبْلُ یَسْتَفْتِحُوْنَ عَلَی الَّذِیْنَ كَفَرُوْا فَلَمَّا جَآءَهُمْ مَّا عَرَفُوْا كَفَرُوْا بِهٖ فَلَعْنَةُ اللّٰهِ عَلَی الْكٰفِرِیْنَ ۝ یعنی اس نبی کے ظہور سے پہلے کافروں پر اس کے وسیلہ سے فتح چاہتے، پھر جب وہ جانا پہچانا ان کے پاس تشریف لایا، منکر ہو بیٹھے، تو خدا کی پھٹکار منکروں پر۔

علماء فرماتے ہیں جب یہود مشرکوں سے لڑتے، دعا کرتے "اَللّٰهُمَّ انْصُرْنَا عَلَیْهِمْ بِالنَّبِیِّ الْمَبْعُوْثِ فِیْ اٰخِرِ الزَّمَانِ الَّذِیْ نَجِدُ صِفَتَهٗ

فِی التَّوْرٰیۃِ (الٰہی ہمیں مدد دے ان پر صدقہ اس نبی آخر الزمان کا جس کی نعت تورات میں پاتے ہیں) اس دعا کی برکت سے انہیں فتح دی جاتی۔ اسی بیان الٰہی کا ہے کہ حدیث میں آیا حضور سید المرسلین صلے اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے فرمایا وَالَّذِیْ نَفْسِیْ بِیَدِہٖ لَوْ اَنَّ مُوْسٰی کَانَ حَیًّا اَلْیَوْمَ مَا وَسِعَہٗ اِلَّا اَنْ یَّتَّبِعَنِیْ (قسم اس کی جس کے ہاتھ میں میری جان ہے آج اگر موسیٰ دنیا میں ہوتے میری پیروی کے سوا ان کو کچھ گنجائش نہ ہوتی) اخرجہ الامام احمد والدارمی والبیہقی فی شعب الایمان عن جابر بن عبد اللہ رضی اللہ تعالی عنہما وابو نعیم فی دلائل النبوہ واللفظ لہ عَنْ اَمِیْرِ الْمُؤْمِنِیْنَ عُمَرَ الْفَارُوْقِ رضی اللہ تعالی عنہ۔

حضرت عیسیٰ حضور ﷺ کے امتی بن کر آئیں گے

یہی باعث ہے کہ جب آخر زمانہ میں حضرت سیدنا عیسیٰ علیہ الصلوۃ والسلام نزول فرمائیں گے باآنکہ بدستور منصب رفیع نبوت و رسالت پر ہوں گے۔ حضور پر نور سید المرسلین صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کے امتی بن کر رہیں گے۔ حضور ہی کی شریعت پر عمل کریں گے۔ حضور کے ایک امتی و نائب یعنی امام مہدی کے پیچھے نماز پڑھیں گے۔ حضور سید المرسلین صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم فرماتے ہیں کَیْفَ اَنْتُمْ اِذَا نَزَلَ ابْنُ مَرْیَمَ فِیْکُمْ وَاِمَامُکُمْ مِنْکُمْ کیسا حال ہوگا تمہارا جب ابن مریم تم میں اتریں گے اور تمہارا امام تم میں سے ہوگا اخرجہ الشیخان عن ابی ہریرہ رضی اللہ تعالی عنہ اور اس عہد واثق کی پوری تمہید و تاکید حق عزجلالہ نے تورات مقدس میں فرمائی جس کی بعض آیتیں ان شاء اللہ تعالیٰ تذئیل اول دلیل دوم میں مذکور ہوں گی۔

تمام انبیاء حضور ﷺ کے امتی ہیں

امام علامہ تقی الملۃ والدین ابو الحسن علی بن عبد الکافی سبکی رحمہ اللہ تعالیٰ علیہ

نے اس آیت کی تفسیر میں ایک نفیس رسالہ "اَلتَّعْظِیْمُ وَالْمِنَّۃُ فِیْ لَتُؤْمِنُنَّ بِہٖ وَلَتَنْصُرُنَّہٗ" لکھا اور اس میں آیت مذکورہ سے ثابت فرمایا کہ ہمارے حضور صلوات اللہ تعالیٰ وسلامہ علیہ سب انبیاء کے نبی ہیں اور تمام انبیاء و مرسلین اور ان کی امتیں سب حضور کے امتی۔ حضور کی نبوت و رسالت زمانہ سیدنا ابو البشر علیہ الصلوٰۃ والسلام سے روز قیامت تک جمیع خلق اللہ کو عام شامل ہے اور حضور کا ارشاد "وَکُنْتُ نَبِیًّا وَّاٰدَمُ بَیْنَ الرُّوْحِ وَالْجَسَدِ" اپنے معنی حقیقی پر ہے۔ اگر ہمارے حضور حضرت آدم و نوح و ابراہیم و موسیٰ و عیسیٰ صلی اللہ تعالیٰ علیہم وسلم کے زمانے میں ظہور فرماتے ان پر فرض ہوتا کہ حضور پر ایمان لاتے اور حضور کے مددگار ہوتے۔ اسی کا اللہ تعالیٰ نے ان سے عہد لیا تھا اور حضور کے نبی الانبیاء ہونے ہی کا باعث ہے کہ شب اسراء تمام انبیاء و مرسلین نے حضور کی اقتدا کی اور اس کا پورا ظہور روز نشور ہوگا جب حضور کے زیر لوا آدم و من سواہ کافہ رسل و انبیاء ہوں گے۔ "صَلَوَاتُ اللّٰہِ وَسَلَامُہٗ عَلَیْہِ وَعَلَیْہِمْ اَجْمَعِیْنَ" یہ رسالہ نہایت نفیس کلام پر مشتمل ہے، جسے امام جلال الدین سیوطی نے "خصائص کبریٰ" اور امام شہاب الدین قسطلانی نے "مواہب لدنیہ" اور ائمہ مابعد نے اپنی تصانیف منیعہ میں نقل کیا اور اسے نعمت عظمیٰ و مواہب کبریٰ سمجھا۔ مَنْ شَاءَ التَّفْصِیْلَ فَلْیَرْجِعْ اِلٰی کَلِمَاتِہِمْ رحمہ اللہ تعالیٰ علیہم اجمعین۔

حضور رسولوں کے بھی رسول ہیں

بالجملہ مسلمان، بہ نگاہ ایمان اس آیہ کریمہ کے مفادات عظیمہ پر غور کرے، صاف صریح ارشاد فرمارہی ہے کہ محمد صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم اصل الاصول ہیں۔ محمد صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم رسولوں کے رسول ہیں۔ امتیوں کو جو نسبت انبیاء و رسل سے ہے وہ نسبت انبیاء و رسل کو اس سید الکل سے ہے، امتیوں پر فرض کرتے ہیں رسولوں پر ایمان لاؤ، رسولوں سے عہد و پیمان لیتے ہیں محمد صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم سے گرویدگی فرماؤ، فرض

صاف صاف جتارہے ہیں کہ مقصود اصلی ایک وہی ہیں' باقی تم سب تابع و طفیلی!

مقصود ذات اوست دگر جملگی طفیل!

اقول وباللہ التوفیق - پھر یہ بھی دیکھنا ہے کہ اس مضمون کو قرآن عظیم نے کس قدر مہتم بالشان ٹھہرایا اور طرح طرح سے موکد فرمایا: اولاً انبیاء علیہم الصلوۃ والثناء معصومین ہیں۔ زنہار حکم الہی کا خلاف ان سے متحمل نہیں۔ کافی تھا کہ رب تبارک وتعالی بطریق امر انہیں ارشاد فرماتا اگر وہ نبی تمہارے پاس آئے اس پر ایمان لانا اور اس کی مدد کرنا مگر اس قدر پر اکتفانہ فرمایا' بلکہ ان سے عہد و پیمان لیا۔ یہ عہد عہد اَلَسْتُ بِرَبِّكُمْ کے بعد دوسرا پیمان تھا جیسے کلمہ طیبہ میں لَآ اِلٰهَ اِلَّا اللّٰهُ کے ساتھ مُحَمَّدٌ رَّسُوْلُ اللّٰهِ تاکہ ظاہر ہو کہ تمام ماسوا اللہ پر پہلا فرض ربوبیت الٰہیہ کا اذعان ہے' پھر اس کے برابر رسالت محمدیہ پر ایمان صلی اللہ تعالی علیہ وسلم وبارک و شرف و بجل و عظم

ثانیاً اس عہد کو لام قسم سے موکد فرمایا لَتُؤْمِنُنَّ بِهٖ وَلَتَنْصُرُنَّهٗ جس طرح نوابوں سے بیعت سلاطین پر قسمیں لی جاتی ہیں' امام سبکی فرماتے ہیں' شاید سوگند بیعت اسی آیت سے ماخوذ ہوئی ہے۔ ثالثاً نون تاکید۔ رابعاً وہ بھی ثقیلہ لا کر ثقل تاکید کو اور دوبالا فرمایا۔ خامساً یہ کمال اہتمام ملاحظہ کیجئے کہ حضرات انبیاء ابھی جواب نہ دینے پائے کہ خود ہی تقدیم فرما کر پوچھتے ہیں ءَاَقْرَرْتُمْ کیا تم اس امر پر اقرار لاتے ہو یعنی کمال تعجیل و تسجیل مقصود ہے۔ سادساً اس قدر پر بھی بس نہ فرمائی بلکہ ارشاد ہوا وَاَخَذْتُمْ عَلٰى ذٰلِكُمْ اِصْرِيْ خالی اقرار نہیں بلکہ اس پر بھی میرا بھاری ذمہ لو۔ سابعاً عَلَیْهِ یا عَلٰى هٰذَا کی جگہ عَلٰى ذٰلِكُمْ فرمایا کہ بعد اشارت دلیل عظمت ہو۔ ثامناً اور ترقی ہوئی کہ فَاشْهَدُوْا ایک دوسرے پر گواہ ہو جاؤ حالانکہ معاذ اللہ اقرار کر کے مکر جانا ان پاک مقدس جنابوں سے معقول نہ تھا۔ تاسعاً کمال یہ ہے کہ فقط ان کی گواہیوں پر بھی اکتفانہ ہوئی بلکہ ارشاد فرمایا وَاَنَا مَعَكُمْ مِّنَ الشّٰهِدِيْنَ میں خود بھی تمہارے ساتھ گواہوں سے ہوں۔ عاشراً سب سے زیادہ نہایت کار یہ ہے کہ اس قدر عظیم جلیل تاکیدوں کے بعد باآنکہ انبیاء کو

عصمت عطا فرمائی۔ یہ سخت شدید تہدید بھی فرمادی گئی کہ فَمَنْ تَوَلّٰی بَعْدَ ذٰلِکَ فَاُولٰٓئِکَ ھُمُ الْفٰسِقُوْنَ ۝ اب جو اس اقرار سے پھرے گا فاسق ٹھہرے گا۔ اللہ اللہ یہ وہی انتہائے تام و اہتمام تمام ہے جو باری تعالیٰ کو اپنی توحید کے بارے میں منظور ہوا کہ ملائکہ معصومین کے حق میں ارشاد کرتا ہے وَمَنْ یَّقُلْ مِنْھُمْ اِنِّیْٓ اِلٰہٌ مِّنْ دُوْنِہٖ فَذٰلِکَ نَجْزِیْہِ جَھَنَّمَ کَذٰلِکَ نَجْزِی الظّٰلِمِیْنَ ۝ (جو ان میں سے کہے کہ میں اللہ کے سوا معبود ہوں اسے ہم جہنم کی سزا دیں گے۔ ہم ایسی ہی سزا دیتے ہیں ستم گاروں کو) گویا اشارہ فرماتے ہیں جس طرح ہمیں ایمان کے جزو اول لَآ اِلٰہَ اِلَّا اللّٰہُ کا اہتمام ہے' یونہی جزو دوم مُحَمَّدٌ رَّسُوْلُ اللّٰہِ سے اعتنائے تام ہے۔ میں تمام جہان کا خدا کہ ملائکہ مقربین بھی میری بندگی سے سر نہیں پھیر سکتے اور میرا محبوب سارے عالم کا رسول و مقتداء کہ انبیاء و مرسلین بھی اس کی بیعت و خدمت کے محیط دائرہ میں داخل ہوئے۔ وَالْحَمْدُ لِلّٰہِ رَبِّ الْعٰلَمِیْنَ وَصَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلٰی سَیِّدِ الْمُرْسَلِیْنَ مُحَمَّدٍ وَّاٰلِہٖ وَصَحْبِہٖ اَجْمَعِیْنَ اَشْھَدُ اَنْ لَّآ اِلٰہَ اِلَّا اللّٰہُ وَحْدَہٗ لَا شَرِیْکَ لَہٗ وَاَنَّ سَیِّدَنَا مُحَمَّدًا عَبْدُہٗ وَرَسُوْلُہٗ سَیِّدُ الْمُرْسَلِیْنَ وَخَاتَمُ النَّبِیِّیْنَ وَاَکْرَمُ الْاَوَّلِیْنَ وَالْاٰخِرِیْنَ صَلَوٰتُ اللّٰہِ وَسَلَامُہٗ عَلَیْہِ وَعَلٰی اٰلِہٖ وَاَصْحَابِہٖ اَجْمَعِیْنَ۔ اس سے بڑھ کر حضور کی سیادت عامہ و فضیلت تامہ پر کونسی دلیل درکار ہے۔ وَلِلّٰہِ الْحُجَّۃُ الْبَالِغَۃُ۔

(۲) حضور رحمۃ للعالمین ہیں

قال عز مجدہ وَمَآ اَرْسَلْنٰکَ اِلَّا رَحْمَۃً لِّلْعٰلَمِیْنَ (اے محبوب ہم نے تجھے نہ بھیجا مگر رحمت سارے جہان کے لیے) عالم ماسوا اللہ کو کہتے ہیں جس میں انبیاء و ملائکہ سب داخل' تو لاجرم حضور پرنور سید المرسلین صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم ان سب پر رحمت و نعمت رب الارباب ہوئے اور وہ سب حضور کی سرکار عالم مدار سے بہرہ مند

اسی لیے صحیح حدیث میں فرمایا کَانَ النَّبِیُّ یُبْعَثُ اِلٰی قَوْمِہٖ خَاصَّۃً۔ (نبی خاص اپنی قوم کی طرف بھیجا جاتا) رواہ الشیخان عن جابر رضی اللہ تعالیٰ عنہ۔ دوسری روایت میں آیا کَانَ النَّبِیُّ یُبْعَثُ اِلٰی قَرْیَۃٍ لَا یَعْدُوْھَا (نبی ایک بستی کی طرف مبعوث ہوتا جس سے آگے تجاوز نہ کرتا) رواہ ابویعلی عن عوف بن مالک رضی اللہ تعالیٰ عنہ اور حضور سید المرسلین صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کے لیے فرماتا ہے وَمَآ اَرْسَلْنٰكَ اِلَّا كَآفَّةً لِّلنَّاسِ بَشِيْرًا وَّنَذِيْرًا وَّلٰكِنَّ اَكْثَرَ النَّاسِ لَا يَعْلَمُوْنَ (نہ بھیجا ہم نے تمہیں مگر سب لوگوں کے لیے خوشخبری دیتا اور ڈر سناتا، پر لوگ بہت بے خبر ہیں) وقال تعالیٰ قُلْ يٰٓاَيُّهَا النَّاسُ اِنِّىْ رَسُوْلُ اللّٰهِ اِلَيْكُمْ جَمِيْعًا (تو فرما اے لوگو! میں خدا کا رسول ہوں تم سب کی طرف) وقال تعالیٰ تَبٰرَكَ الَّذِىْ نَزَّلَ الْفُرْقَانَ عَلٰى عَبْدِهٖ لِيَكُوْنَ لِلْعٰلَمِيْنَ نَذِيْرًا ۙ (بڑی برکت والا ہے وہ جس نے اتارا قرآن اپنے بندے پر کہ ڈر سنانے والا ہو سارے جہان کو)

حضور تمام مخلوقات خداوندی کے رسول ہیں

اسی لیے خود حضور سید المرسلین صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم فرماتے ہیں اُرْسِلْتُ اِلَی الْخَلْقِ کَافَّۃً (میں تمام مخلوق الٰہی کی طرف بھیجا گیا) اخرجہ مسلم عن ابی ہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ (حضور کی افضلیت مطلقہ کی یہ دلیل حضرت عبداللہ بن عباس رضی اللہ تعالیٰ عنہما کے ارشادات سے ہے) دارمی، ابویعلی، طبرانی، بیہقی روایت کرتے ہیں، اس جناب نے فرمایا اِنَّ اللّٰہَ تَعَالٰی فَضَّلَ مُحَمَّدًا صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَسَلَّمَ عَلَی الْاَنْبِیَاءِ وَعَلٰی اَھْلِ السَّمَاءِ (بے شک اللہ تعالیٰ نے محمد صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کو تمام انبیاء و ملائکہ سے افضل کیا) حاضرین نے انبیاء پر وجہ تفضیل پوچھی، فرمایا: ان اللہ تعالیٰ قال وَمَآ اَرْسَلْنَا مِنْ رَّسُوْلٍ اِلَّا بِلِسَانِ قَوْمِہٖ وَقَالَ لِمُحَمَّدٍ صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی

عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَمَا اَرْسَلْنٰكَ اِلَّا كَافَّةً لِّلنَّاسِ فَاَرْسَلَهٗ اِلَى الْاِنْسِ وَالْجِنِّ۔ (یعنی اللہ تعالیٰ نے اور رسولوں کے لیے فرمایا ہم نے نہ بھیجا کوئی رسول مگر ساتھ زبان اس کی قوم کے اور محمد صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم سے فرمایا ہم نے تمہیں نہ بھیجا مگر رسول سب لوگوں کے لیے تو حضور کو تمام انس وجن کا رسول بنایا) علماء فرماتے ہیں رسالت والا کا تمام انس وجن کو شامل ہونا اجماعی ہے اور محققین کے نزدیک ملائکہ کو بھی شامل ہے کما حققناہ بتوفیق اللہ تعالی فی رسالہ "اجلال جبریل" بلکہ تحقیق یہ ہے کہ حجر و شجر و ارض و سماء جبال و بحار تمام ماسوا اللہ اور اس کے احاطہ علم و دائرہ تکمہ میں داخل اور خود قرآن عظیم میں لفظ عَالَمِیْنَ اور روایت صحیح مسلم میں لفظ خلق وہ بھی موکد بکلمۂ "کافہ" اس مطلب پر احسن الدلائل طبرانی معجم کبیر میں یعلی بن مرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے راوی ہیں کہ حضور سید المرسلین صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم فرماتے ہیں: مَا مِنْ شَیْءٍ اِلَّا یَعْلَمُ اَنِّیْ رَسُوْلُ اللّٰهِ اِلَّا كَفَرَةُ الْجِنِّ وَالْاِنْسِ۔ (کوئی چیز نہیں جو مجھے رسول اللہ نہ جانتی ہو مگر بے ایمان جن و آدمی)

حضور کی افضلیت مطلقہ پر قرآنی آیات

اب نظر کیجئے کہ یہ آیت کتنی وجہ سے افضلیت مطلقہ حضور سید المرسلین صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم پر حجت ہے:

اولاً اس موازنہ سے خود واضح ہے انبیائے سابقین علیہم الصلوٰۃ والتسلیم ایک ایک شہر کے ناظم تھے اور حضور پر نور سید المرسلین صلوات اللہ تعالیٰ وسلامہ علیہ وعلیہم اجمعین سلطان ہفت کشور بلکہ بادشاہ زمین و آسمان۔

ثانیاً اعبائے رسالت سخت گرانبار ہیں اور ان کا تحمل بغایت دشوار اِنَّا سَنُلْقِیْ عَلَیْكَ قَوْلًا ثَقِیْلًا۝ اسی لیے موسیٰ وہارون سے عالی ہمتوں کو پہلے ہی تاکید ہوئی لَا تَنِیَا فِیْ ذِكْرِیْ (دیکھو میرے ذکر میں سست نہ ہو جانا) پھر جس کی

رسالت ایک قوم خاص کی طرف اس کی مشقت تو اس قدر جس کی رسالت نے انس و جن و شرق و غرب کو گھیر لیا اس کی مونت کس قدر، پھر جیسی شفقت ویسا ہی اجر اور جتنی خدمت اتنی ہی قدر اَفْضَلُ الْعِبَادَاتِ اَحْمَزُهَا۔

ثالثاً جیسا جلیل کام ہو ویسا ہی جلالت والا اس کے لیے درکار ہوتا ہے۔ بادشاہ چھوٹی چھوٹی مہموں پر افسران ماتحت کو بھیجتا ہے اور سخت عظیم مہم پر امیر الامراء و سردار اعظم کو لاجرم رسالت خاصہ و بعثت عامہ میں جو تفرقہ ہے وہی فرق مراتب ان خاص رسولوں اور اس رسول الکل میں ہے صلی اللہ تعالیٰ علیہ وعلیہم اجمعین۔

رابعاً یونہی حکیم کی شان یہ ہے کہ جیسے علو شان کا آدمی ہو اسے ویسے ہی عالیشان کام پر مقرر کریں کہ جس طرح بڑے کام پر چھوٹے سردار کا تعین اس کے سرانجام نہ ہونے کا موجب، یونہی چھوٹے کام پر بڑے سردار کا تقرر نگاہوں میں اس کے ہلکے پن کا جالب۔

خامساً جتنا کام زیادہ اتنا ہی اس کے لیے سامان زیادہ۔ نواب کو اپنے انتظام ریاست میں فوج و خزانہ اسی کے لائق درکار اور بادشاہ عظیم خصوصاً سلطان ہفت اقلیم کو اس کے رتق و فتق و نظم و نسق میں اسی کے موافق اور یہاں سامان و تائید الٰہی و تربیت ربانی ہے جو حضرات انبیاء علیہم الصلوٰۃ والسلام والثناء پر مبذول ہوتی ہے تو ضرور ہے کہ جو علوم و معارف قلب اقدس پر القا ہوئے معارف و علوم جمیع انبیاء سے اکثر و اوفی ہوں۔ افاده الامام الحکیم الترمذی ونقله عنه فی الکبیر الرازی۔

حضور ﷺ کی اخلاقی برتری پر ایک نظر

پھر یہ بھی دیکھنا کہ انبیاء کو ادائے امانت و ابلاغ رسالت میں کن کن باتوں کی حاجت ہوتی ہے:

(۱) **حلم:** کہ گستاخی کفار پر تنگدل نہ ہوں دَعْ اَذٰهُمْ وَتَوَكَّلْ عَلَى اللّٰهِ

(۲) صبر: کہ ان کی باتوں سے گھبرا نہ جائیں فَاصْبِرْ كَمَا صَبَرَ اُولُوا الْعَزْمِ مِنَ الرُّسُلِ ○

(۳) تواضع: کہ ان کی صحبت سے نفور نہ ہوں وَاخْفِضْ جَنَاحَكَ لِمَنِ اتَّبَعَكَ مِنَ الْمُؤْمِنِيْنَ ○

(۴) رفق ولینت: کہ قلوب ان کی طرف راغب ہوں فَبِمَا رَحْمَةٍ مِّنَ اللّٰهِ لِنْتَ لَهُمْ ○

(۵) رحمت: کہ واسطہ افاضہ خیرات ہوں وَرَحْمَةٌ لِّلَّذِيْنَ اٰمَنُوْا مِنْكُمْ ○

(۶) شجاعت: کہ کثرت اعداء کو خیال میں نہ لائیں اِنِّيْ لَا يَخَافُ لَدَيَّ الْمُرْسَلُوْنَ ○

(۷) جود و سخاوت: کہ باعث تالیف قلوب ہوں فَاِنَّ الْاِنْسَانَ عَبِيْدُ الْاِحْسَانِ وَجُبِلَتِ الْقُلُوْبُ عَلٰى حُبِّ مَنْ اَحْسَنَ اِلَيْهَا وَلَا تَجْعَلْ يَدَكَ مَغْلُوْلَةً اِلٰى عُنُقِكَ ○

(۸) عفو و مغفرت: کہ نادان جاہل فیض پائیں فَاعْفُ عَنْهُمْ وَاصْفَحْ ○ اِنَّ اللّٰهَ يُحِبُّ الْمُحْسِنِيْنَ ○

(۹) استغنا و قناعت: کہ جہال اس دعوی حقی کو طلب دنیا پر محمول نہ کریں لَا تَمُدَّنَّ عَيْنَيْكَ اِلٰى مَا مَتَّعْنَا بِهٖ اَزْوَاجًا مِّنْهُمْ ○

(۱۰) جمال عدل: کہ تثقیف و تادیب و تربیت امت میں جس کی رعایت کریں وَاِنْ حَكَمْتَ فَاحْكُمْ بَيْنَهُمْ بِالْقِسْطِ ○

(۱۱) کمال عقل: کہ اصل فضائل و منبع فواضل ہے ولہذا عورت کبھی نبی نہ ہوئی وَمَا اَرْسَلْنَا مِنْ قَبْلِكَ اِلَّا رِجَالًا۔ نہ کبھی اہل بادیہ و سکان دہ کو نبوت ملی کہ جفا و غلظت ان کی طبیعت ہوتی ہے۔ اِلَّا رِجَالًا نُّوْحِيْ اِلَيْهِمْ مِّنْ اَهْلِ الْقُرٰى اَيْ اَهْلِ الْاَمْصَارِ ○

عفت میں ہے مَنْ يَّدًا اَحَقًا اسی طرح طہارت نسب و حسن سیرت و صور،

بھی صفات جمیلہ کی حاجت ہے کہ ان کی کسی بات پر نکتہ چینی نہ ہو۔ غرض یہ سب انھیں خزائن سے ہیں جو ان سلاطین حقیقت کو عطا ہوتے ہیں پھر جس کی سلطنت عظیم اس کے خزائن بھی عظیم۔ حدیث میں ہے اِنَّ اللّٰهَ تَعَالٰی یُنَزِّلُ الْمَعُوْنَةَ عَلٰی قَدْرِ الْمَئُوْنَةِ تو ضرور ہوا کہ ہمارے حضور ان سب اخلاق فاضلہ اور اوصاف کاملہ میں تمام انبیاء سے اتم و اکمل و اعلیٰ و اجل ہوں۔ اسی لیے خود ارشاد فرماتے ہیں: اِنَّمَا بُعِثْتُ لِاُتَمِّمَ مَکَارِمَ الْاَخْلَاقِ (میں اخلاق حسنہ کی تکمیل کے لیے مبعوث ہوا) اخرجه البخاری فی الادب وابن سعد والحاکم والبیهقی عن ابی هریرہ رضی الله تعالی عنه۔ بسند صحیح وہب بن منبہ فرماتے ہیں: میں نے اکہتر کتب آسمانی میں لکھا دیکھا کہ روز آفرینش دنیا سے قیام قیامت تک تمام جہان کے لوگوں کو جتنی عقل عطا کی ہے وہ سب مل کر محمد صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کی عقل کے [illegible] رواہ۔

سادسا ہم اوپر بیان کر آئے کہ حضور کی رسالت زمانہ بعثت سے مخصوص نہیں بلکہ اولین و آخرین سب کو حاوی ہے۔ ترمذی جامع میں بافادۂ تحسین واللفظ له اور حاکم و بیہقی و ابو نعیم ابو ہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے اور احمد مسند اور بخاری تاریخ میں اور ابن سعد و حاکم و بیہقی و ابو نعیم میسرة الفجر رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے اور بزار و طبرانی و ابو نعیم عبد اللہ بن عباس رضی اللہ تعالیٰ عنہما اور ابو نعیم بطریق صنابحی امیر المومنین عمر الفاروق الاعظم رضی اللہ تعالیٰ عنہ اور ابن سعد ابن ابی الجدعاء و مطرف بن عبد اللہ بن الشخیر و عامر رضی اللہ تعالیٰ عنہم سے باسانید متباینہ و الفاظ متقاربہ راوی حضور پرنور سید المرسلین صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم سے عرض کی گئی مَتٰی وَجَبَتْ لَکَ النُّبُوَّةُ حضور کے لیے نبوت کس وقت ثابت ہوئی۔ فرمایا وَاٰدَمُ بَیْنَ الرُّوْحِ وَالْجَسَدِ (جبکہ آدم درمیان روح اور جسد کے تھے) جبل الحفظ امام عسقلانی نے کتاب "الاصابہ" میں حدیث میسرہ کی نسبت فرمایا "سندہ قوی" الخ

آدم سر و تن بہ آب و گل داشت
کو حکم ملک جان و دل داشت

اسی لیے اکابر علما تصریح فرماتے ہیں کہ جس کا خدا خالق ہے محمد صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم اس کے رسول ہیں۔ شیخ محقق رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہ "مدارج النبوۃ" میں فرماتے ہیں:

"چون بود خلق آنحضرت صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم اعظم الاخلاق بعث کرد خدائے تعالیٰ اورا بسوئے کافہ ناس و مقصور نگردانید رسالت اورا بر ناس بلکہ عام گردانید جن و انس را بلکہ بر جن و انس نیز مقصور نگردانید تا آنکہ عام شد تمامہ عالمین را پس ہر کہ اللہ تعالیٰ پروردگار اوست محمد صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم رسول اوست"۔

اب تو یہ دلیل اور بھی زیادہ عظیم و جلیل ہو گئی کہ ثابت ہوا جو نسبت انبیائے سابقین علیہم الصلاۃ والتسلیم سے خاص ایک ایک بستی کے لوگوں کو ہوتی تھی، وہ نسبت اس سرکار عرش وقار سے ہر ذرۂ مخلوق و ہر فرد ماسوی اللہ یہاں تک کہ خود حضرات انبیاء و مرسلین کو ہے اور رسول کا اپنی امت سے افضل ہونا بدیہی ہے۔ والحمد للہ رب العالمین ○

(۴) آیت رابعہ

قال عز من قائل تِلْكَ الرُّسُلُ فَضَّلْنَا بَعْضَهُمْ عَلٰى بَعْضٍ مِّنْهُمْ مَّنْ كَلَّمَ اللّٰهُ وَرَفَعَ بَعْضَهُمْ دَرَجٰتٍ۔ (یہ رسول ہیں کہ ہم نے ان میں بعض کو بعض پر فضیلت دی کچھ ان میں وہ ہیں جن سے خدا نے کلام کیا اور ان میں بعض کو درجوں بلند فرمایا) ائمہ فرماتے ہیں یہاں اس بعض سے حضور سید المرسلین صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم مراد ہیں کہ انہیں سب انبیاء پر رفعت و عظمت بخشی كَمَا نَصَّ عَلَيْهِ الْبَغَوِيُّ وَالْبَيْضَاوِيُّ وَالنَّسَفِيُّ وَالسُّيُوْطِيُّ وَالْقَسْطَلَانِيُّ وَالزُّرْقَانِيُّ وَالشَّامِيُّ وَالْحَلَبِيُّ وَغَيْرُهُمْ وَاقْتِصَارُ الْجَلَالَيْنِ دَلِيْلٌ اَنَّهٗ اَصَحُّ الْاَقْوَالِ لِالْتِزَامِ ذٰلِكَ فِي الْجَلَالَيْنِ اور یوں مبہم ذکر فرمانے میں حضور کے ظہور فضیلت و شہرت سیادت کی طرف اشارہ تامہ ہے

یعنی یہ وہ ہیں کہ نام لو یا نہ لو انہیں کی طرف ذہن جائے گا اور کوئی دوسرا خیال ذہن میں نہ آئے گا۔ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم

فقیر کہتا ہے اہل محبت جانتے ہیں کہ اس ابہام نام میں کیا لطف ومزہ ہے۔

ع اے گل بتو خرسندم تو بوئے کسے داری!

مژدہ اے دل کہ مسیحا نفسے می آید
کہ ز انفاس خوشش بوئے کسے می آید

ع کسی کا دو قدم چلنا یہاں پامال ہو جانا!

(۵) ادیان عالم کے احکام کو منسوخ کر دیا گیا

قَالَ تبارک اسمہ ھُوَالَّذِیْ اَرْسَلَ رَسُوْلَهٗ بِالْهُدٰی وَدِیْنِ الْحَقِّ لِیُظْهِرَهٗ عَلَی الدِّیْنِ كُلِّهٖ وَكَفٰی بِاللّٰهِ شَهِیْدًا۝ (وہی ہے جس نے بھیجا اپنا رسول ہدایت اور سچا دین لے کر کہ اسے غالب کرے سب دینوں پر اور خدا کافی ہے گواہ) اور اس امت مرحومہ سے فرماتا ہے كُنْتُمْ خَیْرَ اُمَّةٍ اُخْرِجَتْ لِلنَّاسِ (تم سب سے بہتر امت ہو کہ لوگوں کے لیے ظاہر کی گئی) آیات کریمہ ناطق کہ حضور کا دین تمام ادیان سے اعلیٰ واکمل اور حضور کی امت سب امم سے بہتر وافضل تو لاجرم اس دین کا صاحب اور اس امت کا آقا سب دین وامت والوں سے افضل واعلیٰ امام احمد و ترمذی بافادۂ تحسین وابن ماجہ وحاکم معاویہ بن حیدہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے راوی ہیں، حضور سید المرسلین صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم اس آیت کی تفسیر میں فرماتے ہیں' اِنَّكُمْ تُتِمُّوْنَ سَبْعِیْنَ اُمَّةً اَنْتُمْ خَیْرُهَا وَاَكْرَمُهَا عَلَی اللّٰهِ (تم ستر امتوں کو پورا کرتے ہو کہ اللہ کے نزدیک ان سب سے بہتر وبزرگ تر تم ہو)

(۶) حضور صلی اللہ علیہ وسلم کو خصوصی القابات سے پکارا گیا

قَالَ جَلَّتْ عَظَمَتُهٗ یٰاٰدَمُ اسْكُنْ اَنْتَ وَزَوْجُكَ الْجَنَّةَ وقال

تعالی یٰنُوۡحُ اھۡبِطۡ بِسَلٰمٍ مِّنَّا وقال تعالی یٰاِبۡرٰھِیۡمُ قَدۡ صَدَّقۡتَ الرُّءۡیَا وقال تعالی یٰمُوۡسٰۤی اِنِّیۡۤ اَنَا اللّٰہُ وقال تعالی یٰعِیۡسٰۤی اِنِّیۡ مُتَوَفِّیۡکَ وقال تعالی یٰدَاوٗدُ اِنَّا جَعَلۡنٰکَ خَلِیۡفَۃً وقال تعالی یٰزَکَرِیَّاۤ اِنَّا نُبَشِّرُکَ وقال تعالی یٰیَحۡیٰی خُذِ الۡکِتٰبَ بِقُوَّۃٍ" غرض قرآن عظیم کا عام محاورہ ہے کہ تمام انبیائے کرام کو نام لے کر پکارتا ہے مگر جہاں محمد رسول اللہ صلی اللہ تعالٰی علیہ وسلم سے خطاب فرمایا ہے حضور کے اوصاف جلیلہ و القاب جمیلہ ہی سے یاد کیا ہے۔ یٰۤاَیُّھَا النَّبِیُّ اِنَّاۤ اَرۡسَلۡنٰکَ (اے نبی ہم نے تجھے رسول کیا) یٰۤاَیُّھَا الرَّسُوۡلُ بَلِّغۡ مَاۤ اُنۡزِلَ اِلَیۡکَ (اے رسول پہنچا جو تیری طرف اترا) یٰۤاَیُّھَا الۡمُدَّثِّرُ ۝ قُمۡ فَاَنۡذِرۡ ۝ (اے جھرمٹ مارنے والے کھڑا ہو لوگوں کو ڈر سنا) یٰسٓ ۝ وَالۡقُرۡاٰنِ الۡحَکِیۡمِ ۝ اِنَّکَ لَمِنَ الۡمُرۡسَلِیۡنَ ۝ اے یٰسین یا اے سردار مجھے قسم ہے حکمت والے قرآن کی بیشک تو مرسلوں سے ہے طٰہٰ ۝ مَاۤ اَنۡزَلۡنَا عَلَیۡکَ الۡقُرۡاٰنَ لِتَشۡقٰۤی (اے طٰہٰ یا اے پاکیزہ رہنما ہم نے تجھ پر قرآن اس لیے نہیں اتارا کہ تو مشقت میں پڑے) ہر ذی عقل جانتا ہے کہ جو ان نداؤں اور ان خطابوں کو سنے گا بالبداہۃ حضور سید المرسلین و انبیائے سابقین کا فرق جان لے گا۔

یا آدم ست با پدر انبیاء خطاب

یا "ایھا النبی" خطاب محمد ست

صلی اللہ تعالٰی علیہ وسلم

امام عزالدین بن عبدالسلام وغیرہ علمائے کرام فرماتے ہیں "بادشاہ جب اپنے تمام امرا کو نام لے کر پکارے اور ان میں خاص ایک مقرب کو یوں ندا فرمایا کرے "اے مقرب حضرت اے نائب سلطنت اے صاحب عزت اے سردار مملکت تو کیا کسی طرح محل ریب و شک باقی رہے گا کہ یہ بندہ بارگاہ سلطانی میں سب سے زیادہ عزت و وجاہت والا اور سرکار سلطانی کو تمام عمائد و اراکین سے بڑھ کر پیارا ہے۔

فقیر کہتا ہے (غفر اللہ تعالیٰ لہ) خصوصاً یٰاَیُّھَا الْمُزَّمِّلُ ○ ویٰاَیُّھَا الْمُدَّثِّرُ ○ تو وہ پیارے خطاب ہیں جن کا مزہ اہل محبت ہی جانتے ہیں۔ ان آیتوں کے نزول کے وقت سید عالم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم بالا پوش اوڑھے جھرمٹ مارے لیٹے تھے۔ اسی وضع و حالت سے حضور کو یاد فرما کر ندا کی گئی۔ بلا تشبیہ جس طرح سچا چاہنے والا اپنے پیارے محبوب کو پکارے او بانکی ٹوپی والے، او دھانی دوپٹے والے

ع او دامن اٹھا کے جانے والے!

فَسُبْحٰنَ اللّٰہِ وَالْحَمْدُ لِلّٰہِ وَالصَّلٰوۃُ الزَّھْرَاءُ عَلَی الْحَبِیْبِ ذِی الْحَیَاءِ ○

ثم اقول انصاف یہ ہے کہ اشقیائے یہود مدینہ و مشرکین مکہ جو حضور سے جاہلانہ گفتگو کیا کرتے ان مقالات خبیثہ کو بغرض رد و ابطال و مژدہ رسانی عذاب و نکال بارہا نقل فرمایا گیا مگر ان [illegible] حضور ﷺ کو پکارتے۔ کسی نقل میں بھی ذکر نہ آیا، ہاں جہاں انہوں نے وصف کریم سے ندا کی تھی اگرچہ ان کے زعم میں بطور استہزا تھی اسے قرآن مجید نقل کر لایا کہ قَالُوْا یٰاَیُّھَا الَّذِیْ نُزِّلَ عَلَیْہِ الذِّکْرُ (بولے اے وہ جس پر قرآن اترا) صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم۔ بخلاف حضرات انبیائے سابقین علیہم الصلوٰۃ والتسلیم کہ ان سے کفار کے مخاطب ویسے ہی منقول ہیں یٰنُوْحُ قَدْ جٰدَلْتَنَا۔ ءَاَنْتَ فَعَلْتَ ھٰذَا بِاٰلِھَتِنَا یٰاِبْرٰھِیْمُ، یٰمُوْسَی ادْعُ لَنَا رَبَّکَ بِمَا عَھِدَ عِنْدَکَ، یٰصٰلِحُ ائْتِنَا بِمَا تَعِدُنَا، یٰشُعَیْبُ مَا نَفْقَہُ کَثِیْرًا مِّمَّا تَقُوْلُ۔ بلکہ اس زمانے کے مطیعین بھی انبیاء علیہم الصلوٰۃ والتسلیم سے یونہی خطاب کرتے ہیں اور قرآن عظیم نے اسی طرح ان سے نقل فرمائی۔ اسباط نے کہا یٰمُوْسٰی لَنْ نَّصْبِرَ عَلٰی طَعَامٍ وَّاحِدٍ۔ حواریوں نے کہا یٰعِیْسَی ابْنَ مَرْیَمَ ھَلْ یَسْتَطِیْعُ رَبُّکَ۔

حضور ﷺ کا ذاتی نام لے کر پکارنا بے ادبی ہے

مگر یہاں اس کا یہ بندوبست فرمایا کہ اس امت مرحومہ پر اس نبی کریم علیہ افضل الصلوٰۃ والتسلیم کا نام پاک لے کر خطاب کرنا ہی حرام ٹھہرایا۔ قال اللہ تعالیٰ لَا تَجۡعَلُوۡا دُعَآءَ الرَّسُوۡلِ بَیۡنَکُمۡ کَدُعَآءِ بَعۡضِکُمۡ بَعۡضًا۔ (رسول کا پکارنا آپس میں ایسا نہ ٹھہرالو جیسے ایک دوسرے کو پکارتے ہو) کہ اے زید اے عمرو بلکہ یوں عرض کرو یَا رَسُوۡلَ اللّٰہِ۔ یَا نَبِیَّ اللّٰہِ۔ یَا سَیِّدَ الۡمُرۡسَلِیۡنَ۔ یَا خَاتَمَ النَّبِیِّیۡنَ۔ یَا شَفِیۡعَ الۡمُذۡنِبِیۡنَ۔ صلی اللہ تعالیٰ علیک وسلم وعلیٰ آلک اجمعین۔

ابو نعیم حضرت عبداللہ بن عباس رضی اللہ تعالیٰ عنہما سے جو اس آیت کی تفسیر میں راوی ہیں "قَالَ کَانُوۡا یَقُوۡلُوۡنَ یَا مُحَمَّدُ' یَا اَبَا الۡقَاسِمِ فَنَهَاهُمُ اللّٰہُ عَنۡ ذٰلِكَ اِعۡظَامًا لِنَبِیِّهٖ صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلَیۡهِ وَسَلَّمَ فَقَالُوۡا یَا نَبِیَّ اللّٰہِ یَا رَسُوۡلَ اللّٰہِ۔ یعنی پہلے حضور کو یا محمد یا ابا القاسم کہا جاتا۔ اللہ تعالیٰ نے اپنے نبی کی تعظیم کو اس سے نہی فرمائی۔ جب سے صحابہ کرام یا نبی اللہ' یا رسول اللہ کہا کرتے" بیہقی امام علقمہ و امام اسود اور ابو نعیم امام حسن بصری و امام سعید بن جبیر سے تفسیر کریمہ مذکورہ میں راوی ہیں لَا تَقُوۡلُوۡا یَا مُحَمَّدُ وَلٰکِنۡ قُوۡلُوۡا یَا رَسُوۡلَ اللّٰہِ یَا نَبِیَّ اللّٰہِ (یعنی اللہ تعالیٰ فرماتا ہے یا محمد نہ کہو بلکہ یا نبی اللہ' یا رسول اللہ کہو) اسی طرح امام قتادہ تلمیذ انس بن مالک رضی اللہ تعالیٰ عنہم اجمعین سے روایت کی۔ والہٰذا علما تصریح فرماتے ہیں حضور اقدس صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کا نام لے کر ندا کرنی حرام ہے اور واقعی محل انصاف ہے۔ جسے اس کا مالک و مولیٰ تبارک و تعالیٰ نام لے کر نہ پکارے۔ غلام کی کیا مجال کہ راہ ادب سے تجاوز کرے بلکہ امام زین الدین مراغی وغیرہ محققین نے فرمایا' اگر یہ لفظ کسی دعا میں وارد ہو جو خود نبی صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے تعلیم فرمائی جیسے دعائے یَا مُحَمَّدُ اِنِّیۡ تَوَجَّهۡتُ بِكَ اِلٰی رَبِّیۡ تاہم اس کی جگہ یا رسول اللہ یا نبی اللہ کہنا چاہیے۔ حالانکہ الفاظ دعا میں حتی الوسع تغیر نہیں کی

جاتی۔ كَمَا يَدُلُّ عَلَيْهِ حَدِيْثُ نَبِيِّكَ الَّذِيْ ارسلت ورسولك الذی ارسلت یہ مسئلہ مہمہ جس سے اکثر اہل زمانہ غافل ہیں نہایت واجب الحفظ فقیر غفراللہ تعالیٰ لہ نے اس کی تفصیل اپنے مجموعہ فتاویٰ مسمی بہ "العطایا النبویہ فی الفتاویٰ الرضویہ" میں ذکر کی ہے۔ وباللہ التوفیق۔

خیر یہ تو خود حضور اقدس صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کا معاملہ تھا۔ حضور کے صدقے میں اس امت مرحومہ کا خطاب بھی خطاب امم سابقہ سے ممتاز ٹھہرا۔ اگلی امتوں کو اللہ تعالیٰ يَا اَيُّهَا الْمَسَاكِيْنِ فرمایا کرتا' توریت مقدس میں جابجا یہی لفظ ارشاد ہوا قال خیثمہ رواہ ابن ابی حاتم اوردہ السیوطی فی الخصائص الکبری اور اس امت مرحومہ کو جب ندا فرمائی ہے' یاایھا الذین امنوا فرمایا گیا ہے (یعنی اے ایمان والو) امتی کے لیے اس سے زیادہ کیا فضیلت ہوگی۔ سچ ہے پیارے کے علاقہ والے بھی پیارے' آخر نہ سنا کہ فرماتا ہے فَاتَّبِعُوْنِيْ يُحْبِبْكُمُ اللّٰهُ (میری پیروی کرو اللہ کے محبوب ہو جاؤ گے)

قرآن میں مختلف اشیاء پر قسمیں کھائی گئیں

قال جل جلالہ لَعَمْرُكَ اِنَّهُمْ لَفِيْ سَكْرَتِهِمْ يَعْمَهُوْنَ ۝ حق جل وعلا اپنے حبیب کریم علیہ افضل الصلوۃ والتسلیم سے فرماتا ہے' تیری جان کی قسم! وہ کافر اپنے نشے میں اندھے ہو رہے ہیں۔ وقال تعالیٰ لَا اُقْسِمُ بِهٰذَا الْبَلَدِ ۝ وَاَنْتَ حِلٌّ بِهٰذَا الْبَلَدِ ۝ (میں قسم یاد کرتا ہوں اس شہر کی کہ تو اس شہر میں جلوہ فرما ہے) وقال تعالیٰ وَقِيْلِهٖ يٰرَبِّ اِنَّ هٰٓؤُلَآءِ قَوْمٌ لَّا يُؤْمِنُوْنَ ۝ (مجھے قسم ہے رسول کے اس کہنے کی کہ اے رب میرے یہ لوگ ایمان نہیں لاتے)

وقال تعالیٰ وَالْعَصْرِ ۝ (قسم زمانہ برکت نشان محمد صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کی)

اے مسلمان! یہ مرتبہ جلیلہ اس جان محبوبیت کے سوا کسے میسر ہوا کہ قرآن عظیم نے ان کے شہر کی قسم کھائی' ان کی باتوں کی قسم کھائی' ان کی جان کی قسم کھائی' صلی اللہ

تعالیٰ علیہ وسلم۔ ہاں اے مسلمان محبوبیت کبریٰ کے یہی معنے ہیں' والحمد للہ رب العالمین۔
ابن مردویہ اپنی تفسیر میں حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے راوی ہیں کہ حضور سید المرسلین صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم فرماتے ہیں' مَا حَلَفَ اللّٰہُ بِحَیَاۃِ اَحَدٍ قَطُّ اِلَّا بِحَیَاۃِ مُحَمَّدٍ صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَسَلَّمَ قَالَ تَعَالٰی لَعَمْرُکَ اِنَّھُمْ لَفِیْ سَکْرَتِھِمْ یَعْمَھُوْنَ○ وَحَیَاتِکَ یَا مُحَمَّدُ یعنی اللہ تعالیٰ نے کبھی کسی کی زندگی کی قسم یاد نہ فرمائی سوا محمد صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کے کہ آیہ لَعَمْرُکَ میں فرمایا (مجھے تیری) جان کی قسم اے محمد' ابو یعلیٰ ابن جریر ابن مردویہ بیہقی ابو نعیم ابن عساکر بغوی حضرت عبداللہ بن عباس رضی اللہ تعالیٰ عنہما سے راوی مَا خَلَقَ اللّٰہُ وَمَا ذَرَأَ وَمَا بَرَأَ نَفْسًا اَکْرَمَ عَلَیْہِ مِنْ مُحَمَّدٍ صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَسَلَّمَ وَمَا حَلَفَ اللّٰہُ بِحَیَاۃِ اَحَدٍ قَطُّ اِلَّا بِحَیَاۃِ مُحَمَّدٍ صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَسَلَّمَ لَعَمْرُکَ اِنَّھُمْ لَفِیْ سَکْرَتِھِمْ یَعْمَھُوْنَ○ اللہ تعالیٰ نے ایسا کوئی نہ بنایا نہ پیدا کیا نہ آفرینش فرمایا جو اسے محمد صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم سے زیادہ عزیز ہو' نہ کبھی ان کی جان کے سوا کسی جان کی قسم یاد فرمائی کہ ارشاد کرتا ہے مجھے تیری جان کی قسم (وہ کافر اپنی مستی میں بھٹک رہے ہیں)

امام حجۃ الاسلام محمد غزالی "احیاء العلوم" اور امام محمد بن الحاج عبدری کی "مدخل" اور امام احمد محمد خطیب قسطلانی "مواہب لدنیہ" اور علامہ شہاب خفاجی "نسیم الریاض" میں ناقل' حضرت امیر المومنین عمر فاروق اعظم رضی اللہ تعالیٰ عنہ ایک حدیث طویل میں حضور سید المرسلین صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم سے عرض کرتے ہیں' بِاَبِیْ اَنْتَ وَاُمِّیْ یَا رَسُوْلَ اللّٰہِ قَدْ بَلَغَ مِنْ فَضِیْلَتِکَ عِنْدَ اللّٰہِ تَعَالٰی اَنْ اَقْسَمَ بِحَیَاتِکَ دُوْنَ سَائِرِ الْاَنْبِیَاءِ وَلَقَدْ بَلَغَ مِنْ فَضِیْلَتِکَ عِنْدَہٗ اَنْ اَقْسَمَ بِتُرَابِ قَدَمَیْکَ فَقَالَ لَآ اُقْسِمُ بِھٰذَا الْبَلَدِ (یا رسول اللہ میرے ماں باپ حضور پر قربان' بیشک حضور کی بزرگی خدا کے نزدیک اس حد کو پہنچی کہ حضور کی

زندگی کی قسم یاد فرمائی، نہ باقی انبیاء علیہم الصلوٰۃ والسلام کی اور تحقیق حضور کی فضیلت خدا کے یہاں اس نہایت کی تصریح کہ حضور کی خاک پاک کی قسم یاد فرمائی کہ ارشاد کرتا ہے، مجھے قسم اس شہر کی۔ شیخ محقق رحمہ اللہ تعالیٰ "مدارج" میں فرماتے ہیں۔

"این لفظ در ظاہر نظر سخت می در آید نسبت بجناب عزت چون گویند کہ سوگند میخورد بخاکپائے حضرت رسالت و نظر بحقیقت معنی صاف وپاک است کہ غبارے نیست بر آن و تحقیق این سخن آنست کہ سوگند خوردن رب العزۃ جل جلالہ بچیزے غیر ذات و صفات خود برائے اظہار شرف و فضیلت و تمیز آن چیز ست نزد مردم و نسبت بایشان تا بدانند کہ آن امرے عظیم و شریف ست نہ آنکہ اعظم ست نسبت بوے تعالیٰ" الخ

(۱۲) اللہ تعالیٰ حضور کے مخالفین کے اعتراضات کا جواب خود دیتا ہے

قرآن عظیم میں جابجا حضرات انبیاء علیہم الصلوٰۃ والثناء سے کفار کی جاہلانہ جدال مذکور ہے جس کے مطالعہ سے ظاہر کہ وہ اشقیا طرح طرح سے حضرات انبیاء میں سخت کلامی و بیہودہ گوئی کرتے اور حضرات رسل علیہم الصلوٰۃ والسلام اپنے حلم عظیم و فضل کریم کے لائق جواب دیتے۔ سیدنا نوح علیہ الصلوٰۃ والسلام سے ان کی قوم نے کہا اِنَّا لَنَرٰكَ فِیْ ضَلٰلٍ مُّبِیْنٍ ۝ (بے شک ہم تمہیں کھلا گمراہ سمجھتے ہیں) فرمایا یٰقَوْمِ لَیْسَ بِیْ ضَلٰلَةٌ وَّ لٰكِنِّیْ رَسُوْلٌ مِّنْ رَّبِّ الْعٰلَمِیْنَ ۝ (اے میری قوم مجھے گمراہی سے کچھ بھی علاقہ نہیں میں تو رسول ہوں پروردگار عالم کی طرف سے) سیدنا ہود علیہ الصلوٰۃ والسلام سے عاد نے کہا، اِنَّا لَنَرٰكَ فِیْ سَفَاهَةٍ وَّ اِنَّا لَنَظُنُّكَ مِنَ الْكٰذِبِیْنَ ۝ (یقیناً ہم تمہیں حماقت میں خیال کرتے ہیں اور ہمارے گمان میں تم بیشک جھوٹے ہو) فرمایا یٰقَوْمِ لَیْسَ بِیْ سَفَاهَةٌ وَّ لٰكِنِّیْ رَسُوْلٌ مِّنْ رَّبِّ الْعٰلَمِیْنَ ۝ (اے میری قوم مجھ میں اصلاً سفاہت نہیں میں تو پیغمبر ہوں رب العالمین کا) سیدنا شعیب علیہ الصلوٰۃ والسلام سے مدین نے کہا اِنَّ

لَنَرٰكَ فِیْنَا ضَعِیْفًا وَلَوْلَا رَھْطُكَ لَرَجَمْنٰكَ وَمَا اَنْتَ عَلَیْنَا بِعَزِیْزٍ (ہم تمہیں اپنے میں کمزور دیکھتے ہیں اور اگر تمہارے ساتھ کے یہ چند آدمی نہ ہوتے تو ہم تمہیں پتھروں سے مارتے اور کچھ تم ہماری نگاہ میں عزت والے نہیں) فرمایا یٰقَوْمِ اَرَھْطِیْۤ اَعَزُّ عَلَیْكُمْ مِّنَ اللّٰهِ وَاتَّخَذْتُمُوْهُ وَرَآءَكُمْ ظِهْرِیًّا (اے میری قوم کیا میرے کنبے کے یہ معدود لوگ تمہارے نزدیک اللہ سے زیادہ زبردست ہیں اور اسے تم بالکل بھلائے بیٹھے ہو) سیدنا موسیٰ علیہ الصلوۃ والسلام سے فرعون نے کہا اِنِّیْ لَاَظُنُّكَ یٰمُوْسٰى مَسْحُوْرًا ۝ (میرے گمان میں تو اے موسیٰ تم پر جادو ہوا ہے) فرمایا: لَقَدْ عَلِمْتَ مَاۤ اَنْزَلَ هٰۤؤُلَآءِ اِلَّا رَبُّ السَّمٰوٰتِ وَالْاَرْضِ بَصَآئِرَ وَاِنِّیْ لَاَظُنُّكَ یٰفِرْعَوْنُ مَثْبُوْرًا ۝ (تو خوب جانتا ہے کہ انھیں نہ اتارا مگر آسمان و زمین کے مالک نے دلوں کی آنکھیں کھولنے کو اور میرے یقین میں تو اے فرعون تو ہلاک ہونے والا ہے) مگر حضور سید المرسلین افضل الاولین و الآخرین محمد رسول اللہ خاتم النبیین صلوات اللہ وسلامہ علیہ وعلیٰ آلہ واصحابہ اجمعین کی خدمت والا عظمت میں کفار نے جو زبان درازی کی ہے مالک السموات والارض جل جلالہ خود متکفل جواب ہوا ہے اور محبوب اکرم مطلوب اعظم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کی طرف سے آپ مدافعہ فرمایا ہے، طرح طرح حضور کی تنزیہ و تبریت ارشاد فرمائی، جابجا رفع الزام اعدائے لیام پر قسم یاد فرمائی یہاں تک کہ غنی مغنی عز مجدہ نے ہر جواب و خطاب سے حضور کو غنی کر دیا اور اللہ تعالیٰ کا جواب دینا حضور کے جواب دینے سے بدرجہا حضور کے لیے بہتر ہے اور یہ وہ مرتبہ عظمیٰ ہے کہ نہایت نہیں رکھتا۔ ذٰلِكَ فَضْلُ اللّٰهِ یُؤْتِیْهِ مَنْ یَّشَآءُ وَاللّٰهُ ذُو الْفَضْلِ الْعَظِیْمِ ۝

(۱) کفار نے کہا یٰۤاَیُّهَا الَّذِیْ نُزِّلَ عَلَیْهِ الذِّكْرُ اِنَّكَ لَمَجْنُوْنٌ ۝ (اے وہ جن پر قرآن اترا بے شک تم مجنون ہو) حق جل وعلا نے فرمایا: نٓ وَالْقَلَمِ وَمَا یَسْطُرُوْنَ ۝ مَاۤ اَنْتَ بِنِعْمَةِ رَبِّكَ بِمَجْنُوْنٍ ۝ (قسم قلم اور نوشتہائے

ملائکہ کی وہ اپنے رب کے فضل سے ہرگز مجنون نہیں) وَاِنَّ لَکَ لَاَجْرًا غَیْرَ مَمْنُوْنٍ ○ (اور بے شک تیرے لیے اجر بے پایاں ہے) کہ تو ان دیوانوں کی بدزبانی پر صبر کرتا اور حلم و کرم سے پیش آتا ہے۔ مجنون تو چلتی ہوا سے الجھا کرتے ہیں، تیرا سا حلم و صبر کوئی تمام عالم کے عقلا میں تو بتادے۔ وَاِنَّکَ لَعَلٰی خُلُقٍ عَظِیْمٍ ○ (اور بے شک تو بڑے عظمت والے ادب تہذیب پر ہے) کہ ایک حلم و صبر کیا تیری جو خصلت ہے اس درجہ عظیم و باشوکت ہے کہ اخلاق عاقلان جہاں مجتمع ہو کر اس کے ایک شمہ کو نہیں پہنچتے پھر اس سے بڑھ کر اندھا کون جو تجھے ایسے لفظ سے یاد کرے مگر یہ ان کا اندھاپن بھی چند روز کا ہے۔ فَسَتُبْصِرُ وَیُبْصِرُوْنَ بِاَیِّکُمُ الْمَفْتُوْنُ ○ (عنقریب تو بھی دیکھے گا اور وہ بھی دیکھ لیں گے کہ تم میں کسے جنون ہے) آج اپنی بے خردی و دیوانگی و کورباطنی سے جو چاہیں کہہ لیں، آنکھیں کھلنے کا دن قریب آتا ہے اور دوست و دشمن سب پر کھلا چاہتا ہے کہ مجنون کون تھا۔

(۲) قسم ہے آپ کے روئے روشن اور زلف سیاہ کی

وحی اترنے میں جو کچھ دنوں دیر لگی "کافر بولے: اِنَّ مُحَمَّدًا وَدَّعَہٗ رَبُّہٗ وَقَلَاہُ (بیشک محمد صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کو ان کے رب نے چھوڑ دیا اور دشمن پکڑا) حق جل و علا نے فرمایا وَالضُّحٰی ○ وَالَّیْلِ اِذَا سَجٰی ○ (قسم ہے دن چڑھے کی اور قسم رات کی جب اندھیری ڈالے، یا قسم اے محبوب تیرے روئے روشن کی اور قسم تیری زلف کی جب چمکتے رخساروں پر بکھر کر آئے) مَا وَدَّعَکَ رَبُّکَ وَمَا قَلٰی ○ (نہ تجھے تیرے رب نے چھوڑا اور نہ دشمن بنایا) اور یہ اشقیا بھی دل میں خوب سمجھتے ہیں کہ خدا کی تجھ پر کیسی مہر ہے اس مہر کو دیکھ کر جلے جاتے ہیں اور حسد و عناد سے یہ طوفان جوڑتے اور اپنے جلے دل کے پھپھولے پھوڑتے ہیں مگر یہ خبر نہیں کہ وَلَلْاٰخِرَۃُ خَیْرٌ لَّکَ مِنَ الْاُوْلٰی (بیشک آخرت تیرے لیے دنیا سے بہتر ہے) وہاں جو نعمتیں تجھ کو ملیں گی، نہ آنکھوں نے دیکھیں نہ کانوں نے سنیں، نہ کسی بشر یا

ملک کے خطرے میں آئیں۔ جن کا اجمال یہ ہے کہ وَلَسَوْفَ يُعْطِيكَ رَبُّكَ فَتَرْضٰى O (قریب ہے تجھے تیرا رب اتنا دے گا کہ تو راضی ہو جائے گا) اس دن دوست دشمن سب پر کھل جائے گا کہ تیرے برابر کوئی محبوب نہ تھا۔ خیر اگر آج یہ اندھے آخرت کا یقین نہیں رکھتے تو تجھ پر خدا کی عظیم، جلیل، کثیر، جزیل، نعمتیں، رحمتیں آج کی تو نہیں، قدیم ہی سے ہیں۔ کیا تیرے پہلے احوال انہوں نے نہ دیکھے اور ان سے یقین حاصل نہ کیا کہ جو نظر عنایت تجھ پر ہے، ایسی نہیں کہ کبھی بدل جائے۔ اَلَمْ يَجِدْكَ يَتِيْمًا فَاٰوٰى الی آخرہ السورہ۔

(۳) کفار نے کہا لَسْتَ مُرْسَلًا (تم رسول نہیں)۔ حق جلا و علا نے فرمایا يٰسٓ O وَالْقُرْاٰنِ الْحَكِيْمِ O اِنَّكَ لَمِنَ الْمُرْسَلِيْنَ O (اے سردار مجھے قسم حکمت والے قرآن کی تو بیشک مرسل ہے)۔

(۴) کفار نے حضور کو شاعری کا عیب لگایا تھا۔ حق جل و علا نے فرمایا وَمَا عَلَّمْنٰهُ الشِّعْرَ وَمَا يَنْۢبَغِيْ لَهٗ (نہ ہم نے انہیں شعر سکھایا اور نہ وہ ان کے لائق تھا) اِنْ هُوَ اِلَّا ذِكْرٌ وَّقُرْاٰنٌ مُّبِيْنٌ (وہ تو نہیں مگر نصیحت اور روشن بیان والا قرآن)

(۵) منافقین حضور اقدس صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کی شان میں گستاخیاں کرتے اور ان میں کوئی کہتا، ایسا نہ کہو کہیں ان تک خبر پہنچے۔ کہتے پہنچے گی تو کیا ہوگا۔ ہم سے پوچھیں گے ہم مکر جائیں گے، قسمیں کھالیں گے۔ انہیں یقین آجائے گا کہ ھو اذن (وہ تو کان ہیں) جیسی ہم سے سنیں گے مان لیں گے۔ حق جل و علا نے فرمایا اُذُنُ خَيْرٍ لَّكُمْ (وہ تمہارے بھلے کے لیے کان ہیں) کہ جھوٹے عذر بھی قبول کر لیتے اور بکمال حلم و کرم چشم پوشی فرماتے ہیں ورنہ کیا انہیں تمہارے بھیدوں اور خلوت کی چھپی باتوں پر آگاہی نہیں۔ يُؤْمِنُ بِاللّٰهِ (خدا پر ایمان لاتے ہیں) اور وہ تمہارے اسرار سے انہیں مطلع کرتا ہے۔ پھر تمہاری جھوٹی قسموں کا انہیں کیونکر یقین آئے۔ ہاں وَيُؤْمِنُ لِلْمُؤْمِنِيْنَ (ایمان والوں کی بات واقعی مانتے ہیں) کہ انہیں ان کے دل کی سچی حالتوں پر خبر ہے۔ اس لیے وَرَحْمَةٌ لِّلَّذِيْنَ اٰمَنُوْا مِنْكُمْ (مہربانی ہے ان پر جو تم میں

ایمان لائے) کہ ان کے طفیل سے انہیں ہیشگی کے گھر میں بڑے بڑے رتبے ملتے ہیں اور اگرچہ یہ بھی ان کی رحمت ہے کہ دنیا میں تم سے چشم پوشی ہوتی ہے مگر اس کا نتیجہ اچھا نہ سمجھو کہ تمہاری گستاخیوں سے انہیں ایذا پہنچی ہے۔ وَالَّذِیْنَ یُؤْذُوْنَ رَسُوْلَ اللّٰہِ لَھُمْ عَذَابٌ اَلِیْمٌ (اور جو لوگ رسول اللہ کو ایذا دیں ان کے لیے دکھ کی مار ہے)

(۶) ابن ابی شقی ملعون نے جب وہ کلمہ ملعونہ کہا "لَئِنْ رَّجَعْنَا اِلَی الْمَدِیْنَۃِ لَیُخْرِجَنَّ الْاَعَزُّ مِنْھَا الْاَذَلَّ" حق جلا و علا نے فرمایا وَلِلّٰہِ الْعِزَّۃُ وَلِرَسُوْلِہٖ وَلِلْمُؤْمِنِیْنَ وَلٰکِنَّ الْمُنٰفِقِیْنَ لَا یَعْلَمُوْنَ (عزت تو ساری خدا اور رسول و مومنین ہی کے لیے ہے پر منافقوں کو خبر نہیں)

(۷) عاص بن وائل شقی نے صاحبزادہ سید المرسلین صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کے انتقال پر حضور کو ابتر یعنی نسل بریدہ کہا، تو حق جل جلالہ نے فرمایا اِنَّآ اَعْطَیْنٰکَ الْکَوْثَرَ ۝ (بیشک ہم نے تمہیں خیر کثیر عطا فرمائی) کہ اولاد سے نام چلنے کو تمہاری رفعت ذکر سے کیا نسبت۔ کروڑوں صاحب اولاد گزرے جن کا نام تک کوئی نہیں جانتا اور تمہاری ثنا کا ڈنکا تو قیام قیامت تک اکناف عالم و اطراف جہان میں بجے گا اور تمہارے نام نامی کا خطبہ ہمیشہ ہمیشہ اطباق فلک و آفاق زمین میں پڑھا جائے گا، پھر اولاد بھی تمہیں وہ نفیس و طیب عطا ہوگی جن کی بقا سے بقائے عالم مربوط رہے گی۔ اس کے سوا تمام مسلمان تمہارے بال بچے ہیں اور تم سا مہربان باپ ان کے لیے کوئی نہیں بلکہ حقیقت کار کو نظر کیجئے تو تمام عالم تمہاری اولاد معنوی ہے کہ تم نہ ہوتے تو کچھ بھی نہ ہوتا اور تمہارے ہی نور سے سب کی آفرینش ہوئی۔ اس لیے جب ابو البشر آدم تمہیں یاد کرتے یوں کہتے یَا اِبْنِیْ صُوْرَۃً وَّاَبَانِیْ مَعْنًی (اے ظاہر میں میرے بیٹے اور حقیقت میں میرے باپ) (ذکرہ العلامہ ابن الحجاج فی المدخل) پھر آخرت میں جو تمہیں ملتا ہے، اس کا حال تو خدا ہی جانے۔ جب اس کی یہ عنایت بے غایت تم پر مبذول ہو تو تم ان اشقیا کی زبان درازی پر کیوں ملول ہو بلکہ فَصَلِّ لِرَبِّکَ وَانْحَرْ (اپنے رب کے شکرانہ میں اس کے لیے نماز پڑھو اور قربانی کرو) اِنَّ شَانِئَکَ ھُوَ الْاَبْتَرُ ۝ (جو تمہارا دشمن ہے وہی

نسل بریدہ ہے) کہ جن بیٹوں پر اسے ناز ہے، یعنی عمرو ہشام رضی اللہ تعالیٰ عنہما وہی اس کے دشمن ہو جائیں گے اور تمہارے دین حق میں آکر بوجہ اختلاف دین اس کی نسل سے جدا ہو کر تمہارے دینی بیٹوں میں شمار کیے جائیں گے۔ پھر آدمی بے نسل ہوتا تو یہی سہی کہ نام نہ چلتا اس سے نام بد کا باقی رہنا ہزار درجہ بدتر ہے۔ تمہارے دشمن کا ناپاک نام ہمیشہ بدی و نفرین کے ساتھ لیا جائے گا اور روز قیامت ان گستاخیوں کی پوری سزا پائے گا۔ والعیاذ باللہ تعالیٰ۔

(۸) ابولہب کی بدزبانی کا جواب

جب حضور اقدس صلے اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے اپنے قریب رشتہ داروں کو جمع فرما کر وعظ و نصیحت اور اسلام واطاعت کی طرف دعوت کی، ابولہب شقی نے کہا تَبًّا لَّكَ سَائِرَ الْيَوْمِ أَلِهٰذَا جَمَعْتَنَا (ٹوٹا اور ہلاک ہو تو تمہارے لیے ہمیشہ کو کیا ہمیں اس لیے جمع کیا تھا) حق جل وعلا نے فرمایا تَبَّتْ يَدَا أَبِي لَهَبٍ وَّتَبَّ ۝ ٹوٹ گئے دونوں ہاتھ ابولہب کے اور وہ خود ہلاک و برباد ہوا) مَا أَغْنٰى عَنْهُ مَالُهٗ وَمَا كَسَبَ ۝ (اس کے کچھ کام نہ آیا اس کا مال اور جو کمایا) سَيَصْلٰى نَارًا ذَاتَ لَهَبٍ ۝ (اب بیٹھا چاہتا ہے بھڑکتی آگ میں) وَّامْرَأَتُهٗ حَمَّالَةَ الْحَطَبِ (اور اس کی جورو لکڑیوں کا گٹھا سر پر لیے) فِي جِيْدِهَا حَبْلٌ مِّنْ مَّسَدٍ ۝ (اس کے گلے میں مونجھ کی رسی) بالجملہ اس روش کی آیتیں قرآن عظیم میں صدہا نکلیں گی۔

اسی طرح حضرت یوسف وبتول مریم اور اُم المومنین صدیقہ علی سیدھم وعلیھم الصلوٰۃ والسلام کے قصے اس مضمون پر شاہد عدل ہیں۔ حضرت والد قدس سرہ الماجد "سرور القلوب فی ذکر المحبوب" میں فرماتے ہیں: "حضرت یوسف کو دودھ پیتے بچے اور حضرت مریم کو حضرت عیسیٰ کی گواہی سے لوگوں کی بدگمانی سے نجات بخشی اور جب حضرت عائشہ پر بہتان اٹھا خود ان کی پاک دامنی کی گواہی دی اور سترہ آیتیں نازل فرمائیں۔ اگر چاہتا ایک ایک درخت اور پتھر سے گواہی دلواتا، مگر منظور یہ ہوا کہ محبوبہ

محبوب کی طہارت و پاکی پر خود گواہی دیں اور عزت و امتیاز ان کا بڑھائیں) محل غور ہے جب اراکین دولت و مقربان حضرت سے باغیان سرکش بگستاخی و بے ادبی پیش آئیں اور بادشاہ ان کے جوابوں کو انھیں پر چھوڑ دے مگر ایک سردار بلند وقار کے ساتھ یہ برتاؤ ہو کہ مخالفین جو زبان درازی اس کی جناب میں کریں، حضرت سلطان اس مقرب ذی شان کو کچھ نہ کہنے دے بلکہ بہ نفس نفیس اس کی طرف سے تکفل جواب کرے۔ کیا ہر ذی عقل اس معاملہ کو دیکھ کر یقین قطعی نہ کرے گا کہ سرکار سلطانی میں جو اعزاز و امتیاز اس مقرب جلیل کا ہے، دوسرے کا نہیں اور جو خاص نظر اس کے حال پر ہے اوروں کا حصہ اس میں نہیں۔ والحمد للہ رب العلمین۔

(۹) حضور صلی اللہ علیہ وسلم کو مقام محمود عطا کیا گیا

آیت تاسعہ -- قال تعالٰی "عَسٰی اَنْ یَّبْعَثَکَ رَبُّکَ مَقَامًا مَّحْمُوْدًا" (قریب ہے تجھے تیرا رب بھیجے کا تعریف کے مقام میں) صحیح بخاری و جامع ترمذی میں حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ تعالٰی عنہما سے مروی ہے قَالَ سُئِلَ رَسُوْلُ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَسَلَّمَ عَنِ الْمَقَامِ الْمَحْمُوْدِ فَقَالَ هُوَ الشَّفَاعَةُ (حضور سید المرسلین صلی اللہ تعالٰی علیہ وسلم سے سوال ہوا مقام محمود کیا ہے؟ ارشاد فرمایا شفاعت) اسی طرح احمد و بیہقی ابوہریرہ رضی اللہ تعالٰی عنہ سے راوی ہے سُئِلَ عَنْهَا رَسُوْلُ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَسَلَّمَ یَعْنِیْ قَوْلَهٗ عَسٰی اَنْ یَّبْعَثَکَ رَبُّکَ مَقَامًا مَّحْمُوْدًا ○ فَقَالَ هِیَ الشَّفَاعَةُ۔

شفاعت کی حدیثیں خود متواتر و مشہور اور صحاح وغیرہ میں مروی و مسطور جن کی بعض ان شاء اللہ تعالٰی ہیکل دوم میں مذکور ہوں گی۔ اس دن آدم صفی اللہ سے عیسٰی کلمۃ اللہ تک سب انبیاء اللہ علیہم الصلوۃ والسلام نفسی نفسی فرمائیں گے اور حضور اقدس صلی اللہ تعالٰی علیہ وسلم اَنَا لَهَا اَنَا لَهَا (میں ہوں شفاعت کے لیے، میں ہوں

شفاعت کے لیے) انبیاء و مرسلین و ملائکہ مقربین سب ساکت ہوں گے اور وہ متکلم۔ سب سر بگریبان، وہ ساجد و قائم۔ سب محل خوف میں، وہ امن و ناعم۔ سب اپنی فکر میں، انہیں فکر عوالم۔ سب زیر حکومت، وہ مالک و حاکم بارگاہ الٰہی میں سجدہ کریں گے۔ ان کا رب انہیں فرمائے گا یَا مُحَمَّدُ اِرْفَعْ رَأْسَکَ وَقُلْ تُسْمَعْ وَسَلْ تُعْطَہٗ وَاشْفَعْ تُشَفَّعْ (اے محمد اپنا سر اٹھاؤ اور عرض کرو کہ تمہاری عرض سنی جائے گی اور مانگو کہ تمہیں عطا ہوگا اور شفاعت کرو کہ تمہاری شفاعت مقبول ہے) اس وقت اولین و آخرین میں حضور کی حمد و ثنا کا غلغلہ پڑ جائے گا اور دوست دشمن، موافق مخالف ہر شخص حضور کی افضلیت کبریٰ و سیادت عظمیٰ پر ایمان لائے گا۔ وَالْحَمْدُ لِلّٰہِ رَبِّ الْعٰلَمِیْنَ۔

مقام تو محمود و نامت محمد

بدیں سان مقامے و نامے کہ دارد؟

حضور صلی اللہ علیہ وسلم قیامت کے دن عرش الٰہی پر جلوس فرمائیں گے

امام محی السنہ بغوی "معالم التنزیل" میں فرماتے ہیں عَنْ عَبْدِ اللّٰہِ رَضِیَ اللّٰہُ تَعَالٰی عَنْہُ قَالَ اِنَّ اللّٰہَ عَزَّوَجَلَّ اِتَّخَذَ اِبْرَاھِیْمَ خَلِیْلًا وَاِنَّ صَاحِبَکُمْ صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَسَلَّمَ خَلِیْلُ اللّٰہِ وَاَکْرَمُ الْخَلْقِ عَلَی اللّٰہِ ثُمَّ قَرَأَ عَسٰی اَنْ یَّبْعَثَکَ رَبُّکَ مَقَامًا مَّحْمُوْدًا۔ قَالَ یُقْعِدُہٗ عَلَی الْعَرْشِ یعنی عبداللہ بن مسعود رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے مروی ہے "بیشک اللہ عزوجل نے ابراہیم علیہ الصلوۃ والسلام کو خلیل بنایا اور بیشک تمہارے آقا محمد صلے اللہ تعالیٰ علیہ وسلم اللہ تعالیٰ کے خلیل اور تمام خلق سے زیادہ اس کے نزدیک عزیز و جلیل ہیں۔ پھر یہ آیت تلاوت کر کے فرمایا (اللہ تعالیٰ انہیں روز قیامت عرش پر بٹھائے گا) وعزا نحوہ فی المواھب للثعلبی۔

امام عبد بن حمید وغیرہ حضرت مجاہد تلمیذ رشید حضرت حبر الامہ عبداللہ بن

عباس رضی اللہ تعالیٰ عنہم سے اس آیت کی تفسیر میں راوی ہیں یُجْلِسُہُ اللّٰہُ تَعَالٰی مَعَہٗ عَلَی الْعَرْشِ (اللہ تعالیٰ انہیں اپنے ساتھ عرش پر بٹھائے گا) یعنی معیت تشریف و تکریم حالانکہ وہ جلوس و مجلس سے پاک و متعالی ہے۔ امام قسطلانی "مواہب لدنیہ" میں ناقل امام علامہ سید الحفاظ شیخ الاسلام ابن حجر عسقلانی رحمہ اللہ تعالیٰ فرماتے ہیں مجاہد کا یہ قول نہ از روی نقل مدفوع نہ از جہت نظر ممنوع (رد علی الواحدی حیث بالغ فی الانکار علی ذلک وابلغ ابحزاف منتہاہ کما قال الاول بلغ السیل زباہ حتی قال لا یمیل الیہ الا قلیل العقل عدیم الدین اھ واللہ تعالیٰ یسامح المسلمین واحتج لزعمہ بما لا حجۃ لہ فیہ وقد روہ علیہ العلماء کما یظہر بالرجوع الی المواہب وشروا عظم ما تشبث بہ فی [illegible] ولم یقل مقعدا والمقام موضع القیام لا موضع القعود قال الزرقانی واجیب بانہ یصح علی ان المقام مصدر میمی لا اسم مکان اھ ای فیقوم مقام المفعول المطلق ای یبعثک بعثا محمودا واقول باللہ التوفیق علی ان الرفعہ بعد التواضع من تواضع للہ رفعہ اللہ فالقعود انما یکون بعد ما یقوم النبی صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم بین یدی ربہ تبارک و تعالیٰ علی قدم الخدمہ فذلک المکان مقام محمود ومقعد محمود وکلام اللہ سبحنہ وتعالیٰ ربما یقتصر علی بعض الشیء کما فی قولہ تعالیٰ "سبحن الذی اسری بعبدہ لیلا من المسجد الحرام الی المسجد الاقصا" وقد ثبت فی الاحادیث انہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم یسجد بین یدی ربہ تبارک وتعالیٰ ایاما اسبوعا او اسبوعین ثم یرفع

راسه وانما سماه الله تعالى مقاما محمودا الامسجدا فان لم ينف به امرا لسجود فلم ذا ينفي امر القعود قال الواحدی واذا قيل السلطان بعث فلانا فهم منه انه ارسله الى قوم لاصلاح مهماتهم ولا يفهم منه انه اجلسه مع نفسه قال الزرقانی وهذا مردود بان هذا عادة يجوز تخلفها على ان احوال الاخره لاتقاس على احوال الدنيا اه

اقول وبالله التوفيق المولى يبعثهم الله تعالى فيجمعهم بينهم لا ليرسلهم الى قوم فجازان يكون هذا البعث للاجلاس لا للارسال مع ان الارسال كما يغاير الجلوس فكذا القيام عنده ولكن الهوس ياتى بالعجائب والحل ان البعث من عنده هو الذی ذكره الواحدی والبعث من محل لحضور عنده لا ينا فی الجلوس عنده كما لا يخفى قال الزرقانی تحت قول الواحدی لا يميل اليه الخ هذا مجازفه فی الكلام لاتليق بطالب فضلا عن عالم بعد ثبوت القول عن تابعی جليل ومثله عن صحابيين ابن عباس وابن مسعود اه قلت بل عن ثلثه ثالثهم ابن سلام كما نقلنا فی المتن رضی الله تعالى عنهم اجمعين ثم بعد كتابتی هذا المحل رايت الحديث عن رسول الله صلى الله تعالى عليه وسلم وهناتم الهنا والحمدلله الهنا قال الامام الجليل الجلال فی الدر المنثور اخرج الديلمی عن ابن عمر رضی الله تعالى عنهما قال قال رسول الله صلى الله تعالى عليه وسلم عسى ان يبعثك ربك مقاما محمودا قال يجلسنی

معه علے السریر وقد عرفنا من ھھنا صدق ابن تیمیه فی قوله فی الثعلبی ان الواحدی صاحبه کان ابصر منه بالعربیه لکنا ابعد عن اتباع السلف اھ وان کان ابن تیمیه نفسه ابعد وابعد وبالجمله فاسمع ما اثرناه عن الامام ابی داوود والامام الدارقطنی والامام العسقلانی فھم الائمه الاجله الشان وایاک وان تلتفت الی ما زعمه من لیس بذاک فی ھذا الشان والحمد للہ رب العلمین ○

نقاش نے امام ابوداؤد صاحب سنن رحمہ اللہ تعالیٰ سے نقل کیا من انکر ھذا القول فھو متھم جو اس قول سے انکار کرے وہ متہم ہے۔ اسی طرح امام دار قطنی نے اس قول کی تصریح فرمائی اور اس کے بیان میں چند اشعار نظم کیے۔ کما فی نسیم الریاض (وہ اشعار یہ ہیں):

حدیث الشفاعته عن احمد الی
احمد المصطفی نسنده
وقد جا الحدیث باقعاد علی
العرش ایضا ونجحده
اروا الحدیث علی وجهه ولا
تدخلوا فیه ما یفسده
ولا تنکروا انه قاعد ولا تنکروا انه
یقعده

اوردھا فی النسیم قائلا انه اجاد فی ذلک رحمه اللہ تعالی رحمته واسعته۔

ابوالشیخ حضرت عبداللہ بن عباس رضی اللہ تعالیٰ عنہما سے راوی ہیں۔ اِنَّ مُحَمَّدًا صَلَّی اللّٰهُ تَعَالٰی عَلَیْهِ وَسَلَّمَ یَوْمَ الْقِیٰمَةِ یَجْلِسُ عَلٰی

تحَرِيبِيَ الرَّبُ بَيْنَ يَدَيِ الرَّبِّ۔ (بیشک محمد صلے اللہ تعالیٰ علیہ وسلم روز قیامت رب کے حضور رب کی کرسی پر جلوس فرمائیں گے)۔ "معالم" میں عبداللہ بن سلام رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے ہے یقعدہ علی الکرسی (اللہ تعالیٰ انھیں کرسی پر بٹھائے گا) صلے اللہ تعالیٰ علیہ وسلم وعلیٰ آلہ واصحابہ اجمعین والحمدللہ رب العالمین ○

سب سے اعلیٰ واولیٰ ہمارا نبی صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم

آیت عاشرہ ا قرآن شریف کے تفصیلی ارشادات ومحاورات ونقل اقوال و ذکر احوال پر نگاہ کیجئے تو ہر جگہ اس نبی کریم علیہ افضل الصلوۃ والتسلیم کی شان سب انبیائے کرام علیہم الصلوۃ والسلام سے بلند وبالا نظر آتی ہے۔ یہ وہ بحر زخار ہے جس کی تفصیل کو دفتر درکار ہیں۔ علمائے دین مثل امام ابو نعیم و ابن فورک و قاضی عیاض و جلال سیوطی و شہاب قسطلانی وغیرہم رحمہم اللہ تعالیٰ نے ان تفرقوں سے بعض کی طرف اشارہ فرمایا۔ فقیر اول ان کے چند ذکر کرکے بعض اور بڑھائے گا جو اس وقت ذہن قاصر میں حاضر ہوئے، ظاہر کرے گا۔ تطویل سے خوف اور اختصار کا قصد ہیں پر اقتصار کا باعث ہوا۔

(۱) خلیل جلیل علیہ الصلوۃ والتبجیل سے نقل فرمایا وَلَا تُخْزِنِيْ يَوْمَ يُبْعَثُوْنَ (مجھے رسوانہ کرنا جس دن لوگ اٹھائے جائیں) حبیب قریب صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کے لیے خود ارشاد ہوا يَوْمَ لَا يُخْزِي اللّٰهُ النَّبِيَّ وَالَّذِيْنَ اٰمَنُوْا مَعَهٗ (اس دن خدا رسوانہ کرے گا نبی اور اس کے ساتھ والے مسلمانوں کو) حضور کے صدقے میں صحابہ بھی اس بشارت عظمیٰ سے مشرف ہوئے۔

(۲) خلیل علیہ الصلوۃ والسلام سے تمنائے وصال نقل کی اِنِّيْ ذَاهِبٌ اِلٰى رَبِّيْ سَيَهْدِيْنِ حبیب صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کو خود بلا کر عطائے دولت کی خبر دی۔ سُبْحٰنَ الَّذِيْۤ اَسْرٰى بِعَبْدِهٖ۔

(۳) خلیل علیہ الصلوۃ والسلام سے آرزوئے ہدایت نقل فرمائی سَيَهْدِيْنِ

ب صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم سے خود ارشاد ہوا وَیَھْدِیَکَ صِرَاطًا مُّسْتَقِیْمًا

(۴) خلیل علیہ الصلوۃ والسلام کے لیے آیا' فرشتے ان کے معزز مہمان ہوئے۔ ہَلْ اَتٰکَ حَدِیْثُ ضَیْفِ اِبْرٰھِیْمَ الْمُکْرَمِیْنَ حبیب صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کے لیے فرمایا ان کے لشکری و سپاہی بنے۔ وَاَیَّدَہٗ بِجُنُوْدٍ لَّمْ تَرَوْھَاO یُمْدِدْکُمْ رَبُّکُمْ بِخَمْسَۃِ اٰلٰفٍ مِّنَ الْمَلٰٓئِکَۃِ مُسَوِّمِیْنَO وَالْمَلٰٓئِکَۃُ بَعْدَ ذٰلِکَ ظَہِیْرٌO

(۵) کلیم علیہ الصلوۃ والتسلیم کو فرمایا انہوں نے خدا کی رضا چاہی۔ وَعَجِلْتُ اِلَیْکَ رَبِّ لِتَرْضٰی حبیب صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کے لیے بتایا خدا نے ان کی رضا چاہی۔ فَلَنُوَلِّیَنَّکَ قِبْلَۃً تَرْضٰھَاO وَلَسَوْفَ یُعْطِیْکَ رَبُّکَ فَتَرْضٰیO

(۶) کلیم علیہ الصلوۃ والسلام کا بخوف فرعون مصر سے تشریف لے جانا بلفظ فرار نقل فرمایا فَفَرَرْتُ مِنْکُمْ لَمَّا خِفْتُکُمْ حبیب صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کا ہجرت فرمانا حسن عبارات ادا فرمایا۔ اِذْ یَمْکُرُ بِکَ الَّذِیْنَ کَفَرُوْا۔

(۷) کلیم اللہ علیہ الصلوۃ والتسلیم سے طور پر کلام کیا اور اسے سب پر ظاہر فرما دیا اَنَا اخْتَرْتُکَ فَاسْتَمِعْ لِمَا یُوْحٰیO اِنَّنِیْ اَنَا اللّٰہُ لَآ اِلٰہَ اِلَّآ اَنَا فَاعْبُدْنِیْ وَاَقِمِ الصَّلٰوۃَ لِذِکْرِیْO الی اخر الایات حبیب صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم سے فوق السموات مکالمہ فرمایا اور اسے سب سے چھپایا۔ فَاَوْحٰٓی اِلٰی عَبْدِہٖ مَآ اَوْحٰی۔

(۸) داؤد علیہ الصلوۃ والسلام کو ارشاد ہوا "لَا تَتَّبِعِ الْھَوٰی فَیُضِلَّکَ عَنْ سَبِیْلِ اللّٰہِ (خواہش کی پیروی نہ کرنا کہ تجھے بہکا دے خدا کی راہ سے) حبیب صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کے بارے میں یہ قسم فرمایا وَمَا یَنْطِقُ عَنِ الْھَوٰی اِنْ ھُوَ اِلَّا وَحْیٌ یُّوْحٰی (کوئی بات اپنی خواہش سے نہیں کہتا وہ تو نہیں مگر وحی کہ القا ہوتی ہے)

اب فقیر عرض کرتا ہے وباللہ التوفیق۔

حضور صلی اللہ علیہ وسلم کی انفرادیت پر ایک نظر

(۹) نوح و ہود علیہما الصلوۃ والسلام سے دعا نقل فرمائی رَبِّ انْصُرْنِیْ بِمَا کَذَّبُوْنِ (الٰہی میری مدد فرما بدلا اس کا کہ انہوں نے مجھے جھٹلایا) محمد صلے اللہ تعالیٰ علیہ وسلم سے خود ارشاد ہوا وَیَنْصُرَکَ اللّٰهُ نَصْرًا عَزِیْزًا (اللہ تیری مدد فرمائے زبردست مدد)

(۱۰) نوح و خلیل علیہما الصلوۃ والتسلیم سے دعا نقل فرمائی، رَبَّنَا اغْفِرْلِیْ وَلِوَالِدَیَّ وَلِلْمُؤْمِنِیْنَ یَوْمَ یَقُوْمُ الْحِسَابُ (یہ لفظ دعائے خلیل علیہ الصلوۃ والسلام کے ہیں اور دعائے نوح علیہ الصلوۃ والسلام ان لفظوں سے ہے رَبِّ اغْفِرْلِیْ وَلِوَالِدَیَّ وَلِمَنْ دَخَلَ بَیْتِیَ مُؤْمِنًا وَّلِلْمُؤْمِنِیْنَ وَالْمُؤْمِنٰتِ۔ دعائے خلیل کا حاصل اس میں خود تھا للذا اختصار اسے دونوں حضرات کی طرف منسوب کیا)۔ حبیب صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کو خود حکم دیا اپنی امت کی مغفرت مانگو۔ وَاسْتَغْفِرْ لِذَنْۢبِکَ وَلِلْمُؤْمِنِیْنَ وَالْمُؤْمِنٰتِ۔

(۱۱) خلیل علیہ الصلوۃ والسلام کے لیے آیا انہوں نے پچھلوں میں اپنے ذکر جمیل باقی رہنے کی دعا کی۔ وَاجْعَلْ لِّیْ لِسَانَ صِدْقٍ فِی الْاٰخِرِیْنَ حبیب صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم سے خود فرمایا وَرَفَعْنَا لَکَ ذِکْرَکَ اور اس سے اعلیٰ و ارفع مژدہ ملا عَسٰۤی اَنْ یَّبْعَثَکَ رَبُّکَ مَقَامًا مَّحْمُوْدًا کہ جہاں اولین و آخرین جمع ہوں گے، حضور کی حمد و ثنا کا شور ہر زبان سے جوش زن ہوگا۔

(۱۲) خلیل علیہ الصلوۃ والسلام کے قصے میں فرمایا، انہوں نے قوم لوط علیہ الصلوۃ والسلام سے رفع عذاب میں بہت کوشش کی۔ یُجَادِلُنَا فِیْ قَوْمِ لُوْطٍ مگر حکم ہوا یٰۤاِبْرٰهِیْمُ اَعْرِضْ عَنْ هٰذَا (اے ابراہیم اس خیال میں نہ پڑیں) عرض کی اِنَّ فِیْهَا لُوْطًا (اس بستی میں لوط جو ہے) حکم ہوا نَحْنُ اَعْلَمُ بِمَنْ فِیْهَا (ہمیں خوب معلوم ہے جو وہاں ہیں)۔ حبیب صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم سے ارشاد ہوا مَا کَانَ

اللّٰہُ لِیُعَذِّبَھُمْ وَاَنْتَ فِیْھِمْ (اللہ ان کافروں پر بھی عذاب نہ کرے گا جب تک
اے رحمت عالم تو ان میں تشریف فرما ہے)۔

(۱۳) خلیل علیہ الصلوۃ والسلام سے نقل فرمایا رَبَّنَا وَتَقَبَّلْ دُعَاءِ (الٰہی میری دعا قبول فرما) حبیب صلے اللہ تعالیٰ علیہ وسلم اور ان کے طفیلیوں کو ارشاد ہوا قَالَ رَبُّکُمُ ادْعُوْنِیْ اَسْتَجِبْ لَکُمْ (تمہارا رب فرماتا ہے مجھ سے دعا مانگو میں قبول کروں گا)

(۱۴) کلیم علیہ الصلوۃ والسلام کی معراج درخت دنیا پر ہوئی۔ نُوْدِیَ مِنْ شَاطِیءِ الْوَادِ الْاَیْمَنِ فِی الْبُقْعَۃِ الْمُبٰرَکَۃِ مِنَ الشَّجَرَۃِ حبیب صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کی معراج سدرۃ المنتہیٰ و فردوس اعلیٰ تک بیان فرمائی۔ عِنْدَ سِدْرَۃِ الْمُنْتَھٰی ۝ عِنْدَھَا جَنَّۃُ الْمَاْوٰی ۝

(۱۵) کلیم علیہ الصلوۃ والتسلیم نے وقت ارسال اپنی دل تنگی کی شکایت نقل کی۔ وَیَضِیْقُ صَدْرِیْ وَلَا یَنْطَلِقُ لِسَانِیْ فَاَرْسِلْ اِلٰی ھٰرُوْنَ حبیب صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کو خود شرح صدر کی دولت بخشی اور اس سے نقل رکھی۔ اَلَمْ نَشْرَحْ لَکَ صَدْرَکَ ۝

(۱۶) کلیم علیہ الصلوۃ والتسلیم پر حجاب نار سے تجلی ہوئی۔ فَلَمَّا جَآءَھَا نُوْدِیَ اَنْ بُوْرِکَ مَنْ فِی النَّارِ وَمَنْ حَوْلَھَا حبیب صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم پر جلوۂ نور سے تجلی ہوئی اور وہ بھی غایت تفخیم و تعظیم کے لیے بالفاظ ابہام بیان فرمائی گئی۔ اِذْ یَغْشَی السِّدْرَۃَ مَا یَغْشٰی ۝ (جب چھا گیا سدرہ پر جو کچھ چھایا) ابن جریر ابن ابی حاتم ابن مردویہ بزازیہ ابو یعلی بیہقی حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے حدیث طویل معراج میں راوی ہیں ثُمَّ انْتَھٰی اِلَی السِّدْرَۃِ فَغَشِیَھَا نُوْرُ الْخَلَّاقِ عزوجل فَکَلَّمَہٗ تَعَالٰی عِنْدَ ذٰلِکَ فَقَالَ سَلْ پھر حضور اقدس صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم سدرہ تک پہنچے۔ خالق عزوجل کا نور اس پر چھایا۔ اس وقت حق عز جلالہ نے حضور سے کلام کیا اور فرمایا مانگو۔

(۱۷) کلیم علیہ الصلوۃ والتسلیم سے اپنے اور اپنے بھائی کے سوا سب سے برات و

قطع تعلق نقل فرمایا۔ جب انہوں نے اپنی قوم کو قتال عمالقہ کا حکم دیا اور انہوں نے نہ
عرض کی رَبِّ اِنِّیْ لَآ اَمْلِکُ اِلَّا نَفْسِیْ وَاَخِیْ فَافْرُقْ بَیْنَنَا وَبَیْنَ الْقَوْمِ
الْفٰسِقِیْنَ ○ (الٰہی میں اختیار نہیں رکھتا مگر اپنا اور اپنے بھائی کا تو جدائی فرمادے
میں اور اس گنہگار قوم میں) حبیب صلے اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کے ظل وجاہت میں کفار
کو داخل فرمایا مَا کَانَ اللّٰهُ لِیُعَذِّبَهُمْ وَاَنْتَ فِیْهِمْ عَسٰی اَنْ یَّبْعَثَکَ
رَبُّکَ مَقَامًا مَّحْمُوْدًا یہ شفاعت کبریٰ ہے کہ تمام اہل موقف موافق و مخالف
سب کو شامل کیا۔

(۱۸) ہارون و کلیم علیہما الصلوٰۃ والتسلیم کے لیے فرمایا۔ انہوں نے فرعون کے پاس
جاتے ہوئے اپنا خوف عرض کیا رَبَّنَآ اِنَّنَا نَخَافُ اَنْ یَّفْرُطَ عَلَیْنَآ اَوْ
اَنْ یَّطْغٰی اس پر حکم ہوا لَا تَخَافَآ اِنَّنِیْ مَعَکُمَآ اَسْمَعُ وَاَرٰی (ڈرو نہیں
تمہارے ساتھ ہوں سنتا اور دیکھتا)۔ حبیب صلے اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کو خود مژدہ تسلی
وَاللّٰهُ یَعْصِمُکَ مِنَ النَّاسِ

(۱۹) مسیح علیہ الصلوٰۃ والسلام کے حق میں فرمایا ان سے پرائی بات پر یوں سوال ہو
یٰعِیْسَی ابْنَ مَرْیَمَ ءَاَنْتَ قُلْتَ لِلنَّاسِ اتَّخِذُوْنِیْ وَاُمِّیَ اِلٰهَیْنِ
مِنْ دُوْنِ اللّٰهِ (اے مریم کے بیٹے عیسیٰ کیا تو نے لوگوں سے کہہ دیا تھا کہ مجھے اور میری
ماں کو اللہ کے سوا دو خدا ٹھہرا لو) معالم میں ہے اس سوال پر خوف الٰہی سے حضرت روح
اللہ صلوات اللہ وسلامہ علیہ کا بند بند کانپ اٹھے گا اور ہر بن مو سے خون کا فوارہ بہے گا
پھر جواب عرض کریں گے، جس کی حق تعالیٰ تصدیق فرماتا ہے۔ حبیب صلی اللہ تعالیٰ علیہ
وسلم نے جب غزوۂ تبوک کا قصد فرمایا اور منافقوں نے جھوٹے بہانے بنا کر نہ جانے کی
اجازت لے لی، اس پر سوال تو حضور سے بھی ہوا مگر یہاں جو شان لطف و محبت و کرم
عنایت ہے، قابل غور ہے۔ ارشاد فرمایا عَفَا اللّٰهُ عَنْکَ لِمَ اَذِنْتَ لَهُمْ (اللہ
تجھے معاف فرمائے تو نے کیوں انہیں اجازت دے دی) سبحان اللہ۔ سوال پیچھے ہے اور
کمال محبت کا کلمہ پہلے والحمد للہ رب العالمین۔

(۲۰) مسیح علیہ الصلوۃ والسلام سے نقل فرمایا انہوں نے اپنی امتوں سے مدد طلب کی فَلَمَّآ اَحَسَّ عِیۡسٰی مِنۡہُمُ الۡکُفۡرَ قَالَ مَنۡ اَنۡصَارِیۡۤ اِلَی اللّٰہِ قَالَ الۡحَوَارِیُّوۡنَ نَحۡنُ اَنۡصَارُ اللّٰہِ۔ حبیب صلی اللہ تعالٰی علیہ وسلم کی نسبت انبیاء و مرسلین کو حکم نصرت ہوا لَتُؤۡمِنُنَّ بِہٖ وَلَتَنۡصُرُنَّہٗ غرض جو کسی محبوب کو ملا، وہ سب اور اس سے افضل واعلٰی انہیں ملا اور جو انہیں ملا وہ کسی کو نہ ملا۔

حسن یوسف، دم عیسیٰ، ید بیضا داری

آنچہ خوباں ہمہ دارند، تو تنہا داری

صلی اللہ تعالٰی علیہ وسلم وعلی الہ وصحبہ وبارک وکرم والحمد للہ رب العلمین۔

☆----○----○----☆

ہیکل دوم

لآلی متلألی احادیث جلیلہ

تابش اول

وحی ربّانی علاوہ آیات کریمہ قرآنی

وحی اول

حاکم، بیہقی، طبرانی، آجری، ابو نعیم، ابن عساکر، امیر المومنین عمر فاروق اعظم رضی اللہ تعالٰی عنہ سے راوی، حضور سید المرسلین صلی اللہ تعالٰی علیہ وسلم فرماتے ہیں:

لَمَّا اقْتَرَفَ آدَمُ الْخَطِیْئَةَ قَالَ رَبِّ اَسْأَلُكَ بِحَقِّ مُحَمَّدٍ لِمَا غَفَرْتَ لِیْ قَالَ وَکَیْفَ عَرَفْتَ مُحَمَّدًا قَالَ

لِاَنَّکَ لَمَّا خَلَقْتَنِیْ بِیَدِکَ وَنَفَخْتَ فِیَّ مِنْ رُّوْحِکَ رَفَعْتُ رَأْسِیْ فَرَأَیْتُ عَلٰی قَوَائِمِ الْعَرْشِ مَکْتُوْبًا "لَا اِلٰہَ اِلَّا اللّٰہُ مُحَمَّدٌ رَّسُوْلُ اللّٰہِ" فَعَلِمْتُ اَنَّکَ لَمْ تُضِفْ اِلٰی اِسْمِکَ اِلَّا اَحَبَّ الْخَلْقِ اِلَیْکَ قَالَ صَدَقْتَ یَا اٰدَمُ وَلَوْلَا مُحَمَّدٌ مَا خَلَقْتُکَ (وفی روایه عندالحاکم) فَقَالَ اللّٰہُ تَعَالٰی صَدَقْتَ یَا اٰدَمُ اَنَّہٗ لَاَحَبُّ الْخَلْقِ اِلَیَّ اِمَّا اِذَا سَاَلْتَنِیْ بِحَقِّہٖ فَقَدْ غَفَرْتُ لَکَ وَلَوْلَا مُحَمَّدٌ مَا غَفَرْتُ لَکَ وَمَا خَلَقْتُکَ۔

یعنی آدم علیہ الصلوۃ والسلام نے اپنے رب سے عرض کی' اے رب میرے' صدقہ محمد صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کا میری مغفرت فرما۔ رب العالمین نے فرمایا تو نے محمد (صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم) کو کیونکر پہچانا۔ عرض کی جب تو نے مجھے اپنے دست قدرت سے بنایا اور مجھ میں اپنی روح ڈالی میں نے سر اٹھایا تو عرش کے پایوں پر "لا الہ الا اللہ محمد رسول اللہ" لکھا پایا۔ جانا کہ تو نے اپنے نام کے ساتھ اسی کا نام ملایا ہے جو تجھے تمام مخلوق سے زیادہ پیارا ہے۔ اللہ تعالیٰ نے فرمایا اے آدم! تو نے سچ کہا بیشک وہ مجھے تمام جہان سے زیادہ پیارا ہے اب کہ تو نے اس کے نام کا وسیلہ کر کے مجھ سے مانگا تو میں تیری مغفرت کرتا ہوں اور اگر محمد (صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم) نہ ہوتا میں تیری مغفرت نہ کرتا' نہ تجھے بناتا۔

جنت میں نام محمد (صلی اللہ علیہ وسلم) کا غلغلہ

بیہقی وطبرانی کی روایت میں ہے آدم علیہ الصلوۃ والسلام نے عرض کی رَأَیْتُ فِیْ کُلِّ مَوْضِعٍ مِّنَ الْجَنَّۃِ مَکْتُوْبًا "لَا اِلٰہَ اِلَّا اللّٰہُ مُحَمَّدٌ رَّسُوْلُ اللّٰہِ" فَعَلِمْتُ اَنَّہٗ اَکْرَمُ خَلْقِکَ عَلَیْکَ میں نے جنت میں ہر جگہ "لا

اِلٰہَ اِلَّا اللّٰہُ مُحَمَّدٌ رَّسُوْلُ اللّٰہِ" لکھا دیکھا تو جانا کہ وہ تیری بارگاہ میں تمام مخلوق سے زیادہ عزت والا ہے۔ آجری کی روایت میں ہے فَعَلِمْتُ اَنَّہٗ لَیْسَ اَحَدٌ اَعْظَمُ قَدْرًا عِنْدَکَ مِمَّنْ جَعَلْتَ اِسْمَہٗ مَعَ اِسْمِکَ مجھے یقین ہوا کہ کسی کا رتبہ تیرے نزدیک اس سے بڑا نہیں جس کا نام تو نے اپنے نام کے ساتھ رکھا ہے۔

وحی دوم

حاکم بافادۂ تصحیح عبداللہ بن عباس رضی اللہ تعالٰی عنہما سے راوی ہیں: (واقرہ علیہ السبکی فی شفاء السقام والسراج البلقینی فی فتاوٰہ وکذا احزم بصحتہ العلامہ ابن حجر فی افضل القرے اقول قد صرح المحقق ابن الہمام فی باب الاحرام من فتح القدیر ان الاقدام علی التحسین فی معرفتہ حالا وعینا قلت فکیف بالتصحیح وانت تعلم ان من یعلم حجۃ علی من لا یعلم۔

اَوْحَی اللّٰہُ تَعَالٰی اِلٰی عِیْسٰی اَنْ اٰمِنْ بِمُحَمَّدٍ وَّمُرْمَنْ اَدْرَکَہٗ مِنْ اُمَّتِکَ اَنْ یُّؤْمِنُوْا بِہٖ فَلَوْلَا مُحَمَّدٌ مَا خَلَقْتُ اٰدَمَ وَلَا الْجَنَّۃَ وَلَا النَّارَ وَلَقَدْ خَلَقْتُ الْعَرْشَ عَلَی الْمَاءِ فَاضْطَرَبَ فَکَتَبْتُ عَلَیْہِ "لَا اِلٰہَ اِلَّا اللّٰہُ مُحَمَّدٌ رَّسُوْلُ اللّٰہِ" فَسَکَنَ۔

اللہ تعالٰی نے عیسٰی علیہ الصلوٰۃ والسلام کو وحی بھیجی "اے عیسٰی ایمان لا محمد صلی اللہ تعالٰی علیہ وسلم پر اور تیری امت سے جو لوگ اس کا زمانہ پائیں انھیں حکم کر کہ اس پر ایمان لائیں کہ اگر محمد (صلی اللہ تعالٰی علیہ وسلم) نہ ہوتے میں آدم کو نہ پیدا کرتا" نہ جنت و دوزخ بناتا جب میں نے عرش کو پانی پر بنایا اسے

جنبش تھی، میں نے اس پر "لا الٰہ الا اللہ محمد رسول اللہ" لکھ دیا وہ ٹھہر گیا

وحی سوم: انبیاء میں حضور کا امتیازی مقام

ابن عساکر حضرت سلمان فارسی رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے راوی ہیں، حضور سید المرسلین صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم سے عرض کی گئی اللہ تعالیٰ نے موسیٰ علیہ السلام سے کلام کیا، عیسیٰ علیہ السلام کو روح القدس سے بنایا، ابراہیم علیہ السلام کو اپنا خلیل فرمایا، آدم علیہ السلام کو برگزیدہ کیا، حضور کو کیا فضل دیا، فوراً جبریل امین علیہ الصلوٰۃ والتسلیم نازل ہوئے اور عرض کی حضور کا رب ارشاد فرماتا ہے:

إِنْ كُنْتُ اتَّخَذْتُ إِبْرَاهِيمَ خَلِيلًا فَقَدِ اتَّخَذْتُكَ حَبِيبًا وَإِنْ كُنْتُ كَلَّمْتُ مُوسَىٰ فِي الْأَرْضِ تَكْلِيمًا فَقَدْ كَلَّمْتُكَ فِي السَّمَاءِ وَإِنْ كُنْتُ خَلَقْتُ عِيسَىٰ مِنْ رُوحِ الْقُدُسِ فَقَدْ خَلَقْتُ اسْمَكَ مِنْ قَبْلِ أَنْ أَخْلُقَ الْخَلْقَ بِأَلْفَيْ سَنَةٍ وَلَقَدْ وَطِئْتَ فِي السَّمَاءِ مَوْطِئًا لَمْ يَطَأْهُ أَحَدٌ قَبْلَكَ وَلَا يَطَأُهُ أَحَدٌ بَعْدَكَ وَإِنْ كُنْتُ اصْطَفَيْتُ آدَمَ فَقَدْ خَتَمْتُ بِكَ الْأَنْبِيَاءَ وَمَا خَلَقْتُ خَلْقًا أَكْرَمَ عَلَيَّ مِنْكَ (وساق الحديث الى ان قال) ظِلُّ عَرْشِي فِي الْقِيَامَةِ عَلَيْكَ مَمْدُودٌ وَتَاجُ الْحَمْدِ عَلَىٰ رَأْسِكَ مَعْقُودٌ وَقَرَنْتُ اسْمَكَ مَعَ اسْمِي فَلَا أُذْكَرُ فِي مَوْضِعٍ حَتَّىٰ تُذْكَرَ مَعِي وَلَقَدْ خَلَقْتُ الدُّنْيَا وَأَهْلَهَا لِأُعَرِّفَهُمْ كَرَامَتَكَ وَمَنْزِلَتَكَ عِنْدِي وَلَوْلَاكَ مَا خَلَقْتُ الدُّنْيَا۔

اگر میں نے ابراہیم کو خلیل کیا تمہیں حبیب کیا اور اگر موسیٰ سے زمین میں کلام فرمایا تم سے آسمان میں کلام کیا اور اگر عیسیٰ کو روح القدس سے بنایا تو

تمہارا نام آفرینش خلق سے دو ہزار برس پہلے پیدا کیا اور بیشک تمہارے قدم آسمان میں وہاں پہنچے جہاں نہ تم سے پہلے کوئی گیا نہ تمہارے بعد کسی کی رسائی ہوگی اور اگر میں نے آدم کو برگزیدہ کیا تمہیں ختم الانبیاء ٹھہرایا اور تم سے زیادہ عزت و کرامت والا کسی کو نہ بنایا۔ قیامت میں میرے عرش کا سایہ تم پر گستردہ اور حمد کا تاج تمہارے سر پر آراستہ ہوگا' تمہارا نام میں نے اپنے نام سے ملایا کہ کہیں میری یاد نہ ہو جب تک تم میرے ساتھ یاد نہ کیے جاؤ اور بیشک میں نے دنیا و اہل دنیا کو اس لیے بنایا کہ جو عزت و منزلت تمہاری میرے نزدیک ہے ان پر ظاہر کروں۔ اگر تم نہ ہوتے میں دنیا کو نہ بناتا۔

وحی چہارم: حضور صلی اللہ علیہ وسلم پیدا نہ ہوتے' تو جنت و دوزخ پیدا نہ ہوتے

دیلمی حضرت عبداللہ بن عباس رضی اللہ تعالیٰ عنہما سے راوی ہیں کہ حضور سید المرسلین صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم فرماتے ہیں: اتانی جبریل فقال ان اللہ یقول لولاک ما خلقت الجنۃ ولولاک ما خلقت النار (میرے پاس جبریل نے حاضر ہو کر عرض کی' اللہ تعالیٰ فرماتا ہے اگر تم نہ ہوتے میں جنت کو نہ بناتا اور اگر تم نہ ہوتے میں دوزخ کو نہ بناتا) یعنی آدم و عالم سب تمہارے طفیلی ہیں تم نہ ہوتے تو مطیع و عاصی کوئی نہ ہوتا جنت و نار کس کے لیے ہوتیں اور خود جنت و نار اجزائے عالم سے ہیں جن پر تمہارے وجود کا پرتو پڑا۔ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم

مقصود ذات اوست دگر جملگی طفیل
منظور نور اوست دگر جملگی ظلام

وحی پنجم

ابو نعیم "حلیہ" میں حضرت انس بن مالک رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے راوی ہیں۔ حضور سید المرسلین صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم فرماتے ہیں:

سید المرسلین صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم فرماتے ہیں:

لَمَّا اَسْرٰی بِیْ قَرَّبَنِیْ رَبِّیْ حَتّٰی کَانَ بَیْنِیْ وَبَیْنَهٗ کَقَابَ قَوْسَیْنِ اَوْ اَدْنٰی وَقَالَ لِیْ یَا مُحَمَّدُ هَلْ غَمَّکَ اِنْ جَعَلْتُکَ اٰخِرَ النَّبِیِّیْنَ قُلْتُ لَا (یَا رَبِّ) قَالَ فَهَلْ غَمَّ اُمَّتَکَ اِنْ جَعَلْتُهُمْ اٰخِرَ الْاُمَمِ قُلْتُ لَا (یَا رَبِّ) قَالَ اَخْبِرْ اُمَّتَکَ اِنِّیْ جَعَلْتُهُمْ اٰخِرَ الْاُمَمِ لِاَفْضَحَ الْاُمَمَ عِنْدَهُمْ وَلَا اَفْضَحُهُمْ عِنْدَ الْاُمَمِ۔

شب اسرا مجھے میرے رب نے اتنا نزدیک کیا کہ مجھ میں اس میں دو کمانوں بلکہ اس سے کم کا فاصلہ رہا۔ رب نے مجھ سے فرمایا' اے محمد (صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم) کیا تجھے کچھ برا معلوم ہوا کہ میں نے تجھے سب انبیاء سے متاخر کیا۔ عرض کی' نہیں۔ فرمایا کیا تیری امت کو کچھ ناگوار ہوا کہ میں نے انہیں سب امتوں سے پیچھے کیا۔ میں نے عرض کی' نہیں اے میرے رب! فرمایا: اپنی امت کو خبر دے میں نے انہیں سب امتوں سے پیچھے کیا کہ اور امتوں کو ان کے سامنے رسوا کروں گا اور انہیں کسی کے سامنے رسوا نہ کروں گا۔

وحی ہفتم: اللہ کی یاد کے ساتھ حضور کی یاد ہمیشہ رہے گی

ابو نعیم انس بن مالک اور بیہقی حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہما سے "دلائل النبوۃ" میں راوی ہیں کہ حضور سید المرسلین صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم فرماتے ہیں:

لَمَّا فَرَغْتُ مِمَّا اَمَرَنِیَ اللّٰهُ بِهٖ مِنْ اَمْرِ السَّمٰوٰتِ قُلْتُ یَا رَبِّ اِنَّهٗ لَمْ یَکُنْ نَبِیٌّ قَبْلِیْ اِلَّا وَقَدْ اَکْرَمْتَهٗ جَعَلْتَ اِبْرٰهِیْمَ خَلِیْلًا وَّ مُوْسٰی کَلِیْمًا وَسَخَّرْتَ لِدَاوٗدَ الْجِبَالَ وَلِسُلَیْمٰنَ الرِّیْحَ وَالشَّیَاطِیْنَ وَاَحْیَیْتَ لِعِیْسٰی الْمَوْتٰی فَمَا جَعَلْتَ لِیْ قَالَ اَوَ لَیْسَ اَعْطَیْتُکَ اَفْضَلَ مِنْ ذٰلِکَ کُلِّهٖ لَا اُذْکَرُ اِلَّا ذُکِرْتَ مَعِیَ

الحدیث۔

جب میں حسب ارشاد الٰہی سیر سموات سے فارغ ہوا اللہ تعالیٰ سے عرض کی' اے رب میرے! مجھ سے پہلے جتنے انبیاء تھے سب کو تو نے فضائل بخشے' ابراہیم کو خلیل کیا' موسیٰ کو کلیم' داؤد کے لیے پہاڑ مسخر کیے' سلیمان کے لیے ہوا اور شیاطین' عیسیٰ کے لیے مردے جلائے' میرے لیے کیا کیا' ارشاد ہوا کیا میں نے تجھے ان سے افضل بزرگی عطا نہ کی کہ میری یاد نہ ہو جب تک تو میرے ساتھ یاد نہ کیا جائے اور اس کے سوا اور فضائل ذکر فرمائے۔ یہ لفظ حدیث انس رضی اللہ تعالیٰ عنہ کے ہیں اور حدیث ابوہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے یوں ہے۔ رب جلالہ نے فرمایا' مَا اَعْطَیْتُکَ خَیْرٌ مِّنْ ذٰلِکَ اَعْطَیْتُکَ الْکَوْثَرَ وَجَعَلْتُ اِسْمَکَ مَعَ اِسْمِیْ یُنَادیٰ بِہٖ فِیْ جَوْفِ السَّمَاءِ (اِلٰی اَنْ قَالَ) وَخَبَأْتُ شَفَاعَتَکَ وَلَمْ اَخْبَأْھَا النَّبِیِّ غَیْرَکَ یعنی جو میں نے تجھے دیا وہ ان سب سے بہتر ہے۔ میں نے تجھے کوثر عطا فرمایا اور میں نے تیرا نام اپنے نام کے ساتھ کیا کہ جوف آسمان میں اس کی ندا ہوتی ہے اور میں نے تیری شفاعت ذخیرہ کر رکھی ہے اور تیرے سوا کسی نبی کو یہ دولت نہ دی۔

وجی ہشتم۔ خلیل و نجی پر افضلیت

امام اجل حکیم ترمذی و بیہقی و ابن عساکر' ابوہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے راوی ہیں۔ حضور سید المرسلین صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم فرماتے ہیں' اِتَّخَذَ اللّٰہُ اِبْرَاھِیْمَ خَلِیْلًا وَّمُوْسٰی نَجِیًّا وَاتَّخَذَنِیْ حَبِیْبًا ثُمَّ قَالَ وَعِزَّتِیْ وَجَلَالِیْ لَاُوْثِرَنَّ حَبِیْبِیْ عَلٰی خَلِیْلِیْ وَنَجِیِّیْ (اللہ تعالیٰ نے ابراہیم کو خلیل اور موسیٰ کو نجی کیا اور مجھے اپنا حبیب بنایا پھر فرمایا مجھے اپنی عزت و جلال کی قسم! بے شک اپنے پیارے کو اپنے خلیل اور نجی پر تفضیل دوں گا)

وجی نہم

... مسعود رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے راوی ہیں۔ حضور سید المرسلین

صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم فرماتے ہیں: قَالَ لِیْ رَبِّیْ عَزَّوَجَلَّ نَحَلْتُ اِبْرَاهِیْمَ خُلَّتِیْ وَکَلَّمْتُ مُوْسٰی تَکْلِیْمًا وَاَعْطَیْتُکَ یَامُحَمَّدُ کِفَاحًا (مجھ سے میرے رب عزوجل نے فرمایا: میں نے ابراہیم کو اپنی خلت بخشی اور موسیٰ سے کلام کیا اور تجھے اے محمد اپنا مواجہہ (دیدار) عطا فرمایا کہ پاس آکر بے پردہ و حجاب میرا وجہ کریم دیکھا۔

وحی وہم

بیہقی وہب بن منبہ سے راوی ہیں:

اِنَّ اللّٰہَ تَعَالٰی اَوْحٰی فِی الزَّبُوْرِ یَا دَاوٗدُ اِنَّہٗ سَیَاْتِیْ بَعْدَکَ مَنْ اِسْمُہٗ اَحْمَدُ وَ مُحَمَّدٌ صَادِقًا نَبِیًّا لَا اَغْضَبُ عَلَیْہِ اَبَدًا وَلَا یَعْصِیْنِیْ اَبَدًا (الی قولہ) اُمَّتُہٗ اُمَّۃٌ مَرْحُوْمَۃٌ اَعْطَیْتُھُمْ مِنَ النَّوَافِلِ مِثْلَ مَا اَعْطَیْتُ الْاَنْبِیَاءَ وَافْتَرَضْتُ عَلَیْھِمُ الْفَرَائِضَ الَّتِیْ افْتَرَضْتُ عَلَی الْاَنْبِیَاءِ وَالْمُرْسَلِیْنَ حَتّٰی یَاْتُوْنِیْ یَوْمَ الْقِیٰمَۃِ وَنُوْرُھُمْ مِثْلُ نُوْرِ الْاَنْبِیَاءِ (الی ان قال) یَا دَاوٗدُ اِنِّیْ فَضَّلْتُ مُحَمَّدًا وَاُمَّتَہٗ عَلَی الْاُمَمِ کُلِّھِمْ الی اخرہ۔

اللہ تعالیٰ نے زبور مقدس میں وحی بھیجی۔ اے داؤد عنقریب تیرے بعد وہ سچا نبی آئے گا جس کا نام احمد و محمد ہے میں کبھی اس سے ناراض نہ ہوں گا نہ وہ کبھی میری نافرمانی کرے گا۔ اس کی امت امت مرحومہ ہے۔ میں نے انہیں وہ نوافل عطا کیے جو پیغمبروں کو دیے اور ان پر وہ احکام فرض ٹھہرائے جو انبیاء و رسل پر فرض تھے۔ یہاں تک کہ وہ لوگ میرے پاس روز قیامت اس حال پر حاضر ہوں گے کہ ان کا نور مثل نور انبیاء کے ہوگا۔ اے داؤد میں نے محمد کو

سب سے افضل کیا اور اس کی امت کو تمام امتوں پر فضیلت بخشی۔ (صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم)

وحی یازدہم۔ حضور ﷺ نور مجسم ہیں

ابو نعیم و بیہقی حضرت کعب احبار سے راوی ہیں، ان کے سامنے ایک شخص نے خواب بیان کیا گویا لوگ حساب کے لیے جمع کیے گئے اور حضرات انبیاء بلائے گئے۔ ہر نبی کے ساتھ اس کی امت آئی، ہر نبی کے لیے دو نور ہیں اور ان کے ہر پیرو کے لیے ایک نور جس کی روشنی میں چلتا ہے۔ پھر محمد صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم بلائے گئے۔ ان کے سر انور و روئے منور کے ہر بال سے جدا جدا نور کے بلکے بلند ہیں جنہیں دیکھنے والا تمیز کرے اور ان کے ہر پیرو کے لیے انبیاء کی طرح دو دو نور ہیں جس کی روشنی میں راہ چلتا ہے۔ کعب نے خواب سن کر فرمایا، اَللّٰہُمَّ الَّذِیْ لَا اِلٰہَ اِلَّا ھُوَ لَقَدْ رَأَیْتَ ھٰذَا فِیْ مَنَامِکَ۔ تجھے قسم اللہ کی جس کے سوا کوئی سچا معبود نہیں، تو نے یہ واقعہ خواب میں دیکھا کہاں۔ کہا وَالَّذِیْ نَفْسِیْ بِیَدِہٖ اِنَّھَا لَصِفَۃُ مُحَمَّدٍ وَّاُمَّتِہٖ وَصِفَۃُ الْاَنْبِیَاءِ وَاُمَمِھَا فِیْ کِتَابِ اللّٰہِ تَعَالٰی فَکَاَنَّمَا قَرَأْتَہٗ فِی التَّوْرٰۃِ۔ قسم اس کی جس کے ہاتھ میں میری جان ہے بے شک بعینہ کتاب اللہ میں یونہی صفت لکھی ہے محمد صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم اور ان کی امت اور انبیائے سابقین اور ان کی امتوں کی گویا تو نے تورات میں پڑھ کر بیان کیا۔

وحی دوازدہم

امام قسطلانی "مواہب لدنیہ" و "منح محمدیہ" میں رسالہ میلاد امام علامہ ابن ظفر یک سے ناقل مروی ہوا۔ آدم علیہ الصلوۃ والسلام نے عرض کی، الٰہی تو نے میری کنیت ابو محمد کس لیے رکھی۔ حکم ہوا اے آدم اپنا سر اٹھا۔ آدم علیہ الصلوۃ والسلام نے سر اٹھایا۔ پردۂ عرش میں محمد صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کا نور نظر آیا۔ عرض کی الٰہی یہ نور کیسا ہے فرمایا ھٰذَا

نُوْرُ نَبِيٍّ مِنْ ذُرِّيَّتِكَ اِسْمُهٗ فِی السَّمَاءِ اَحْمَدُ وَفِی الْاَرْضِ مُحَمَّدٌ لَوْلَاهُ مَا خَلَقْتُكَ وَلَا خَلَقْتُ سَمَاءً وَّلَا اَرْضًا۔ یہ نور اس نبی کا ہے جو تیری ذریت یعنی اولاد سے ہوگا۔ اس کا نام آسمان میں احمد ہے اور زمین میں محمد اگر وہ نہ ہوتا میں تجھے' نہ آسمان و زمین کو پیدا کرتا۔

وحی سیزدہم: حضور ﷺ کا اسم گرامی ساق عرش پر

وفیہ اعنی فی المواھب مروی ہوا جب آدم علیہ الصلوۃ والسلام جنت سے باہر آئے ساق عرش اور ہر مقام بہشت میں نام پاک محمد صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کا نام الٰہی سے ملا ہوا لکھا دیکھا۔ عرض کی' الٰہی یہ محمد کون ہے۔ فرمایا ھٰذَا وَلَدُكَ الَّذِیْ لَوْلَاهُ مَا خَلَقْتُكَ یہ تیرا بیٹا ہے یہ اگر نہ ہوتا میں تجھے نہ بناتا۔ عرض کی الٰہی اس بیٹے کی حرمت سے اس باپ پر رحم فرما۔ ارشاد ہوا اے آدم اگر تو محمد کے وسیلہ سے تمام اہل آسمان و زمین کی شفاعت کرتا ہم قبول فرماتے۔

وحی چہاردہم: زمین و زماں تمہارے لیے

امام ابن سبع و علامہ عزفی سیدنا مولیٰ علی کرم اللہ تعالیٰ وجہہ سے ناقل ہیں۔ اِنَّ اللّٰهَ تَعَالٰی قَالَ لِنَبِیِّهٖ مِنْ اَجْلِكَ اَسْطَحُ الْبَطْحَاءَ وَاُمَوِّجُ الْمَوْجَ وَاَرْفَعُ السَّمَاءَ وَاَجْعَلُ الثَّوَابَ وَالْعِقَابَ یعنی اللہ تعالیٰ نے اپنے نبی صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم سے فرمایا' میں تیرے لیے بچھاتا ہوں زمین اور موجزن کرتا ہوں دریا اور بلند کرتا ہوں آسمان اور مقرر کرتا ہوں جزا و سزا ذکرہ الزرقانی فی الشرح ان سب روایات کا حاصل وہی ہے کہ تمام کائنات نے خلعت وجود حضور سید الکائنات صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کے صدقہ میں پایا۔ الحق

وہ جو نہ تھے تو کچھ نہ تھا' وہ جو نہ ہوں تو کچھ نہ ہو
جان ہیں وہ جہاں کی جان ہے تو جہان ہے

وجہ پانزدہم

فی فتاوی الامام سراج الدین البلقینی اللہ تعالیٰ نے حضور سید عالم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم سے فرمایا قَدْ مَنَنْتُ عَلَيْكَ بِسَبْعَةِ اَشْيَاءَ اَوَّلُهَا اَنِّيْ لَمْ اَخْلُقْ فِي السَّمٰوٰتِ وَالْاَرْضِ اَكْرَمَ عَلَيَّ مِنْكَ۔ میں نے تجھ پر سات احسان کیے ان میں پہلا یہ ہے کہ آسمان و زمین میں کوئی تجھ سے زیادہ عزت والا نہ بنایا۔

وجہ شانزدہم۔ جنت میں حضور ﷺ کا پہلا قدم

امام اجل فقیہ محدث عارف باللہ استاذ ابوالقاسم قشیری اور مفسر ثعلبی پھر علامہ احمد قسطلانی رحمۃ اللہ علیہم اجمعین فرماتے ہیں "حق عز جلالہ نے اپنے حبیب کریم علیہ الصلوۃ والسلام سے فرمایا اَلْجَنَّةُ حَرَامٌ عَلَى الْاَنْبِيَاءِ حَتّٰى تَدْخُلَهَا وَعَلَى الْاُمَمِ حَتّٰى تَدْخُلَهَا اُمَّتُكَ۔ جنت انبیاء پر حرام ہو جب تک تم نہ داخل ہو اور دوسری امتوں پر حرام ہے جب تک تمہاری امت نہ جائے۔

وجہ ہفدہم

علامہ ابن ظفر کتاب "خیر البشر بخیر البشر" پھر قسطلانی و شامی و حلبی و دلجی وغیرہم علما اپنی تصانیف جلیلہ میں ناقل رب العزۃ تبارک و تعالیٰ کتاب شعیا علیہ الصلوۃ والسلام میں فرماتا ہے۔

عَبْدِيَ الَّذِيْ سُرَّتْ بِهٖ نَفْسِيْ اَنْزَلَ عَلَيْهِ وَحْيِيْ فَيُظْهِرُ فِي الْاُمَمِ عَدْلِيْ وَيُوْصِيْهِمُ الْوَصَايَا وَلَا يَضْحَكُ وَلَا يُسْمَعُ صَوْتُهٗ فِي الْاَسْوَاقِ يَفْتَحُ الْعُيُوْنَ الْعُوْرَ وَالْاٰذَانَ الصُّمَّ وَيُحْيِي الْقُلُوْبَ الْغُلْفَ وَمَا

اَعْطِیْہِ لَا اَعْطِیْ اَحَدًا مُشَفَّحٌ یَحْمُدُ اللّٰہُ حَمْدًا اَحَدِیُدًا۔

(میرا بندہ جس سے میں خوش ہوں' میں اس پر اپنی وحی اتاروں گا۔ وہ تمام امتوں میں میرا عدل ظاہر کرے گا اور انہیں نیک باتوں پر تاکیدیں فرمائے گا۔ بے جا نہ ہنسے گا اور بازاروں میں اس کی آواز نہ سنی جائے گی۔ اندھی آنکھیں اور بہرے کان کھول دے گا اور غافل دلوں کو زندہ کرے گا۔ میں جو اسے عطا کروں گا وہ کسی کو نہ دوں گا مشفح اللہ کی بہت حمد کرے گا)

مشفح ہمارے حضور اقدس صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کا نام اور محمد سے ہم وزن و ہم معنی ہے یعنی بکثرت و بار بار سراہا گیا۔

وحی چہاردہم: توریت میں حضور ﷺ کا ذکر پاک

علامہ فاسی رحمہ اللہ تعالیٰ نے "مطالع المسرات شرح دلائل الخیرات" میں چند آیات تورات نقل فرمائیں جن میں حق سبحانہ و تعالیٰ ارشاد فرماتا ہے۔

یَا مُوْسٰی اَتَحْمَدُنِیْ اِذْ مَنَنْتُ عَلَیْکَ مَعَ کَلَامِیْ اِیَّاکَ بِالْاِیْمَانِ بِاَحْمَدَ وَلَوْلَمْ تَقْبَلِ الْاِیْمَانَ بِاَحْمَدَ مَا جَاوَرْتَنِیْ فِیْ دَارِیْ وَلَا تَنَعَّمْتَ فِیْ جَنَّتِیْ یَامُوْسٰی مَنْ لَّمْ یُؤْمِنْ بِاَحْمَدَ مِنْ جَمِیْعِ الْمُرْسَلِیْنَ وَلَمْ یُصَدِّقْہُ وَلَمْ یَشْتَقْ اِلَیْہِ کَانَتْ حَسَنَاتُہٗ مَرْدُوْدَۃً عَلَیْہِ وَمَنَعْتُہٗ حِفْظَ الْحِکْمَۃِ وَلَا اَدْخَلُ فِیْ قَلْبِہٖ نُوْرَ الْھُدٰی وَاَمْحُوْ اِسْمَہٗ مِنَ النُّبُوَّۃِ یَامُوْسٰی مَنْ اٰمَنَ بِاَحْمَدَ وَصَدَّقَہٗ اُولٰئِکَ ھُمُ الْفَائِزُوْنَ وَمَنْ کَفَرَ بِاَحْمَدَ وَکَذَّبَہٗ مِنْ جَمِیْعِ خَلْقِیْ اُولٰئِکَ ھُمُ الْخَاسِرُوْنَ اُولٰئِکَ ھُمُ النَّادِمُوْنَ اُولٰئِکَ ھُمُ الْغَافِلُوْنَ۔

اے موسیٰ میری حمد بجالا جبکہ میں نے تجھ پر احسان کیا کہ اپنی ہمکلامی کے ساتھ تجھے احمد پر ایمان عطا فرمایا اور اگر تو احمد پر ایمان لاتا نہ مانتا' میرے گھر میں مجھ سے قرب نہ پاتا' نہ میری جنت میں چین کرتا۔ اے موسیٰ تمام مرسلین سے جو کوئی احمد پر ایمان نہ لائے اور اس کی تصدیق نہ کرے اور اس کا مشتاق نہ ہو اس کی نیکیاں مردود ہوں گی اور اسے حکمت کے حفظ سے روک دوں گا اور اس کے دل میں ہدایت کا نور نہ ڈالوں گا اور اس کا نام دفتر انبیاء سے مٹا دوں گا۔ اے موسیٰ جو احمد پر ایمان لائے اور اس کی تصدیق کی وہی ہیں مراد کو پہنچے اور میری تمام مخلوق میں جس نے احمد سے انکار اور اس کی تکذیب کی وہی ہیں زیاں کار وہی ہیں پشیمان وہی ہیں ہے خبرا

الحمد للہ یہ آیتیں خوب ظاہر فرماتی ہیں اس عہد و پیمان کو جو آیہ کریمہ لَتُؤْمِنُنَّ بِهٖ وَلَتَنْصُرُنَّهٗ میں مذکور ہوا۔

تذییل بعض روایات میں ہے حق جلالہ اپنے حبیب کریم علیہ افضل الصلوۃ والتسلیم سے ارشاد فرماتا ہے یَا مُحَمَّدُ اَنْتَ نُوْرُ نُوْرِیْ وَسِرُّ سِرِّیْ وَكُنُوْزُ هِدَايَتِیْ وَخَزَائِنُ مَعْرِفَتِیْ جَعَلْتُ فِدَاكَ مُلْكِیْ مِنَ الْعَرْشِ اِلٰى مَا تَحْتَ الْاَرَضِیْنَ كُلُّهُمْ يَطْلُبُوْنَ رِضَایَ وَاَنَا اَطْلُبُ رِضَاكَ يَا مُحَمَّدُ۔

اے محمد تو میرے نور کا نور ہے اور میرے راز کا راز اور میری ہدایت کی کان اور میری معرفت کے خزانے' میں نے اپنا ملک عرش سے لے کر تحت الثریٰ تک سب تجھ پر قربان کر دیا۔ عالم میں جو کوئی ہے سب میری رضا چاہتے ہیں اور میں تیری رضا چاہتا ہوں اے محمد اَللّٰهُمَّ رَبَّ مُحَمَّدٍ صَلِّ عَلٰى مُحَمَّدٍ وَّاٰلِ مُحَمَّدٍ اَسْئَلُكَ بِرِضَاكَ عَنْ مُحَمَّدٍ وَّرِضَا مُحَمَّدٍ عَنْكَ اَنْ تَرْضٰى عَنَّا مُحَمَّدٌ اَوْ تَرْضٰى عَنَّا بِمُحَمَّدٍ اٰمِيْنَ اَللّٰهُمَّ مُحَمَّدٍ وَصَلِّ عَلٰى مُحَمَّدٍ وَّاٰلِ مُحَمَّدٍ وَّبَارِكْ وَسَلِّمْ۔

تابش دوم

ارشادات حضور سید المرسلین صلے اللہ تعالیٰ علیہ وعلیہم اجمعین

یہ تابش تین جلووں سے مشتمل ہے

جلوۂ اول نصوص جلیہ مسئلہ علیہ

ارشاد اول

احمد، بخاری، مسلم، ترمذی، ابوہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے راوی ہیں، حضور سید المرسلین صلے اللہ تعالیٰ علیہ وسلم فرماتے ہیں: اَنَا سَيِّدُ النَّاسِ يَوْمَ الْقِيٰمَةِ وَهَلْ تَدْرُوْنَ مِمَّا ذٰلِكَ يَجْمَعُ اللّٰهُ الْاَوَّلِيْنَ وَالْاٰخِرِيْنَ فِيْ صَعِيْدٍ وَّاحِدٍ الحدیث بطولہ۔ (میں روز قیامت سب لوگوں کا سردار ہوں۔ کچھ جانتے ہو یہ کس وجہ سے ہے۔ اللہ تعالیٰ سب اگلے پچھلوں کو ایک ہموار میدان وسیع میں جمع کرے گا) پھر یہ حدیث طویل شفاعت ارشاد ہوئی۔ صحیح مسلم کی ایک روایت میں ہے حضور کے لیے ثرید و گوشت حاضر آیا۔ حضور نے دست گوسفند کو ایک بار دندان اقدس سے مشرف کیا اور فرمایا اَنَا سَيِّدُ النَّاسِ يَوْمَ الْقِيٰمَةِ (میں قیامت کے دن سردار مردم ہوں) پھر دوبارہ اس گوشت سے قدرے تناول کیا اور فرمایا اَنَا سَيِّدُ النَّاسِ يَوْمَ الْقِيٰمَةِ (میں قیامت کے دن سردار جہانیاں ہوں) جب حضور نے دیکھا کہ مکرر فرمانے پر بھی صحابہ وجہ نہیں پوچھتے، فرمایا اَلَا تَقُوْلُوْنَ كَيْفَهْ "پوچھتے نہیں کہ یہ کیونکر ہے"۔ (صحابہ کو اجمالاً حضور کی سیادت مطلقہ معلوم تھی۔ مع ہذا جو کچھ فرمائیں ہمیں ایمان ہے چون و چرا کی کیا مجال، لہٰذا وجہ نہ پوچھی مگر نہ جانا کہ حضور اقدس صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم اس وقت تفصیلاً اپنی سیادت کبریٰ کا بیان فرمانا چاہتے ہیں اور منتظر ہیں کہ بعد سوال ارشاد ہو تاکہ

اوقع فی النفس ہو۔ آخر جب صحابہ مقصود والا کو نہ سمجھے حضور نے خود متنبہ فرما کر سوال لیا اور جواب ارشاد کیا۔ صلے اللہ تعالیٰ علیہ وسلم) صحابہ نے عرض کی کَیْفَ ھُوَ یَا رَسُوْلَ اللّٰہِ (ہاں اے اللہ کے رسول یہ کیونکر ہے) فرمایا یَقُوْمُ النَّاسُ لِرَبِّ الْعٰلَمِیْنَ (لوگ رب العالمین کے حضور کھڑے ہوں گے) پھر حدیث شفاعت ذکر فرمائی۔

ارشاد دوم

مسلم' ابوداؤد انہیں سے راوی ہے حضور سید المرسلین صلے اللہ تعالیٰ علیہ وسلم فرماتے ہیں اَنَا سَیِّدُ وُلْدِ آدَمَ یَوْمَ الْقِیٰمَۃِ وَاَوَّلُ مَنْ یَنْشَقُّ عَنْہُ الْقَبْرُ وَاَوَّلُ شَافِعٍ وَاَوَّلُ مُشَفَّعٍ (میں روز قیامت تمام آدمیوں کا سردار ہوں اور سب سے پہلے قبر سے باہر تشریف لانے والا اور پہلا شفیع اور پہلا وہ جس کی شفاعت قبول ہو)

ارشاد سوم ۔۔ سید اولاد آدم

احمد' ترمذی' ابن ماجہ' ابوسعید خدری رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے راوی ہیں' حضور سید المرسلین صلے اللہ تعالیٰ علیہ وسلم فرماتے ہیں اَنَا سَیِّدُ وُلْدِ آدَمَ یَوْمَ الْقِیٰمَۃِ وَلَا فَخْرَ بِیَدِیْ لِوَاءُ الْحَمْدِ وَلَا فَخْرَ وَمَا مِنْ نَّبِیٍّ یَوْمَئِذٍ آدَمُ فَمَنْ سِوَاہُ اِلَّا تَحْتَ لِوَائِیْ الحدیث (میں روز قیامت تمام آدمیوں کا سردار ہوں اور یہ کچھ فخر سے نہیں فرماتا اور میرے ہاتھ میں لوائے حمد ہوگا اور یہ براہ فخر نہیں کہتا۔ اس دن آدم اور ان کے سوا جتنے ہیں سب میری زیر لوا ہوں گے)

ارشاد چہارم

دارمی' بیہقی' ابونعیم' انس رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے راوی ہیں' حضور سید المرسلین صلے اللہ تعالیٰ علیہ وسلم فرماتے ہیں اَنَا سَیِّدُ النَّاسِ یَوْمَ الْقِیٰمَۃِ وَلَا فَخْرَ وَاَنَا

اَوَّلُ مَنْ یَدْخُلُ الْجَنَّۃَ وَلَا فَخْرَ (میں قیامت میں سردار مرداں ہوں اور کچھ تفاخر نہیں اور میں سب سے پہلے جنت میں داخل ہوں گا اور کچھ افتخار نہیں)

ارشاد پنجم

حاکم و بیہقی کتاب الرؤیۃ میں عبادہ بن صامت انصاری رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے راوی ہیں حضور سید المرسلین صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم فرماتے ہیں اَنَا سَیِّدُ النَّاسِ یَوْمَ الْقِیٰمَۃِ وَلَا فَخْرَ مَا مِنْ اَحَدٍ اِلَّا وَھُوَ تَحْتَ لِوَائِیْ یَوْمَ الْقِیٰمَۃِ یَنْتَظِرُ الْفَرَجَ وَاِنَّ مَعِیَ لِوَاءَ الْحَمْدِ اَنَا اَمْشِیْ وَیَمْشِی النَّاسُ مَعِیَ حَتّٰی اٰتِیَ بَابَ الْجَنَّۃِ فَاَسْتَفْتِحُ فَیُقَالُ مَنْ ھٰذَا فَاَقُوْلُ مُحَمَّدٌ فَیُقَالُ مَرْحَبًا بِمُحَمَّدٍ فَاِذَا رَاَیْتُ رَبِّیْ خَرَرْتُ لَہٗ سَاجِدًا اَنْظُرُ اِلَیْہِ (میں روز قیامت سب لوگوں کا سردار ہوں اور کچھ افتخار نہیں۔ ہر شخص قیامت میں میرے نشان (جھنڈے) کے نیچے کشائش کا منتظر ہوگا اور میرے ہی ساتھ لواء الحمد ہوگا۔ میں جاؤں گا اور لوگ میرے ساتھ چلیں گے۔ یہاں تک کہ در جنت پر تشریف لے جا کر کھلواؤں گا۔ پوچھا جائے گا کون ہے؟ میں کہوں گا محمد۔ کہا جائے گا مرحبا محمد کو صلے اللہ تعالیٰ علیہ وسلم۔ پھر جب میں اپنے رب کو دیکھوں گا اس کے حضور سجدے میں گر پڑوں گا اس کے وجہ کریم کی طرف نظر کرتا)

ارشاد ششم۔۔ حضور عرش کے خزانوں کے بلا شرکت غیرے مالک ہیں

ابو نعیم، عبداللہ بن عباس رضی اللہ تعالیٰ عنہما سے راوی ہے حضور سید المرسلین صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم فرماتے ہیں اُرْسِلْتُ اِلَی الْجِنِّ وَالْاِنْسِ وَاِلٰی کُلِّ اَحْمَرَ وَاَسْوَدَ وَاُحِلَّتْ لِیَ الْغَنَائِمُ دُوْنَ الْاَنْبِیَاءِ وَجُعِلَتْ لِیَ الْاَرْضُ کُلُّھَا طَھُوْرًا وَّمَسْجِدًا وَّنُصِرْتُ بِالرُّعْبِ اَمَامِیْ شَھْرًا وَّاُعْطِیْتُ خَوَاتِیْمَ سُوْرَۃِ الْبَقَرَۃِ وَکَانَتْ مِنْ کُنُوْزِ الْعَرْشِ

وَخُصِصْتُ بِهَا دُوْنَ الْاَنْبِيَاءِ وَاُعْطِيْتُ الْمَثَانِيَ مَكَانَ التَّوْرَاةِ وَالْمِئِيْنَ مَكَانَ الْاِنْجِيْلِ وَالْحَوَامِيْمَ مَكَانَ الزَّبُوْرِ وَفُضِّلْتُ بِالْمُفَصَّلِ وَاَنَا سَيِّدُ وُلْدِ آدَمَ فِي الدُّنْيَا وَالْاٰخِرَةِ وَلَا فَخْرَ وَاَنَا اَوَّلُ مَنْ تَنْشَقُّ الْاَرْضُ عَنِّيْ وَعَنْ اُمَّتِيْ وَلَا فَخْرَ وَبِيَدِيْ لِوَاءُ الْحَمْدِ يَوْمَ الْقِيٰمَةِ وَجَمِيْعُ الْاَنْبِيَاءِ تَحْتَهٗ وَلَا فَخْرَ وَاِلَيَّ مَفَاتِيْحُ الْجَنَّةِ يَوْمَ الْقِيٰمَةِ وَلَا فَخْرَ وَبِيْ تُفْتَحُ الشَّفَاعَةُ وَلَا فَخْرَ وَاَنَا سَابِقُ الْخَلْقِ اِلَى الْجَنَّةِ وَلَا فَخْرَ وَاَنَا اَمَامُهُمْ وَاُمَّتِيْ بِالْاَثَرِ۔ (میں جن وانس اور ہر سرخ وسیاہ کی طرف رسول بھیجا گیا اور سب انبیاء سے الگ میرے ہی لیے تمام غنیمتیں حلال کی گئیں اور میرے لیے ساری زمین پاک کرنے والی اور مسجد ٹھہری اور میرے آگے ایک مہینہ راہ تک رعب سے میری مدد کی گئی اور مجھے "سورۂ بقر" کی پچھلی آیتیں کہ خزانۂ زیرِ عرش سے تھیں [illegible] میرے اصحاب تمام انبیاء سے جدا اور مجھے "توریت" کے بدلے قرآن کی وہ سورتیں ملیں جن میں سو سے کم آیتیں ہیں اور "انجیل" کی جگہ سو سو آیت والیاں اور "زبور" کے عوض حٰم کی سورتیں اور مجھے مفصل سے تفضیل دی گئی کہ "سورۂ حجرات" سے آخر قرآن تک ہے اور میں دنیا و آخرت میں تمام بنی آدم کا سردار ہوں اور کچھ فخر نہیں اور سب سے پہلے میں اور میری امت قبور سے نکلے گی اور کچھ فخر نہیں اور قیامت کے دن میرے ہی ہاتھ میں "لواء الحمد" ہوگا اور تمام انبیاء اس کے نیچے اور کچھ فخر نہیں اور مجھ سے شفاعت کی پہل ہوگی اور کچھ فخر نہیں اور میں تمام خلق سے پہلے جنت میں تشریف لے جاؤں گا اور کچھ فخر نہیں۔ میں ان سب کے آگے ہوں گا اور میری امت میرے پیچھے) اَللّٰهُمَّ اجْعَلْنِيْ مِنْهُمْ وَفِيْهِمْ وَمَعَهُمْ بِجَاهِهٖ عِنْدَكَ اٰمِيْن فقیر کہتا ہے مسلمان پر لازم ہے کہ اس نفیس حدیث کو حفظ کرے تاکہ اپنے آقا کے فضائل و خصائص پر مطلع رہے۔ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم۔

ارشاد ہفتم

احمد، بزار، ابو یعلٰے اور ابن حبان اپنی صحیح میں حضرت جناب افضل الاولیاء الاولین والاخرین سیدنا صدیق اکبر رضی اللہ تعالٰی عنہ سے حدیث شفاعت میں راوی ہیں، لوگ آدم ونوح و خلیل وکلیم علیہم الصلٰوۃ والتسلیم کے پاس ہوتے ہوئے حضرت مسیح کے پاس حاضر ہوں گے۔ حضرت مسیح علیہ الصلٰوۃ والسلام فرمائیں گے لَیْسَ ذَاکُمْ عِنْدِیْ وَلٰکِنِ انْطَلِقُوْا اِلٰی سَیِّدِ وُلْدِ آدَمَ (تمہارا یہ کام مجھ سے نہ نکلے گا مگر تم اس کے پاس حاضر ہو جاؤ جو تمام بنی آدم کا سردار ہے) لوگ خدمت اقدس میں حاضر ہوں گے۔ حضور والا جبریل امین علیہ الصلٰوۃ والتسلیم کو اپنے رب کے پاس اذن لینے بھیجیں گے۔ رب تبارک و تعالٰی اذن دے گا حضور حاضر ہو کر ایک ہفتہ ساجد رہیں گے۔ رب عز مجدہ' فرمائے گا سر اٹھاؤ اور عرض کرو کہ مسموع ہوگی اور شفاعت کرو کہ قبول ہوگی۔ حضور اقدس سر اٹھائیں گے تو رب عظیم کا وجہ کریم دیکھیں گے۔ فوراً پھر سجدے میں گریں گے۔ ایک ہفتہ اور ساجد رہیں گے۔ رب عز جلالہ پھر وہی کلمات لطف فرمائے گا حضور سر مبارک اٹھائیں گے پھر سہ بارہ قصد سجدہ فرمائیں گے۔ جبریل امین حضور کے بازو تھام کر روک لیں گے۔ اس وقت حضور اپنے رب کریم سبحانہ سے عرض کریں گے اَیْ رَبِّ جَعَلْتَنِیْ سَیِّدَ وُلْدِ آدَمَ وَلَا فَخْرَ اے رب میرے تو نے مجھے سردار بنی آدم کیا اور کچھ فخر نہیں) الی اخر الحدیث۔

ارشاد ہشتم

حاکم و بیہقی (صححہ الحاکم قالہ ابن حجر المکی فی افضل القری واقرہ علیہ وفی الحدیث قِصَّۃٌ قُلْتُ وَاَمَّا اَنَا فَاِنَّمَا اَوْرَدْتُہٗ فِی الْمُتَابِعَاتِ) فضائل الصحابہ میں ام المومنین صدیقہ رضی اللہ تعالٰی عنہا سے راوی ہیں حضور سید المرسلین صلی اللہ تعالٰی علیہ وسلم فرماتے ہیں اَنَا سَیِّدُ الْعٰلَمِیْنَ (میں تمام عالم کا سردار ہوں)

ارشاد نہم -- میں اللہ کا حبیب ہوں

دارمی، ترمذی، ابونعیم بہ سند حسن (تحسینہ ھو الذی حققہ السراج البلقینی فی فتاوہ کما اثر عنہ فی افضل القری وان خالف فیہ ابوعیسے رحمہ اللہ تعالی) عبداللہ بن عباس رضی اللہ تعالی عنہما سے راوی ہیں در اقدس پر کچھ صحابہ بیٹھے حضور کے انتظار میں باتیں کر رہے تھے۔ حضور تشریف فرما ہوئے۔ انہیں اس ذکر میں پایا کہ ایک کہتا ہے اللہ تعالی نے ابراہیم کو خلیل بنایا۔ دوسرا بولا حضرت موسیٰ سے بلاواسطہ کلام فرمایا۔ تیسرے نے کہا اور عیسیٰ کلمۃ اللہ و روح اللہ ہیں۔ چوتھے نے کہا آدم علیہ السلام صفی اللہ ہیں۔ جب وہ سب کہہ چکے حضور پر نور صلوات اللہ و سلامہ علی قریب آئے اور ارشاد فرمایا میں نے تمہارا کلام اور تمہارا تعجب کرنا سنا کہ ابراہیم خلیل اللہ ہیں اور وہ واقعی ایسے ہی ہیں اور موسیٰ نجی اللہ ہیں اور وہ بیشک ایسے ہی ہیں اور عیسیٰ روح اللہ ہیں اور وہ واقعی ایسے ہی ہیں اور آدم صفی اللہ ہیں اور حقیقت میں وہ ایسے ہی ہیں۔ اَلَا وَاَنَا حَبِیْبُ اللّٰہِ وَلَا فَخْرَ وَاَنَا حَامِلُ لِوَاءِ الْحَمْدِ یَوْمَ الْقِیٰمَۃِ تَحْتَہٗ اٰدَمُ فَمَنْ دُوْنَہٗ وَلَا فَخْرَ وَاَنَا اَوَّلُ شَافِعٍ وَاَوَّلُ مُشَفَّعٍ یَوْمَ الْقِیٰمَۃِ وَلَا فَخْرَ وَاَنَا اَوَّلُ مَنْ یُّحَرِّکُ حَلَقَ الْجَنَّۃِ فَیَفْتَحُ اللّٰہُ فَیُدْخِلُنِیْہَا وَمَعِیَ فُقَرَاءُ الْمُؤْمِنِیْنَ وَلَا فَخْرَ وَاَنَا اَکْرَمُ الْاَوَّلِیْنَ وَالْاٰخِرِیْنَ عَلَی اللّٰہِ وَلَا فَخْرَ۔ (سن لو اور میں اللہ کا پیارا حبیب ہوں اور کچھ فخر مقصود نہیں اور میں روز قیامت "لواء الحمد" اٹھاؤں گا جس کے نیچے آدم اور ان کے سوا سب ہوں گے اور کچھ تفاخر نہیں اور میں پہلا شافع اور پہلا مقبول الشفاعت ہوں اور کچھ افتخار نہیں اور سب سے پہلے میں دروازہ جنت کی زنجیر ہلاؤں گا اللہ تعالی میرے لیے دروازہ کھول کر مجھے اندر لے گا اور میرے ساتھ فقرائے مومنین ہوں گے اور یہ ناز کی راہ سے نہیں کہتا اور میں سب اگلوں پچھلوں سے اللہ کے حضور زیادہ عزت والا ہوں اور یہ بڑائی کے طور پر نہیں فرماتا)

ارشاد و ہم -- میں اول الناس ہوں

دارمی اور ترمذی (ھو عند الترمذی مختصرا) بافادۂ تحسین اور ابو یعلی و بیہقی و ابو نعیم انس رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے راوی ہیں حضور سید المرسلین صلے اللہ تعالیٰ علیہ وسلم فرماتے ہیں اَنَا اَوَّلُ النَّاسِ خُرُوْجًا اِذَا بُعِثُوْا وَاَنَا قَائِدُھُمْ اِذَا وَفَدُوْا وَاَنَا خَطِیْبُھُمْ اِذَا اَنْصَتُوْا وَاَنَا مُسْتَشْفِعُھُمْ اِذَا حُبِسُوْا وَاَنَا مُبَشِّرُھُمْ اِذَا یَئِسُوْا اَلْکَرَامَۃُ وَالْمَفَاتِیْحُ یَوْمَئِذٍ بِیَدِیْ وَلِوَاءُ الْحَمْدِ یَوْمَئِذٍ بِیَدِیْ اَنَا اَکْرَمُ وُلْدِ آدَمَ عَلٰی رَبِّیْ یَطُوْفُ عَلَیَّ اَلْفُ خَادِمٍ کَاَنَّھُمْ بَیْضٌ مَکْنُوْنٌ وَلُؤْلُؤٌ مَنْثُوْرٌ۔

میں سب سے پہلے باہر تشریف لاؤں گا جب لوگ قبروں سے اٹھیں گے اور میں سب کا پیشوا ہوں گا جب وہ حضور الٰہی چلیں گے اور میں ان کا خطیب ہوں گا جب وہ دم بخود رہ جائیں گے اور میں ان کا شفیع ہوں گا جب عرصۂ محشر میں روکے جائیں گے اور میں انہیں بشارت دوں گا جب وہ ناامید ہو جائیں گے عزت اور خزائن رحمت کی کنجیاں اس دن میرے ہاتھ ہوں گی اور لواء الحمد اس دن میرے ہاتھ میں ہوگا میں تمام آدمیوں سے زیادہ اپنے رب کے نزدیک اعزاز رکھتا ہوں۔ میرے گرد و پیش ہزار خادم دوڑتے ہوں گے گویا وہ انڈے ہیں حفاظت سے رکھے یا موتی ہیں بکھرے ہوئے۔ (اقول ظاہر حدیث یہ ہے کہ یہ خدام حضور کے گرد و پیش عرصات محشر میں ہوں گے اور وہاں دوسرے کے لیے خدام ہونا معلوم نہیں۔

فَلَا حَاجَۃَ اِلٰی مَا قَالَ الزُّرْقَانِیُّ اِنَّ ھٰذِہِ الْاَلْفَ مِنْ جُمْلَۃٍ مَّا اعدا- فقد روی ابن ابی الدنیا عَنْ اَنَسٍ رَفَعَہٗ اَنَّ اَسْفَلَ اَھْلَ الْجَنَّۃِ اَجْمَعِیْنَ دَرَجَۃً مَنْ یَقُوْمُ لَہٗ عَشَرَۃُ اٰلَافِ خَادِمٍ وَعِنْدَہٗ ایضا عن ابی ھریرہ ایضا قَالَ اِنَّ اَدْنٰی اَھْلِ الْجَنَّۃِ مَنْزِلَۃً وَلَیْسَ

فِیْھِمْ دَنٰی مَنْ یَّغْدُوْ وَیَرُوْحُ عَلَیْہِ خَمْسَۃَ عَشَرَ اَلْفَ خَادِمًا لَیْسَ مِنْھُمْ خَادِمًا اِلَّا مَعَہٗ طُرْفَۃٌ لَیْسَتْ مَعَ صَاحِبِہٖ اھ فَاِنَّ ھٰذَا فِی الْجَنَّۃِ وَالَّذِیْ لَہٗ صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَسَلَّمَ فِیْھَا لَا یَعْلَمُ الْاٰمِرُ بِہٖ تَبَارَکَ وَتَعَالٰی واللہ تعالٰی اعلم)

ارشاد دوازدہم۔۔ حضور قائد المرسلین ہیں

بخاری تاریخ میں اور دارمی بہ سند ثقات اور طبرانی اوسط میں اور بیہقی وابونعیم جابر بن عبداللہ رضی اللہ تعالٰی عنہما سے راوی ہیں حضور سید المرسلین صلے اللہ تعالٰی علیہ وسلم فرماتے ہیں اَنَا قَائِدُ الْمُرْسَلِیْنَ وَلَا فَخْرَ وَاَنَا خَاتَمُ النَّبِیِّیْنَ وَلَا فَخْرَ (میں پیشوائے مرسلین ہوں اور کچھ تفاخر نہیں اور میں خاتم النبیین ہوں اور کچھ افتخار نہیں)

ارشاد دوازدہم۔۔ حضور تمام مخلوقات سے افضل ہیں

ترمذی بافادہ تحسین حضرت عباس بن عبدالمطلب رضی اللہ تعالٰی عنہما سے راوی ہے حضور سید المرسلین صلی اللہ تعالٰی علیہ وسلم فرماتے ہیں اِنَّ اللّٰہَ تَعَالٰی خَلَقَ الْخَلْقَ فَجَعَلَنِیْ فِیْ خَیْرِھِمْ ثُمَّ جَعَلَھُمْ فِرْقَتَیْنِ فَجَعَلَنِیْ فِیْ خَیْرِھِمْ فِرْقَۃً ثُمَّ جَعَلَھُمْ قَبَائِلَ فَجَعَلَنِیْ فِیْ خَیْرِھِمْ قَبِیْلَۃً ثُمَّ جَعَلَھُمْ بُیُوْتًا فَجَعَلَنِیْ فِیْ خَیْرِھِمْ بُیُوْتًا فَاَنَا خَیْرُھُمْ نَفْسًا وَخَیْرُھُمْ بَیْتًا (اللہ تعالٰی نے مخلوق پیدا کی تو مجھے بہترین مخلوقات میں رکھا۔ پھر ان کے دو گروہ کیے تو مجھے بہتر گروہ میں رکھا۔ پھر ان کے قبیلے بنائے تو مجھے بہتر قبیلے میں رکھا۔ پھر ان کے خاندان کیے تو مجھے بہتر خاندان میں رکھا۔ پس میں تمام مخلوق الٰہی سے خود بھی بہتر اور میرا خاندان بھی سب خاندانوں سے افضل۔

ارشاد سیزدہم -- حضور اکرم ﷺ اکرم الخلق ہیں

طبرانی "معجم" اور بیہقی "دلائل" اور امام علامہ قاضی عیاض بہ سند خود "شفا شریف" میں حضرت عبداللہ بن عباس رضی اللہ تعالیٰ عنہما سے راوی ہیں، حضور سید المرسلین صلے اللہ تعالیٰ علیہ وسلم فرماتے ہیں اِنَّ اللّٰہَ تَعَالٰی قَسَمَ الْخَلْقَ قِسْمَیْنِ فَجَعَلَنِیْ مِنْ خَیْرِہِمْ قِسْمًا فَذٰلِکَ قَوْلُہٗ تَعَالٰی اَصْحٰبُ الْیَمِیْنِ وَاَصْحٰبُ الشِّمَالِ فَاَنَا مِنْ اَصْحَابِ الْیَمِیْنِ وَاَنَا خَیْرُ اَصْحٰبِ الْیَمِیْنِ ثُمَّ جَعَلَ الْقِسْمَیْنِ ثَلٰثًا فَجَعَلَنِیْ فِیْ خَیْرِہَا ثُلُثًا وَذٰلِکَ قَوْلُہٗ تَعَالٰی اَصْحٰبُ الْمَیْمَنَۃِ وَاَصْحٰبُ الْمَشْئَمَۃِ وَالسّٰبِقُوْنَ فَاَنَا مِنَ السّٰبِقِیْنَ وَاَنَا خَیْرُ السّٰبِقِیْنَ ثُمَّ جَعَلَ الْاَثْلَاثَ قَبَائِلَ فَجَعَلَنِیْ مِنْ خَیْرِہَا قَبِیْلَۃً وَذٰلِکَ قَوْلُہٗ تَعَالٰی وَجَعَلْنٰکُمْ شُعُوْبًا وَّقَبَآئِلَ فَاَنَا اَتْقٰی وُلْدِ اٰدَمَ وَاَکْرَمُہُمْ عَلَی اللّٰہِ وَلَا فَخْرَ ثُمَّ جَعَلَ الْقَبَائِلَ بُیُوْتًا فَجَعَلَنِیْ مِنْ خَیْرِہَا بَیْتًا وَذٰلِکَ قَوْلُہٗ تَعَالٰی اِنَّمَا یُرِیْدُ اللّٰہُ لِیُذْہِبَ عَنْکُمُ الرِّجْسَ اَہْلَ الْبَیْتِ وَیُطَہِّرَکُمْ تَطْہِیْرًا (اللہ تعالیٰ نے خلق کی دو قسمیں کیں تو مجھے بہتر قسم میں رکھا اور یہ وہ بات ہے جو خدا نے فرمائی دہنے ہاتھ والے اور بائیں ہاتھ والے، تو میں دہنے ہاتھ والوں سے ہوں اور میں سب دہنے ہاتھ والوں سے بہتر ہوں۔ پھر ان دو قسموں کے تین حصے کیے تو مجھے بہتر حصے میں رکھا اور یہ خدا کا وہ ارشاد ہے کہ دہنے ہاتھ والے اور بائیں ہاتھ والے اور سابقین، تو میں سابقین میں ہوں اور میں سب سابقین سے بہتر ہوں۔ پھر ان حصوں کے قبیلے بنائے تو مجھے بہتر قبیلے میں رکھا اور یہ خدا کا وہ فرمان ہے کہ ہم نے کیا تمہیں شاخیں اور قبیلے (یعنی الی قولہ تعالیٰ اِنَّ اَکْرَمَکُمْ عِنْدَ اللّٰہِ اَتْقٰکُمْ --- بیشک تم سب میں زیادہ عزت والا خدا کے یہاں وہ ہے جو تم سب میں زیادہ پرہیزگار ہے) تو میں سب آدمیوں سے زیادہ پرہیزگار ہوں اور سب سے زیادہ اللہ کے یہاں عزت والا اور کچھ فخر مراد نہیں۔ پھر ان قبیلوں کے

خاندان کیے تو مجھے بہتر خاندان میں رکھا اور یہ اللہ تعالیٰ کا وہ کلام ہے کہ خدا یہی چاہتا ہے کہ تم سے ناپاکی دور کرے۔ اے نبی کے گھر والو اور تمہیں خوب پاک کر دے ستھرا کر کے۔

ارشاد چہار دہم۔۔ حضور ﷺ اولوالعزم رسولوں سے بھی بہتر ہیں

ابن عساکر و بزار بسند صحیح ابوہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے راوی ہیں حضور سید المرسلین صلے اللہ تعالیٰ علیہ وسلم فرماتے ہیں خِیَارُ وُلْدِ آدَمَ خَمْسَۃٌ نُوْحٌ وَّاِبْرَاہِیْمُ وَمُوْسٰی وَعِیْسٰی وَمُحَمَّدٌ وَخَیْرُھُمْ مُحَمَّدٌ صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَسَلَّمَ (بہترین اولاد آدم پانچ ہیں: نوح و ابراہیم و موسیٰ و عیسیٰ و محمد صلے اللہ تعالیٰ علیہ وعلیہم وسلم اور ان سب بہتروں میں بہتر محمد ہیں صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم) حدیثیں ان کے سوا اور ۔۔۔۔ تلاش چہارم میں آئیں گی۔ وباللہ التوفیق۔

جلوۂ دوم

جلائل متعلقہ بہ آخرت

تلاش اول و جلوۂ اول میں بھی بہت حدیثیں اس مطلب کی ثبت گزریں۔ ان سے غفلت نہ چاہیے۔ واللہ الہادی۔

ارشاد پانزدہم۔۔ حضور ﷺ سابقین میں سے اولین ہیں

صحیح بخاری و صحیح مسلم شریف میں ابوہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے مروی ہے حضور سید المرسلین صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم فرماتے ہیں نَحْنُ الْاٰخِرُوْنَ السَّابِقُوْنَ یَوْمَ الْقِیٰمَۃِ (زاد مسلم) وَنَحْنُ اَوَّلُ مَنْ یَّدْخُلُ الْجَنَّۃَ

ہم (زمانے میں) پچھلے اور قیامت کے دن (ہر فضل میں) اگلے ہیں اور ہم سب سے پہلے داخل جنت ہوں گے۔ (قال الزرقانی "فی کل شئی")

ارشاد شانزدہم۔ نبوت میں سب سے آخر مگر قیامت میں سب سے اول

اسی میں حذیفہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے مروی ہے کہ حضور سید المرسلین صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم امم سابقہ کی نسبت فرماتے ہیں هُمْ تَبَعٌ لَّنَا يَوْمَ الْقِيٰمَةِ نَحْنُ الْاٰخِرُوْنَ مِنْ اَهْلِ الدُّنْيَا وَالْاَوَّلُوْنَ يَوْمَ الْقِيٰمَةِ الْمُقْضِىُّ لَهُمْ قَبْلَ الْخَلَائِقِ (وہ قیامت میں ہمارے توابع ہوں گے۔ ہم دنیا میں پیچھے آئے اور قیامت میں پیش رہیں گے۔ تمام جہان سے پہلے ہمارے ہی لیے اللہ تعالیٰ حکم فرمائے گا)

ارشاد ہفدہم

دارمی عمرو بن قیس رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے راوی، حضور سید المرسلین صلے اللہ تعالیٰ علیہ وسلم فرماتے ہیں اِنَّ اللّٰهَ تَعَالٰى اَدْرَكَ بِىَ الْاَجَلَ الْمَرْحُوْمَ وَاخْتَصَرَ لِىْ اِخْتِصَارًا فَنَحْنُ الْاٰخِرُوْنَ وَنَحْنُ السَّابِقُوْنَ يَوْمَ الْقِيٰمَةِ وَاِنِّىْ قَائِلٌ قَوْلًا غَيْرَ فَخْرٍ اِبْرَاهِيْمُ خَلِيْلُ اللّٰهِ وَمُوْسٰى صَفِىُّ اللّٰهِ وَاَنَا حَبِيْبُ اللّٰهِ وَمَعِىَ لِوَاءُ الْحَمْدِ يَوْمَ الْقِيٰمَةِ الحدیث۔

جب رحمت خاص کا زمانہ آیا اللہ تعالیٰ نے مجھے پیدا فرمایا اور میرے لیے کمال اختصار کیا۔ ہم ظہور میں پچھلے اور روز قیامت رتبے میں اگلے ہیں اور میں ایک بات فرماتا ہوں جس میں فخر و ناز کو دخل نہیں۔ ابراہیم اللہ کے خلیل اور موسیٰ اللہ کے صفی اور میں اللہ کا حبیب اور میرے ساتھ روز قیامت لواء الحمد ہوگا۔

قولہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم اختصر لی اختصارا علماء فرماتے ہیں یعنی مجھے اختصار کلام بخشا کہ تھوڑے لفظ ہوں اور معنی کثیر یا میرے لیے زمانہ مختصر کیا کہ میری

امت کو قبروں میں کم دن رہنا پڑے۔

اقول وباللہ التوفیق یا یہ کہ میرے لیے امت کی عمریں کم کیں کہ مکارہ دنیا سے جلد خلاص پائیں۔ گناہ کم ہوں نعمت باقی تک جلد پہنچیں یا یہ کہ میری امت کے لیے طول حساب کو اتنا مختصر فرمادیا کہ اے امت محمد میں نے تمہیں اپنے حقوق معاف کیے۔ آپس میں ایک دوسرے کے حق معاف کرو اور جنت کو چلے جاؤ' یا یہ کہ میرے غلاموں کے لیے پل صراط کی راہ کہ پندرہ ہزار برس کی ہے اتنی مختصر کر دے گا کہ چشم زدن میں گزر جائیں گے یا جیسے بجلی کوندگئی کما فی الصحیحین من ابی سعید الخدری رضی اللہ تعالی عنہ یا یہ کہ قیامت کا دن کہ پچاس ہزار برس کا ہے میرے غلاموں کے لیے اس سے کم دیر میں گزر جائے گا جتنی دیر میں دو رکعت فرض پڑھتے۔ کما فی حدیث احمد وابی یعلی وابن جریر وابن حبان وابن عدی والبغوی والبیہقی عنہ رضی اللہ تعالی عنہ یا یہ کہ علوم و معارف جو ہزارہا سال کی محنت و ریاضت میں نہ حاصل ہوسکیں میری چند روزہ خدمت گاری میں میرے اصحاب پر منکشف فرمادیے یا یہ کہ زمین سے عرش تک لاکھوں برس کی راہ میرے لیے ایسی مختصر کر دی کہ آنا اور جانا اور تمام مقامات کو تفصیلاً ملاحظہ فرمانا سب تین ساعت میں ہولیا یا یہ کہ مجھ پر کتاب اتاری جس کے محدود ورقوں میں تمام اشیائے گزشتہ و آئندہ کا روشن مفصل بیان' جس کی ہر آیت کے نیچے ساٹھ ساٹھ ہزار علم' جس کی ایک آیت کی تفسیر سے ستر ستر اونٹ بھر جائیں۔ اس سے زیادہ اور کیا اختصار متصور ہوگا یا یہ کہ شرق تا غرب اتنی وسیع دنیا کو میرے سامنے ایسا مختصر فرمادیا کہ میں اسے اور جو کچھ اس میں قیامت تک ہونے والا ہے' سب کو ایسا دیکھ رہا ہوں کَاَنَّمَا اَنْظُرُ اِلٰی کَفِّیْ ھٰذِہٖ جیسا اپنی اس ہتھیلی کو دیکھ رہا ہوں کما فی حدیث ابن عمر رضی اللہ تعالی عنہما عند الطبرانی وغیرہ یا یہ کہ میری امت کے تھوڑے عمل پر اجر زیادہ دیا کما فی حدیث الاجراء فی الصحیحین قَالَ ذٰلِکَ فَضْلِیْ اُوْتِیْہِ مَنْ اَشَاءُ یا اگلی امتوں پر جو اعمال

شاقہ طویلہ تھے ان سے اٹھالیے۔ پچاس نمازوں کی پانچ رہیں اور حساب کرم میں پوری پچاس۔ (ھذا یدور علی الالسن ووقع فی التفاسیر فمنھم من ینسبہ لبنی اسرائیل کالبیضاوی ومنھم من یعینہ الیھود کاخرین لکن رد علیھم الامام العلامہ الجلال السیوطی قائلا انہ لم یفرض علی بنی اسرائیل خمسون صلاۃ قط بل ولا خمس صلوات ولم یجتمع الخمس الا لھذہ الامہ وانما فرض علی بنی اسرائیل صلاتان فقط کما فی الحدیث اھ وقام شیخ الاسلام ینتصر لھم بما ردہ علیہ الشمس الزرقانی وقد اخرج النسائی عن یزید بن ابی مالک عن انس عن النبی صلی اللہ تعالٰی علیہ وسلم فی حدیث المعراج قول موسی علیہ الصلاۃ والسلام انہ فرض علی بنی اسرائیل صلاتین فما قاموا بھما واللہ تعالٰی اعلم) نمازوں کی پانچ رہیں اور حساب کرم میں پوری پچاس۔ زکوۃ میں چہارم مال کا چالیسواں حصہ رہا اور کتاب فضل میں وہی ربع کا ربع وعلی ہذا القیاس والحمد للہ رب العالمین۔ یہ بھی حضور کے اختصار کلام سے ہے کہ ایک لفظ کے اتنے کثیر معنی صلی اللہ تعالٰی علیہ وسلم۔

ارشاد چہارم -- مجھے تاج شفاعت سے نوازا گیا ہے

امام احمد و ابن ماجہ (ھو عند ابن ماجہ مختصرا) و ابوداؤد طیالسی و ابو یعلی عبداللہ بن عباس رضی اللہ تعالٰی عنہما سے راوی ہیں حضور سید المرسلین صلے اللہ تعالٰی علیہ وسلم فرماتے ہیں اَنَّہٗ لَمْ یَکُنْ نَبِیٌّ اِلَّا لَہٗ دَعْوَۃٌ قَدْ تَعَجَّلَھَا فِی الدُّنْیَا وَاِنِّیْ قَدِ اخْتَبَأْتُ دَعْوَتِیْ شَفَاعَۃً لِّاُمَّتِیْ وَاَنَا سَیِّدُ وُلْدِ اٰدَمَ یَوْمَ الْقِیٰمَۃِ وَلَا فَخْرَ وَاَنَا اَوَّلُ مَنْ تَنْشَقُّ عَنْہُ الْاَرْضُ وَلَا فَخْرَ وَبِیَدِیْ لِوَاءُ الْحَمْدِ وَلَا فَخْرَ اٰدَمُ فَمَنْ دُوْنَہٗ تَحْتَ لِوَائِیْ وَلَا فَخْرَ

(ثم ساق حدیث الشفاعه الی ان قال) فَاِذَا اَرَادَ اللّٰہُ اَنْ یَّصْدَعَ بَیْنَ خَلْقِهٖ نَادٰی مُنَادٍ اَیْنَ اَحْمَدُ وَاُمَّتُهٗ فَنَحْنُ الْاٰخِرُوْنَ الْاَوَّلُوْنَ نَحْنُ اٰخِرُ الْاُمَمِ وَاَوَّلُ مَنْ یُّحَاسَبُ فَتَفْرُجُ لَنَا الْاُمَمُ عَنْ طَرِیْقِنَا فَنَمْضِیْ غُرًّا مُّحَجَّلِیْنَ مِنْ اَثَرِ الطُّهُوْرِ فَیَقُوْلُ الْاُمَمُ کَادَتْ هٰذِهِ الْاُمَّةُ اَنْ تَکُوْنَ اَنْبِیَاءَ کُلُّهَا الحدیث۔

ہر نبی کے واسطے ایک دعا تھی کہ وہ دنیا میں کر چکا اور میں نے اپنی دعا روز قیامت کے لیے چھپا رکھی ہے، وہ شفاعت ہے میری امت کے واسطے اور میں قیامت میں اولاد آدم کا سردار ہوں اور کچھ فخر مقصود نہیں اور اول میں مرقد اطہر سے اٹھوں گا اور کچھ فخر منظور نہیں اور میرے ہی ہاتھ میں لواء الحمد ہو گا اور کچھ افتخار نہیں۔ آدم اور ان کے بعد جتنے ہیں سب میرے زیر نشان ہوں گے اور کچھ تفاخر نہیں۔ جب اللہ تعالیٰ خلق میں فیصلہ کرنا چاہے گا ایک منادی پکارے گا کہاں ہیں احمد اور ان کی امت تو ہمیں آخر ہیں اور ہمیں اول ہیں۔ ہم سب امتوں سے زمانے میں پیچھے اور حساب میں پہلے تمام امتیں ہمارے لیے راستہ دیں گی۔ ہم چلیں گے اثر وضو سے رخشندہ رخ و تابندہ اعضا۔ سب امتیں کہیں گی قریب تھا کہ یہ امت تو ساری کی ساری انبیاء ہو جائے۔

جمال "ہم نشیں" در من اثر کرد
وگرنہ من ہماں خاکم کہ ہستم

ارشاد نوزدہم

مالک، بخاری، مسلم، ترمذی، نسائی، جبیر بن مطعم رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے راوی ہیں حضور سید المرسلین صلے اللہ تعالیٰ علیہ وسلم فرماتے ہیں اَنَا الْحَاشِرُ الَّذِیْ یُحْشَرُ النَّاسُ عَلٰی قَدَمِیْ (میں ہی حاشر ہوں کہ تمام لوگ میرے قدموں پر اٹھائے جائیں گے) یعنی روز محشر حضور اقدس آگے ہوں گے اور تمام اولین و آخرین حضور کے پیچھے۔

ارشاد بستم۔ حضرت بلال میدان حشر میں حضور کی اونٹنی کی مہار اٹھا کر چلیں گے

ابن زنجویہ "فضائل الاعمال" میں کثیر بن مرہ حضرمی رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے راوی ہیں قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَسَلَّمَ تُبْعَثُ نَاقَۃُ ثَمُوْدَ لِصَالِحٍ فَیَرْکَبُھَا مِنْ عِنْدِ قَبْرِہٖ حَتّٰی تُوَافِیَ بِہِ الْمَحْشَرَ قَالَ مُعَاذٌ وَاَنْتَ تَرْکَبُ الْعَضْبَا یَا رَسُوْلَ اللّٰہِ قَالَ تَرْکَبُھَا اِبْنَتِیْ وَاَنَا عَلَی الْبُرَاقِ اُخْتُصِصْتُ بِہٖ مِنْ دُوْنِ الْاَنْبِیَاءِ یَوْمَئِذٍ وَیُبْعَثُ بِلَالٌ عَلٰی نَاقَۃٍ مِّنْ نُوْقِ الْجَنَّۃِ یُنَادِیْ عَلٰی ظَھْرِھَا بِالْاَذَانِ فَاِذَا سَمِعَتِ الْاَنْبِیَاءُ وَاُمَمُھَا اَشْھَدُ اَنْ لَّا اِلٰہَ اِلَّا اللّٰہُ وَاَشْھَدُ اَنَّ مُحَمَّدًا رَّسُوْلُ اللّٰہِ قَالُوْا وَنَحْنُ نَشْھَدُ عَلٰی ذٰلِکَ۔

یعنی حضور سید المرسلین صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے فرمایا: صالح علیہ الصلوٰۃ والسلام کے لیے ناقہ ثمود اٹھایا جائے گا۔ وہ اپنی قبر سے اس پر سوار ہو کر میدان حشر میں آئیں گے۔

فقیر کہتا ہے غفر اللہ تعالیٰ لہ عشاق کی عادت ہے جب کسی جمیل و جلیل کی کوئی خوبی سنتے ہیں فوراً ان کی نظر اپنے محبوب کی طرف جاتی ہے کہ اس کے مقابل اس کے لیے کیا ہے اسی بنا پر معاذ بن جبل رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے عرض کی اور "یا رسول اللہ حضور اپنے ناقہ مقدسہ غضباء پر سوار ہوں گے"۔ فرمایا: نہیں اس پر تو میری صاحبزادی سوار ہوگی اور میں براق پر تشریف رکھوں گا کہ اس روز سب انبیاء سے الگ خاص مجھی کو عطا ہوگا اور ایک جنتی اونٹنی پر بلال کا حشر ہوگا کہ عرصات محشر میں اس کی پشت پر اذان دے گا جب انبیاء اور ان کی امتیں اَشْھَدُ اَنْ لَّا اِلٰہَ اِلَّا اللّٰہُ وَاَشْھَدُ اَنَّ مُحَمَّدًا رَّسُوْلُ اللّٰہِ سنیں گے سب لوگ اٹھیں گے کہ ہم بھی اس پر گواہی دیتے ہیں"۔

سبحان اللہ جب تمام مخلوق الٰہی اولین و آخرین یکجا ہوں گے اس وقت بھی ہمارے ہی آقا کے نام پاک کی دہائی پھرے گی، الحمد للہ اس دن کھل جائے گا کہ ہمارے حضور نبی الانبیاء

ہیں، الحمد للہ اس دن موافق و مخالف پر روشن ہوگا کہ مالک یوم الدین ایک اللہ ہے اور اس کی نیابت سے محمد رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم۔

ارشاد بست ویکم ۔۔ قیامت میں حضور ﷺ کا چرچا ہوگا

ترمذی بافادہ تحسین و تصحیح ابوہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے راوی ہیں حضور سید المرسلین صلے اللہ تعالیٰ علیہ وسلم فرماتے ہیں اَنَا اَوَّلُ مَنْ تَنْشَقُّ عَنْہُ الْاَرْضُ فَاُکْسٰی حُلَّۃً مِّنْ حُلَلِ الْجَنَّۃِ اَقُوْمُ عَنْ یَّمِیْنِ الْعَرْشِ لَیْسَ اَحَدٌ مِّنَ الْخَلَائِقِ یَقُوْمُ ذٰلِکَ الْمَقَامَ غَیْرِیْ (میں سب سے پہلے زمین سے باہر تشریف لاؤں گا پھر مجھے جنت کے جوڑوں سے ایک جوڑا پہنایا جائے گا۔ میں عرش کی دہنی طرف ایسی جگہ کھڑا ہوں گا جہاں تمام مخلوق الٰہی میں کسی کو بار نہ ہوگا)

ارشاد بست و دوم

احمد، داری، ابو نعیم والـلـفـظ لـه عبداللہ بن مسعود رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے راوی حضور سید المرسلین صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم فرماتے ہیں، اَوَّلُ مَنْ یُّکْسٰی اِبْرَاھِیْمُ ثُمَّ یَقْعُدُ مُسْتَقْبِلَ الْعَرْشِ ثُمَّ اُوْتٰی بِکِسْوَتِیْ فَاَلْبَسُھَا فَاَقُوْمُ عَنْ یَّمِیْنِہٖ مَقَامًا لَا یَقُوْمُ اَحَدٌ غَیْرِیْ یَغْبِطُنِیْ فِیْہِ الْاَوَّلُوْنَ وَالْاٰخِرُوْنَ (سب سے پہلے ابراہیم کو جوڑا پہنایا جائے گا وہ عرش کے سامنے بیٹھ جائیں گے پھر میری پوشاک حاضر کی جائے گی، میں پہن کر عرش کی دہنی طرف ایسی جگہ کھڑا ہوں گا جہاں میرے سوا دوسرے کو بار نہ ہوگا، اگلے پچھلے مجھ پر رشک لے جائیں گے)۔

ارشاد بست و سوم

بیہقی "کتاب الاسماء والصفات" میں عبداللہ بن عباس رضی اللہ تعالیٰ عنہما سے راوی ہیں، حضور سید المرسلین صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم فرماتے ہیں، "اُکْسٰی حُلَّۃً"

مِنَ الْجَنَّةِ لَا يَقُوْمُ لَهَا الْبَشَرُ مجھے وہ بہشتی لباس پہنایا جائے گا کہ تمام بشر جس کی قدر و عظمت کے لائق نہ ہوں گے۔

ارشاد بست و چہارم

طبری تفسیر میں عبداللہ بن عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہما سے موقوفاً واللفظ لہ اور مثل احمد کعب بن مالک رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے مرفوعاً راوی ہیں۔ يُرْقٰى مُحَمَّدٌ صَلَّى اللّٰهُ تَعَالٰى عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَاُمَّتُهٗ عَلٰى كَوْمٍ فَوْقَ النَّاسِ۔ (حضور پر نور صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم اور حضور کی امت روز قیامت بلندی پر تشریف رکھیں گے سب سے اونچے)۔

ارشاد بست و پنجم

ابن جریر و ابن مردویہ جابر بن عبداللہ رضی اللہ تعالیٰ عنہما سے راوی ہیں، حضور سید المرسلین صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم فرماتے ہیں' اَنَا وَاُمَّتِيْ يَوْمَ الْقِيٰمَةِ عَلٰى كَوْمٍ مُشْرِفِيْنَ مَا مِنَ النَّاسِ اَحَدٌ اِلَّا وَدَّ اَنَّهٗ مِنَّا الحديث۔ (میں اور میری امت روز قیامت بلندیوں پر ہوں گے سب سے اونچے کوئی ایسا نہ ہوگا جو تمنا نہ کرے کہ کاش وہ ہم میں سے ہوتا)۔

ارشاد بست و ششم

صحیح مسلم شریف میں ابی ابن کعب رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے مروی حضور سید المرسلین صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم فرماتے ہیں' اللہ تعالیٰ نے مجھے تین سوال دیے میں نے دوبارہ عرض کی' اَللّٰهُمَّ اغْفِرْ لِاُمَّتِيْ اَللّٰهُمَّ اغْفِرْ لِاُمَّتِيْ (الٰہی میری امت بخش دے الٰہی میری امت بخش دے) وَاَخَّرْتُ الثَّالِثَةَ لِيَوْمٍ يَرْغَبُ اِلَيَّ فِيْهِ الْخَلْقُ حَتّٰى اِبْرَاهِيْمُ اور تیسرا اس دن کے لیے اٹھا رکھا جس میں تمام خلق میری

طرف نیاز مند ہوگی یہاں تک کہ ابراہیم خلیل اللہ علیہ الصلوۃ والسلام۔

فائدہ: حدیث اِنَّ لِکُلِّ نَبِیٍّ دَعْوَۃً الحدیث کہ مسند احمد و صحیحین میں انس رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے مروی امام حکیم ترمذی نے بھی روایت اور اس کے اخیر میں یہ زیادت فرمائی وَاِنَّ اِبْرَاھِیْمَ لَیَرْغَبُ فِیْ دُعَائِیْ ذٰلِکَ الْیَوْمَ یعنی حضور سید المرسلین صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم فرماتے ہیں "قیامت کے دن ابراہیم بھی میری دعا کے خواہشمند ہوں گے۔

احادیث الشفاعۃ

شفاعت کی حدیثیں خود متواتر ہیں اور یہ بھی ہر مسلمان صحیح الایمان کو معلوم ہے کہ یہ قبائے کرامت اس مبارک قامت شایان امامت سزاوار زعامت کے سوا کسی قد بالا پر راست نہ آئی نہ کسی نے بارگاہ الٰہی میں ان کے سوا یہ وجاہت عظمیٰ و محبوبیت کبریٰ واذن سفارش و اختیار ... کی ... یہ ... حدیثیں ... جلیل محبوب جمیل صلوات اللہ وسلامہ علیہ پر دلیل ہیں۔ مگر میں صرف وہ چند احادیث نقل کرتا ہوں جن میں تصریحاً سب انبیاء علیہم الصلوۃ والسلام کا عجز اور حضور کی قدرت بیان فرمائی۔

ارشاد بست و ہفتم

حدیث موقف مفصل مطول احمد و بخاری و مسلم و ترمذی نے ابوہریرہ اور بخاری و مسلم و ابن ماجہ نے انس اور ترمذی و ابن خزیمہ نے ابوسعید خدری اور احمد و بزار و ابن حبان و ابو یعلی نے صدیق اکبر اور احمد و ابو یعلی نے ابن عباس رضی اللہ تعالیٰ عنہم سے مرفوعاً الی سید المرسلین صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم اور عبد اللہ بن مبارک و ابن ابی شیبہ و ابن ابی عاصم و طبرانی نے بسند صحیح سلمان فارسی رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے موقوفاً روایت کی ان سب کے الفاظ جدا جدا نقل کرنے میں طول کثیر ہے لہٰذا میں ان کے متفرق لفظوں کو ایک منتظم سلسلے میں یکجا کرکے اس جاں فزا قصے کی تلخیص کرتا ہوں وباللہ التوفیق ارشاد

ہوتا ہے:

قیامت کا ایک منظر

روز قیامت اللہ تعالیٰ اولین و آخرین کو ایک میدان وسیع وہموار میں جمع کرے گا کہ سب دیکھنے والے کے پیش نظر ہوں اور پکارنے والے کی آواز سنیں۔ وہ دن طویل ہو گا اور آفتاب کو اس روز دس برس کی گرمی دیں گے پھر لوگوں کے سروں سے نزدیک کریں گے یہاں تک کہ بقدر دو کمانوں کے فرق رہ جائے گا پسینے آنا شروع ہوں گے۔ قد آدم پسینا تو زمین میں جذب ہو جائے گا پھر اوپر چڑھنا شروع ہو گا یہاں تک کہ آدمی غوطے کھانے لگیں گے غرپ غرپ کریں گے جیسے کوئی ڈبکیاں لیتا ہے۔ قرب آفتاب سے غم و کرب اس درجہ کو پہنچ جائے گا کہ طاقت طاق ہو گی' تحمل باقی نہ رہے گی۔ رہ رہ کر تین گھبراہٹیں لوگوں کو اٹھیں گی۔ آپس میں کہیں گے' دیکھتے نہیں تم کس آفت میں ہو؟ کس حال کو پہنچے؟ کوئی ایسا کیوں نہیں ڈھونڈتے جو رب کے پاس شفاعت کرے کہ ہمیں اس مکان سے نجات دے۔ پھر خود ہی تجویز کریں گے کہ آدم علیہ الصلوۃ والسلام ہمارے باپ ہیں ان کے پاس چلنا چاہیے۔ پس آدم علیہ الصلوۃ والسلام کے پاس جائیں گے اور پسینے کی وہی حالت ہے کہ منہ میں لگام کی طرح ہوا چاہتا ہے۔ عرض کریں گے' اے باپ ہمارے اے آدم! آپ ابو البشر ہیں اللہ تعالیٰ نے آپ کو دست قدرت سے بنایا اور اپنی روح آپ میں ڈالی اور اپنے ملائکہ سے آپ کو سجدہ کرایا اور اپنی جنت میں آپ کو رکھا اور سب چیزوں کے نام آپ کو سکھائے اور آپ کو اپنا صفی کیا۔ آپ اپنے رب کے پاس ہماری شفاعت کیوں نہیں کرتے کہ ہمیں اس مکان سے نجات دے۔ آپ دیکھتے نہیں کہ ہم کس آفت میں ہیں اور کس حال کو پہنچے۔ آدم علیہ الصلوۃ والسلام فرمائیں گے لَسْتُ هُنَاكُمْ اَنَّهُ لَا يُهِمُّنِيَ الْيَوْمَ اِلَّا نَفْسِيْ اِنَّ رَبِّيْ قَدْ غَضِبَ الْيَوْمَ غَضَبًا لَمْ يَغْضَبْ قَبْلَهُ مِثْلَهُ وَلَنْ يَّغْضَبَ بَعْدَهُ مِثْلَهُ نَفْسِيْ نَفْسِيْ نَفْسِيْ اِذْهَبُوْا اِلٰى غَيْرِيْ۔ میں اس قابل نہیں مجھے آج اپنی جان کے

سوا کسی کی فکر نہیں آج میرے رب نے وہ غضب فرمایا ہے کہ نہ ایسا پہلے کبھی کیا، نہ آئندہ کبھی کرے گا۔ مجھے اپنی جان کی فکر ہے مجھے اپنی جان کا غم ہے مجھے اپنی جان کا خوف ہے تم اور کسی کے پاس جاؤ۔ عرض کریں گے پھر آپ ہمیں کس کے پاس بھیجتے ہیں۔ فرمائیں گے اپنے پدر ثانی نوح کے پاس جاؤ کہ وہ پہلے نبی ہیں جنہیں اللہ تعالیٰ نے زمین پر بھیجا وہ خدا کے شاکر بندے ہیں۔

لوگ نوح علیہ الصلوۃ والسلام کے پاس حاضر ہوں گے اور عرض کریں گے، اے نوح، اے نبی اللہ آپ اہل زمین کی طرف پہلے رسول ہیں، اللہ نے "عبد شکور" آپ کا نام رکھا اور آپ کو برگزیدہ کیا اور آپ کی دعا قبول فرمائی کہ زمین پر کسی کافر کا نشان نہ رکھا۔ آپ دیکھتے نہیں کہ ہم کس بلا میں ہیں آپ دیکھتے نہیں ہم کس حال کو پہنچے۔ آپ اپنے رب کے حضور ہماری شفاعت کیوں نہیں کرتے کہ ہمارا فیصلہ کردے۔ نوح علیہ الصلوۃ والسلام فرمائیں گے، لَسْتُ هُنَاكُمْ لَيْسَ ذَاكُمْ عِنْدِيْ لَا اَنَا لَا يُهِمَّنِيَ الْيَوْمَ اِلَّا نَفْسِيْ اِنَّ رَبِّيْ غَضِبَ الْيَوْمَ غَضَبًا لَمْ يَغْضَبْ قَبْلَهٗ مِثْلَهٗ وَلَنْ يَّغْضَبَ بَعْدَهٗ مِثْلَهٗ نَفْسِيْ نَفْسِيْ نَفْسِيْ اذهبوا الی غیری۔ میں اس قابل نہیں یہ کام مجھ سے نہ نکلے گا آج مجھے اپنی جان کے سوا کسی کی فکر نہیں۔ میرے رب نے آج وہ غضب فرمایا ہے جو نہ اس سے پہلے کیا اور نہ اس کے بعد کرے گا۔ مجھے اپنی جان کا کھٹکا ہے مجھے اپنی جان کا ڈر ہے تم کسی اور کے پاس جاؤ۔ عرض کریں گے پھر آپ ہمیں کس کے پاس بھیجتے ہیں۔ فرمائیں گے تم خلیل الرحمٰن ابراہیم کے پاس جاؤ کہ اللہ نے انہیں اپنا دوست کیا ہے۔

لوگ ابراہیم علیہ الصلوۃ والسلام کے پاس حاضر ہوں گے۔ عرض کریں گے، اے خلیل الرحمٰن، اے ابراہیم آپ اللہ کے نبی اور اہل زمین میں اس کے خلیل ہیں۔ اپنے رب کے حضور ہماری شفاعت کیجئے کہ ہمارا فیصلہ کردے۔ آپ دیکھتے نہیں ہم کس مصیبت میں گرفتار ہیں آپ دیکھتے نہیں ہم کس حال کو پہنچے۔ ابراہیم علیہ الصلوۃ والسلام فرمائیں گے، لَسْتُ هُنَاكُمْ لَيْسَ ذَاكُمْ عِنْدِيْ لَا يُهِمَّنِيَ الْيَوْمَ الَّا

نَفْسِیْ اِنَّ رَبِّیْ قَدْ غَضِبَ الْیَوْمَ غَضَبًا لَمْ یَغْضَبْ قَبْلَهٗ مِثْلَهٗ وَلَنْ یَغْضَبَ بَعْدَهٗ مِثْلَهٗ نَفْسِیْ نَفْسِیْ اِذْهَبُوْا اِلٰی غَیْرِیْ۔ میں اس قابل نہیں یہ کام میرے کرنے کا نہیں۔ آج مجھے بس اپنی جان کی فکر ہے میرے رب نے آج وہ غضب کیا ہے کہ نہ اس سے پہلے ایسا ہوا' نہ اس کے بعد ہو۔ مجھے اپنی جان کا خدشہ ہے مجھے اپنی جان کا اندیشہ ہے مجھے اپنی جان کا تردد ہے تم کسی اور کے پاس جاؤ۔ عرض کریں گے پھر آپ ہمیں کس کے پاس بھیجتے ہیں۔ فرمائیں گے' تم موسیٰ کے پاس جاؤ وہ بندہ جسے خدا نے "توراۃ" دی اور اس سے کلام فرمایا اور اپنا رازدار بنا کر قرب بخشا اور اپنی رسالت دے کر برگزیدہ کیا۔

لوگ موسیٰ علیہ الصلوٰۃ والسلام کے پاس حاضر ہو کر عرض کریں گے' اے موسیٰ! آپ اللہ کے رسول ہیں اللہ تعالیٰ نے آپ کو اپنی رسالتوں اور اپنے کلام سے لوگوں پر فضیلت بخشی۔ اپنے رب کے پاس ہماری شفاعت کیجئے۔ آپ دیکھتے نہیں ہم کس صدمہ میں ہیں۔ آپ دیکھتے نہیں ... [illegible] ... علیہ السلام فرمائیں گے' لَسْتُ هُنَاکُمْ لَیْسَ ذَاکُمْ عِنْدِیْ لَا اَنَا لَا یُهِمُّنِیَ الْیَوْمَ اِلَّا نَفْسِیْ اِنَّ رَبِّیْ قَدْ غَضِبَ الْیَوْمَ غَضَبًا لَمْ یَغْضَبْ قَبْلَهٗ مِثْلَهٗ وَلَنْ یَغْضَبَ بَعْدَهٗ مِثْلَهٗ نَفْسِیْ نَفْسِیْ اِذْهَبُوْا اِلٰی غَیْرِیْ۔ میں اس لائق نہیں یہ کام مجھ سے نہ ہو گا مجھے آج اپنے سوا دوسرے کی فکر نہیں۔ میرے رب نے آج وہ غضب فرمایا ہے کہ ایسا نہ کبھی کیا تھا اور نہ کبھی کرے گا۔ مجھے اپنی جان کی فکر ہے مجھے اپنی جان کا خیال ہے مجھے اپنی جان کا خطرہ ہے تم کسی اور کے پاس جاؤ۔ عرض کریں گے' پھر آپ ہمیں کس کے پاس بھیجتے ہیں؟ فرمائیں گے تم عیسیٰ کے پاس جاؤ' وہ اللہ کے بندے ہیں اور اس کے رسول اور اس کے کلمہ اور اس کی روح کہ مادر زاد اندھے اور کوڑھی کو اچھا کرتے اور مردے جلاتے تھے۔

لوگ مسیح علیہ الصلوٰۃ والسلام کے پاس حاضر ہو کر عرض کریں گے' اے عیسیٰ! آپ اللہ کے رسول اور اس کے وہ کلمہ ہیں کہ اس نے مریم کی طرف القا فرمایا اور اس کی طرف

کی روح ہیں۔ آپ نے گہوارے میں لوگوں سے کلام کیا' اپنے رب کے حضور ہماری شفاعت کیجئے کہ وہ ہمارا فیصلہ فرمادے۔ آپ دیکھتے نہیں ہم کس اندوہ میں ہیں۔ آپ دیکھتے نہیں ہم کس حال کو پہنچے۔ مسیح علیہ الصلوٰۃ والسلام فرمائیں گے' لَسْتُ ھُنَاکُمْ لَیْسَ ذَاکُمْ عِنْدِیْ لَاَنَّہٗ لَا یُھِمُّنِیَ الْیَوْمَ اِلَّا نَفْسِیْ اِنَّ رَبِّیْ قَدْ غَضِبَ الْیَوْمَ غَضَبًا لَّمْ یَغْضَبْ قَبْلَہٗ مِثْلَہٗ وَلَنْ یَّغْضَبَ بَعْدَہٗ مِثْلَہٗ نَفْسِیْ نَفْسِیْ اِذْھَبُوْا اِلٰی غَیْرِیْ۔ میں اس لائق نہیں' یہ کام مجھ سے نہ نکلے گا' آج مجھے اپنی جان کے سوا کسی کا غم نہیں میرے رب نے آج وہ غضب فرمایا ہے کہ نہ ایسا کبھی کیا' نہ کرے۔ مجھے اپنی جان کا ڈر ہے مجھے اپنی جان کا غم ہے مجھے اپنی جان کا سوچ ہے تم اور کسی کے پاس جاؤ۔ عرض کریں گے پھر آپ ہمیں کس کے پاس بھیجتے ہیں؟ فرمائیں گے' اِیْتُوْا عَبْدًا فَتَحَ اللّٰہُ عَلٰی یَدَیْہِ وَیَجِیْءُ فِیْ ھٰذَا الْیَوْمِ اٰمِنًا اِنْطَلِقُوْا اِلٰی سَیِّدِ وُلْدِ اٰدَمَ فَاِنَّہٗ اَوَّلُ مَنْ تَنْشَقُّ عَنْہُ الْاَرْضُ یَوْمَ الْقِیٰمَۃِ اِیْتُوْا مُحَمَّدًا اِنَّ کُلَّ مَتَاعٍ فِیْ وِعَاءٍ مَّخْتُوْمٍ عَلَیْہِ اَکَانَ یَقْدِرُ عَلٰی مَا فِیْ جَوْفِہٖ حَتّٰی یَفُضَّ الْخَاتَمَ۔ تم اس بندے کے پاس جاؤ جس کے ہاتھ پر اللہ تعالیٰ نے فتح رکھی ہے اور آج کے دن بے خوف و مطمئن ہے۔ اس کی طرف چلو جو تمام بنی آدم کا سردار اور سب سے پہلے زمین سے باہر تشریف لانے والا ہے۔ تم محمد صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کے پاس جاؤ' بھلا کسی سربمہر ظرف میں کوئی متاع ہو اس کے اندر کی چیز لے مہر اٹھائے مل سکتی ہے۔ لوگ عرض کریں گے نہ۔ فرمائیں گے' اِنَّ مُحَمَّدًا صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَسَلَّمَ خَاتَمُ النَّبِیِّیْنَ وَقَدْ حَضَرَ الْیَوْمَ اِذْھَبُوْا اِلٰی مُحَمَّدٍ فَلْیَشْفَعْ لَکُمْ اِلٰی رَبِّکُمْ۔ یعنی اسی طرح محمد صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم انبیا کے خاتم ہیں (تو جب تک وہ فتح باب نہ فرمائیں کوئی نبی کچھ نہیں کر سکتا) اور وہ آج یہاں تشریف فرما ہیں تم انہیں کے پاس جاؤ۔ چاہیے کہ وہ تمہارے رب کے حضور تمہاری شفاعت کریں۔ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم۔

اب وہ وقت آیا کہ لوگ تھکے ہارے، مصیبت کے مارے، ہاتھ پاؤں چھوڑے، چار طرف سے امیدیں توڑے، بارگاہ عرش جاہ، بیکس پناہ، خاتم دورہ رسالت، فاتح باب شفاعت، محبوب باوجاہت، مطلوب بلند عزت، ملجا عاجزاں، ماوائے بیکساں، مولائے دو جہان، حضور پرنور، محمد رسول اللہ، شفیع یوم النشور، اَفْضَلُ صَلَوَاتِ اللّٰہِ وَاَکْمَلُ تَسْلِیْمَاتِ اللّٰہِ وَاَزْکٰی تَحِیَّاتِ اللّٰہِ وَاَنْمٰی بَرَکَاتِ اللّٰہِ عَلَیْہِ وَعَلٰی اٰلِہٖ وَصَحْبِہٖ وَعِیَالِہٖ میں حاضر آئے اور باہزاران ہزار نالہائے زار و دل بے قرار و چشم بار یوں عرض کرتے ہیں۔ یَا مُحَمَّدُ وَیَا نَبِیَّ اللّٰہِ اَنْتَ الَّذِیْ فَتَحَ اللّٰہُ بِکَ وَجِئْتَ فِیْ ھٰذَا الْیَوْمِ اٰمِنًا اَنْتَ رَسُوْلُ اللّٰہِ وَخَاتَمُ الْاَنْبِیَاءِ اِشْفَعْ لَنَا اِلٰی رَبِّکَ فَلْیَقْضِ بَیْنَنَا اَلَا تَرٰی اِلٰی مَا نَحْنُ فِیْہِ اَلَا تَرٰی مَا قَدْ بَلَغَنَا۔ اے محمد اللہ کے نبی آپ وہ ہیں کہ اللہ تعالیٰ نے آپ سے فتح باب کیا اور آج آپ آمن و مطمئن تشریف لائے۔ حضور اللہ کے رسول اور انبیاء کے خاتم ہیں۔ اپنے رب کی بارگاہ میں ہماری شفاعت کیجئے کہ ہمارا فیصلہ فرمادے۔ حضور نگاہ تو کریں ہم کس درد اور مصیبت میں ہیں۔ حضور ملاحظہ تو فرمائیں ہم کس حال کو پہنچے ہیں۔

حضور شفاعت کا اعلان فرماتے ہیں

حضور پرنور صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم ارشاد فرمائیں گے' اَنَا لَھَا وَاَنَا صَاحِبُکُمْ (میں شفاعت کے لیے ہوں میں تمہارا وہ مطلوب ہوں جسے تمام موقف میں ڈھونڈھتے پھرے) صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم وبارک و شرف و مجد و کرم۔ اس کے بعد حضور نے اپنی شفاعت کی کیفیت ارشاد فرمائی۔ یہ نصف حدیث کا خلاصہ ہے مسلمان اسی قدر کو بنگاہ ایمان دیکھے اور اولاً حق جل وعلا کی یہ حکمت جلیلہ خیال کرے کہ کیونکر اہل محشر کے دلوں میں ترتیب وار انبیائے عظام علیہم الصلوۃ والسلام کی خدمت میں جانا الہام فرمائے گا اور دفعتاً بارگاہ اقدس سید عالم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم

میں حاضر نہ لائے گا کہ حضور تو یقیناً شفیع مشفع ہیں۔ ابتداءً یہیں آتے تو شفاعت تو پاتے مگر اولین و آخرین و موافقین و مخالفین خلق اللہ اجمعین پر کیونکر کھلتا کہ یہ منصب افخم اسی سید اکرم و مولائے اعظم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کا حصہ خاصہ ہے جس کا دامن رفیع جلیل و منیع تمام انبیاء و مرسلین کے دست ہمت سے بلند و بالا ہے۔ پھر خیال کیجئے کہ دنیا میں لاکھوں کروڑوں کان اس حدیث سے آشنا اور بے شمار بندے اس حال کے شناسا' عرصات محشر میں صحابہ و تابعین و ائمہ محدثین و اولیائے کاملین و علمائے عاملین بھی موجود ہوں گے' پھر کیونکر یہ جانی پہچانی بات دلوں سے ایسے بھلا دی جائے گی کہ اتنی کثیر جماعتوں میں ان طویل مدتوں تک کسی کو اصلاً یاد نہ آئے گی۔ پھر نوبت بہ نوبت حضرات انبیاء سے جواب سنتے جائیں گے جب بھی مطلق دھیان نہ آئے گا کہ یہ وہی واقعہ ہے جو سچے مخبر نے پہلے ہی بتایا ہے پھر حضرات انبیاء علیہم الصلوٰۃ والثنا کو دیکھئے' وہ بھی یکے بعد دیگرے انبیائے مابعد کے پاس بھیجتے جائیں گے یہ کوئی نہ فرمائے گا کہ کیوں بیکار ہو [illegible] مطلب [illegible] پیارے محبوب صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کے پاس ہے' یہ سارے سامان اسی اظہار عظمت و اشتہار وجاہت محبوب باشوکت کی خاطر ہیں۔ لِيَقْضِيَ اللّٰهُ اَمْرًا كَانَ مَفْعُوْلاً صَلَّى اللّٰهُ تَعَالٰى عَلَيْهِ وَسَلَّمَ۔

ثانیاً۔ میدان حشر میں حضور صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کا سہارا

سوال شفاعت پر حضرات انبیاء کے جواب اور ہمارے حضور کا مبارک ارشاد ملا دیکھئے' یہیں مقام محمود کا مزہ آتا اور ابھی کا نقش کھلا جاتا ہے کہ سب نجوم رسالت و مصابیح نبوت میں افضل و اعلیٰ و اجل و اجلے و اعظم و اولیٰ و بلند و بالا وہی عرب کا سورج حرم کا چاند ہے جس کے نور کی حضور ہر روشنی ماند ہے۔ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم وبارک وشرف و مجد و کرم اور انبیائے خمسہ کی وجہ تخصیص ظاہر کہ حضرت آدم اول انبیاء و پدر انبیاء ہیں اور مرسلین اربعہ اولوالعزم مرسل اور سب انبیائے سابقین سے

اعلیٰ و افضل تو ان پر تفضیل سب پر تفضیل وَالْحَمْدُ لِلّٰهِ الْمَلِكِ الْجَلِيْلِ۔

ارشاد بست و ہشتم۔ حضور قیامت کے دن بھی امام الانبیاء ہوں گے

احمد و ترمذی بافادۂ تحسین و تصحیح اور ابن ماجہ و حاکم و ابن ابی شیبہ بسند صحیح ابی بن کعب رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے راوی حضور سید المرسلین صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم فرماتے ہیں' اِذَا كَانَ يَوْمُ الْقِيٰمَةِ كُنْتُ اِمَامَ النَّبِيِّيْنَ وَخَطِيْبَهُمْ وَصَاحِبَ شَفَاعَتِهِمْ غَيْرَ فَخْرٍ۔ جب قیامت کا دن ہو گا میں تمام انبیاء کا امام اور ان کا خطیب اور ان کا شفاعت والا ہوں گا۔

ارشاد بست و نہم

امام احمد بسند صحیح انس رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے راوی ہیں حضور سید المرسلین صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم فرماتے ہیں' اِنِّیْ لَقَائِمٌ اَنْتَظِرُ اُمَّتِیْ تَعْبُرُ الصِّرَاطَ اِذْ جَاءَ عِیْسٰی عَلَیْهِ الصَّلٰوةُ وَالسَّلَامُ فَقَالَ هٰذِهِ الْاَنْبِیَاءُ قَدْ جَاءَتْكَ یَا مُحَمَّدُ یَسْاَلُوْنَ تَدْعُو اللّٰهَ اَنْ یُّفَرِّقَ بَیْنَ جَمْعِ الْاُمَمِ اِلٰی حَیْثُ یَشَاءُ لِعَظْمِ مَا هُمْ فِیْهِ فَالْخَلْقُ یَلْجُمُوْنَ فِی الْعَرَقِ فَاَمَّا الْمُؤْمِنُ فَهُوَ عَلَیْهِ كَالزُّكْمَةِ وَاَمَّا الْكَافِرُ فَیَتَغَشَّاهُ الْمَوْتُ قَالَ یَا عِیْسٰی اِنْتَظِرْ حَتّٰی اَرْجِعَ اِلَیْكَ فَذَهَبَ نَبِیُّ اللّٰهِ صَلَّی اللّٰهُ تَعَالٰی عَلَیْهِ وَسَلَّمَ فَقَامَ تَحْتَ الْعَرْشِ فَلَقِیَ مَا لَمْ یَلْقَ مَلَكٌ مُّصْطَفًی وَّلَا نَبِیٌّ مُّرْسَلٌ الحدیث۔ میں کھڑا ہوا اپنی امت کا انتظار کرتا ہوں گا کہ صراط پر گزر جائے اتنے میں عیسیٰ علیہ الصلوٰۃ والسلام آکر عرض کریں گے' اے محمد یہ انبیاء اللہ حضور کے پاس التماس لے کر آئے ہیں کہ حضور اللہ تعالیٰ سے عرض کردیں وہ امتوں کی اس جماعت کو جہاں چاہے تفریق فرمادے کہ لوگ بڑی سختی میں ہیں پسینا لگام کی مانند ہو گیا ہے۔ (حدیث میں فرمایا مسلمان پر تو مثل زکام کے

ہو گا اور کافروں کو اس سے موت گھیر لے گی) حضور اقدس صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم فرمائیں گے، اے عیسیٰ آپ انتظار کریں یہاں تک کہ میں واپس آؤں پھر حضور زیر عرش جا کر کھڑے ہوں گے، وہاں وہ پائیں گے جو نہ کسی مقرب فرشتہ کو ملا نہ کسی نبی مرسل نے پایا۔

ارشاد سیم۔۔ حضور جنت کا دروازہ کھولیں گے

مسند احمد و صحیح مسلم میں انہیں سے مروی حضور سید المرسلین صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم فرماتے ہیں، اٰتِیْ بَابَ الْجَنَّةِ یَوْمَ الْقِیٰمَةِ فَاَسْتَفْتِحُ فَیَقُوْلُ الْخَازِنُ مَنْ اَنْتَ فَاَقُوْلُ مُحَمَّدٌ فَیَقُوْلُ بِکَ اُمِرْتُ اَنْ لَّا اَفْتَحَ لِاَحَدٍ قَبْلَکَ۔ میں روز قیامت در جنت پر تشریف لا کر کھلواؤں گا، داروغہ عرض کرے گا کون ہے؟ میں فرماؤں گا محمد (صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم) عرض کرے گا مجھے حضور ہی کے واسطے حکم تھا کہ آپ سے پہلے کسی کے لیے نہ کھولوں۔ طبرانی کی روایت میں ہے داروغہ قیام کر کے عرض کرے گا۔ لَا اَفْتَحُ لِاَحَدٍ قَبْلَکَ وَلَا اَقُوْمُ لِاَحَدٍ بَعْدَکَ۔ نہ میں حضور سے پہلے کسی کے لیے کھولوں، نہ حضور کے بعد کسی کے لیے قیام کروں گا) اور یہ دوسری خصوصیت ہے حضور اقدس صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کے لیے۔

ارشاد سی و یکم

ابو نعیم ابو ہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے راوی ہیں، حضور سید المرسلین صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم فرماتے ہیں، "اَنَا اَوَّلُ مَنْ یَّدْخُلُ الْجَنَّةَ وَلَا فَخْرَ" میں سب سے پہلے جنت میں رونق افروز ہوں گا اور کچھ فخر مقصود نہیں۔

ارشاد سی و دوم

صحیح مسلم میں انس رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے مروی ہے، حضور سید المرسلین صلی اللہ

تعالیٰ علیہ وسلم فرماتے ہیں" اَنَا اَکْثَرُ الْاَنْبِیَاءِ تَبِعًا یَوْمَ الْقِیٰمَۃِ وَاَنَا اَوَّلُ مَنْ یَّقْرَعُ بَابَ الْجَنَّۃِ (روز قیامت میں سب انبیاء سے کثرت امت میں زائد ہوں گا" اور سب سے پہلے میں ہی جنت کا دروازہ کھٹکھٹاؤں گا) مسلم کی دوسری روایت یوں ہے" اَنَا اَوَّلُ النَّاسِ یَشْفَعُ فِی الْجَنَّۃِ وَاَنَا اَکْثَرُ الْاَنْبِیَاءِ تَبِعًا۔ (میں جنت میں سب سے پہلا شفیع ہوں اور میرے پیرو سب انبیاء کی امتوں سے افزوں) ابن النجار نے ان لفظوں سے روایت کی اَنَا اَوَّلُ مَنْ یَّدُقُّ بَابَ الْجَنَّۃِ فَلَمْ تَسْمَعِ الْاٰذَانُ اَحْسَنَ مِنْ طَنِیْنِ الْحَلْقِ عَلٰی تِلْکَ الْمَصَارِیْعِ میں سب سے پہلے جنت کا دروازہ کوٹوں گا" زنجیروں کی جھنکار جو ان کواڑوں پر ہوگی" اس سے بہتر آواز کسی کان نے نہ سنی۔

ارشاد سی و سوم۔ حضور اقدس روز قیامت بلند ترین منبر پر جلوہ فرما ہوں گے

صحیح ابن حبان میں انہیں سے مروی ہے" حضور سید المرسلین صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم فرماتے ہیں:

اِنَّ لِکُلِّ نَبِیٍّ یَوْمَ الْقِیٰمَۃِ مِنْبَرًا مِّنْ نُّوْرٍ وَّاِنِّیْ لَعَلٰی اَطْوَلِھَا وَاَنْوَرِھَا فَیَجِیْءُ مُنَادٍ یُّنَادِیْ اَیْنَ النَّبِیُّ الْاُمِّیُّ قَالَ فَیَقُوْلُ الْاَنْبِیَاءُ کُلُّنَا نَبِیٌّ اُمِّیٌّ فَاِلٰی اَیِّنَا اُرْسِلَ فَیَرْجِعُ الثَّانِیَۃَ فَیَقُوْلُ اَیْنَ النَّبِیُّ الْاُمِّیُّ الْعَرَبِیُّ قَالَ فَیَنْزِلُ مُحَمَّدٌ صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَسَلَّمَ حَتّٰی یَاْتِیَ بَابَ الْجَنَّۃِ فَیَقْرَعُہٗ (وساق الحدیث الی ان قال) فَیُفْتَحُ لَہٗ فَیَدْخُلُ فَیَتَجَلّٰی لَھُمُ الرَّبُّ تَبَارَکَ وَ تَعَالٰی وَلَا یَتَجَلّٰی لِنَبِیٍّ قَبْلَہٗ فَیَخِرُّ لَہٗ سَاجِدًا الحدیث۔

قیامت میں ہر نبی کے لیے ایک منبر نور کا ہو گا اور میں سب سے زیادہ بلند و نورانی منبر پر ہوں گا منادی آ کر ندا کرے گا کہاں ہیں نبی امی صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم؟ انبیاء کہیں گے ہم سب نبی امی ہیں، کسے یاد فرمایا ہے؟ منادی واپس جائے گا۔ دوبارہ آ کر یوں ندا کرے گا کہاں ہیں نبی امی عربی صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم؟ اب حضور اقدس صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم اپنے منبر اطہر سے اتر کر جنت کو تشریف لے جائیں گے۔ دروازہ کھلوا کر اندر جائیں گے۔ رب عز جلالہ ان کے لیے تجلی فرمائے گا اور ان سے پہلے کسی پر تجلی نہ کرے گا۔ حضور اپنے رب کے لیے سجدہ میں گریں گے۔ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم۔

ارشادی و چہارم۔ حضور ﷺ سب سے پہلے پل صراط سے گزریں گے

صحیحین میں ابو ہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے ہے، حضور سید المرسلین صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم فرماتے ہیں يُضْرَبُ الصِّرَاطُ بَيْنَ ظَهْرَانَيْ جَهَنَّمَ فَأَكُونُ أَوَّلَ مَنْ يَّجُوْزُ مِنَ الرُّسُلِ بِأُمَّتِهٖ جب پشت جہنم پر صراط رکھیں گے میں سب رسولوں سے پہلے اپنی امت کو لے کر گزر فرماؤں گا۔

ارشادی و پنجم۔۔ قیامت میں حضور شفاعت کے لیے آگے بڑھیں گے

صحیح مسلم میں حضرت حذیفہ و حضرت ابو ہریرہ اور تصانیف طبرانی و ابن ابی حاتم و ابن مردویہ میں عقبہ بن عامر رضی اللہ تعالیٰ عنہم سے مروی، حضور سید المرسلین صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم فرماتے ہیں:

يَقُوْمُ الْمُؤْمِنُوْنَ حَتّٰى تُزْلَفَ لَهُمُ الْجَنَّةُ فَيَأْتُوْنَ اٰدَمَ فَيَقُوْلُوْنَ يَا اٰبَانَا اِسْتَفْتِحْ لَنَا الْجَنَّةَ فَيَقُوْلُ وَهَلْ اَخْرَجَكُمْ مِنَ الْجَنَّةِ اِلَّا خَطِيْئَةُ اَبِيْكُمْ لَسْتُ بِصَاحِبِ ذٰلِكَ وَلٰكِنِ اذْهَبُوْا اِلٰى ابْنِيْ اِبْرَاهِيْمَ خَلِيْلِ

اللّٰہِ قَالَ فَیَقُوْلُ اِبْرَاھِیْمُ لَسْتُ بِصَاحِبِ ذٰلِکَ اِنَّمَا کُنْتُ خَلِیْلًا مِّنْ وَّرَاءِ وَّرَاءِ اِعْمِدُوْا اِلٰی مُوْسٰی الَّذِیْ کَلَّمَہُ اللّٰہُ تَکْلِیْمًا قَالَ فَیَاْتُوْنَ مُوْسٰی فَیَقُوْلُ لَسْتُ بِصَاحِبِ ذٰلِکَ اِذْھَبُوْا اِلٰی عِیْسٰی کَلِمَۃِ اللّٰہِ وَرُوْحِہٖ فَیَقُوْلُ عِیْسٰی لَسْتُ بِصَاحِبِ ذٰلِکَ فَیَاْتُوْنَ مُحَمَّدًا فَیَقُوْمُ فَیُؤْذَنُ لَہٗ الحدیث ھذا حدیث مسلم وَعِنْدَ الْبَاقِیْنَ اِذَا جَمَعَ اللّٰہُ الْاَوَّلِیْنَ وَالْاٰخِرِیْنَ وَقَضٰی بَیْنَھُمْ وَفَرَغَ مِنَ الْقَضَاءِ یَقُوْلُ الْمُؤْمِنُوْنَ لَقَدْ قَضٰی بَیْنَنَا رَبُّنَا وَفَرَغَ مِنَ الْقَضَاءِ فَمَنْ یَّشْفَعُ لَنَا اِلٰی رَبِّنَا فَیَقُوْلُوْنَ اٰدَمُ خَلَقَہُ اللّٰہُ بِیَدِہٖ وَکَلَّمَہٗ فَیَاْتُوْنَہٗ فَیَقُوْلُوْنَ قَدْ قَضٰی رَبُّنَا وَفَرَغَ مِنَ الْقَضَاءِ قُمْ اَنْتَ فَاشْفَعْ لَنَا اِلٰی رَبِّنَا فَیَقُوْلُ ائْتُوْا نُوْحًا فساق الحدیث الی ان قال) فَیَاْتُوْنَ عِیْسٰی فَیَقُوْلُ اَدُلُّکُمْ عَلَی الْعَرَبِیِّ الْاُمِّیِّ فَیَاْتُوْنِیْ فَیَاْذَنُ اللّٰہُ لِیْ اَنْ اَقُوْمَ اِلَیْہِ فَیَثُوْرُ مِنْ اَطْیَبِ رِیْحٍ مَا شَمَّھَا اَحَدٌ قَطُّ حَتّٰی اٰتِیْ رَبِّیْ فَیُشَفِّعُنِیْ وَیَجْعَلُ لِیْ نُوْرًا مِّنْ شَعْرِ رَاْسِیْ اِلٰی ظُفْرِ قَدَمِیْ۔

میدان حشر میں انبیاء کرام کی معذرت

یعنی جب مسلمانوں کا حساب کتاب اور ان کا فیصلہ ہو چکے گا جنت ان سے نزدیک کی جائے گی۔ مسلمان آدم علیہ الصلوۃ والسلام کے پاس حاضر ہوں گے کہ ہمارا حساب ہو چکا' آپ حق سبحانہ سے عرض کر کے ہمارے لیے جنت کا دروازہ کھلوا دیجئے' آدم علیہ الصلوۃ والسلام عذر کریں گے اور فرمائیں گے میں اس کام کا نہیں' تم نوح کے پاس جاؤ' وہ

بھی انکار کرکے ابراہیم علیہ الصلوٰۃ والتسلیم کے پاس بھیجیں گے۔ وہ فرمائیں گے میں اس کام کا نہیں، تم موسیٰ کلیم اللہ کے پاس جاؤ، وہ فرمائیں گے میں اس کام کا نہیں، مگر تم عیسیٰ روح اللہ وکلمۃ اللہ کے پاس جاؤ، وہ فرمائیں گے میں اس کام کا نہیں، مگر میں تمہیں عرب والے نبی امی کی طرف راہ بتاتا ہوں، لوگ میری خدمت میں حاضر آئیں گے۔ اللہ تعالیٰ مجھے اذن دے گا۔ میرے کھڑے ہوتے ہی وہ خوشبو مہکے گی جو آج تک کسی دماغ نے نہ سونگھی ہوگی۔ یہاں تک کہ میں اپنے رب کے پاس حاضر ہوں گا، وہ میری شفاعت قبول فرمائے گا اور میرے سر کے بالوں سے پاؤں کے ناخن تک نور کردے گا۔

ارشاد سی و ششم۔ تمام انبیاء سے پہلے حضور ہی جنت میں داخل ہوں گے

طبرانی معجم اوسط میں بسند حسن اور دارقطنی وابن النجار، امیر المومنین عمر فاروق اعظم رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے راوی ہیں، حضور سید المرسلین صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم فرماتے ہیں، اِنَّ الْجَنَّةَ حُرِّمَتْ عَلَى الْاَنْبِيَاءِ حَتّٰى اَدْخُلَهَا وَحُرِّمَتْ عَلَى الْاُمَمِ حَتّٰى تَدْخُلَهَا اُمَّتِیْ۔ (جنت پیغمبروں پر حرام ہے جب تک میں اس میں نہ داخل ہوں اور امتوں پر حرام ہے جب تک میری امت نہ داخل ہو)۔ اسی طرح طبرانی نے عبداللہ بن عباس رضی اللہ تعالیٰ عنہما سے روایت کی۔

ارشاد سی و ہفتم۔۔ ایک یہودی کو تلقین

اسحٰق بن راہویہ اپنی مسند اور ابن ابی شیبہ "مصنف" میں امام مکحول تابعی سے راوی ہیں، امیر المومنین عمر کا ایک یہودی پر کچھ آتا تھا۔ اس سے فرمایا، قسم اس کی جس نے محمد صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کو تمام انسانوں پر فضیلت بخشی، میں تجھے نہ چھوڑوں گا، یہودی نے قسم کھا کر حضور کی افضلیت مطلقہ کا انکار کیا۔ امیر المومنین نے اسے تپانچہ مارا، یہودی بارگاہ رسالت میں نالشی آیا، حضور اقدس صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے امیر المومنین کو تو حکم دیا تم نے اسے تھپڑ مارا ہے، راضی کرلو اور یہودی کی طرف مخاطب ہوکر فرمایا،

بَلْ یَا یَہُوْدِیُّ آدَمُ صَفِیُّ اللّٰہِ وَ اِبْرَاہِیْمُ خَلِیْلُ اللّٰہِ وَ مُوْسٰی نَجِیُّ اللّٰہِ وَ عِیْسٰی رُوْحُ اللّٰہِ وَ اَنَا حَبِیْبُ اللّٰہِ بَلْ یَا یَہُوْدِیُّ تَسَمّٰی اللّٰہُ بِاسْمَیْنِ سَمّٰی بِہِمَا اُمَّتِیْ ھُوَ السَّلَامُ وَسَمّٰی بِہَا اُمَّتِیَ الْمُسْلِمِیْنَ وَھُوَ الْمُؤْمِنُ وَسَمّٰی بِہَا اُمَّتِی الْمُؤْمِنِیْنَ بَلْ یَا یَہُوْدِیُّ اِنَّ الْجَنَّۃَ مُحَرَّمَۃٌ عَلَی الْاَنْبِیَاءِ حَتّٰی اَدْخُلَہَا وَھِیَ مُحَرَّمَۃٌ عَلَی الْاُمَمِ حَتّٰی تَدْخُلَہَا اُمَّتِیْ۔ (بلکہ او یہودی آدم صفی اللہ اور ابراہیم خلیل اللہ اور موسیٰ نجی اللہ اور عیسیٰ روح اللہ ہیں اور میں حبیب اللہ ہوں' بلکہ او یہودی اللہ تعالیٰ نے اپنے دو ناموں پر میری امت کے نام رکھے۔ اللہ تعالیٰ سلام ہے اور میری امت کا نام مسلمین رکھا۔ اللہ تعالیٰ مومن ہے اور میری امت کا نام مومنین رکھا بلکہ او یہودی بہشت سب نبیوں پر حرام ہے یہاں تک کہ میں اس میں تشریف لے جاؤں اور سب امتوں پر حرام ہے یہاں تک کہ میری امت داخل ہو۔

ارشاد سی و ہشتم۔۔ وسیلہ بھی جنت کا ایک مقام ہے

احمد' مسلم' ابوداؤد' ترمذی' نسائی' عبداللہ بن عمرو بن عاص رضی اللہ تعالیٰ عنہما سے راوی ہیں' حضور سید المرسلین صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم فرماتے ہیں:

سَلُوا اللّٰہَ لِیَ الْوَسِیْلَۃَ فَاِنَّہَا مَنْزِلَۃٌ فِی الْجَنَّۃِ لَا تَنْبَغِیْ اِلَّا لِعَبْدٍ مِّنْ عِبَادِ اللّٰہِ وَاَرْجُوْا اَنْ اَکُوْنَ اَنَا ھُوَ فَمَنْ سَاَلَ لِیَ الْوَسِیْلَۃَ حَلَّتْ عَلَیْہِ الشَّفَاعَۃُ۔

اللہ تعالیٰ سے میرے لیے وسیلہ مانگو۔ وہ جنت کی ایک منزل ہے کہ ایک بندے کے سوا کسی کے شایان نہیں۔ میں امید کرتا ہوں کہ وہ بندہ میں ہی ہوں تو جو میرے لیے وسیلہ مانگے گا اس پر میری شفاعت اترے گی۔

ابوہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ کی حدیث مختصر میں ہے' صحابہ نے عرض کی یارسول اللہ وسیلہ کیا ہے۔ فرمایا' اَعْلٰی دَرَجَۃٍ فِی الْجَنَّۃِ لَا یَنَالُہَا اِلَّا رَجُلٌ وَّاحِدٌ

اَرْجُوْاَنْ اَکُوْنَ هُوَ-(بلند ترین درجات جنت ہے جسے نہ پائے گا مگر ایک مرد امید کرتا ہوں کہ وہ مرد میں ہوں) رواہ الترمذی-

علماء فرماتے ہیں خدا اور رسول جس بات کو بکلمہ امید و ترجی بیان فرمائیں وہ یقینی الوقوع ہے بلکہ بعض علما نے فرمایا کلام اولیا میں بھی رجا تحقیق ہی کے لیے ہے-
ذکرہ الزرقانی عن صاحب النور عن بعض شیوخہ فی اقسام شفاعتہ صلے اللہ تعالی علیہ وسلم-

ارشاد سی دہم

عثمان بن سعید دارمی کتاب "الرد علی الجہمیۃ" میں عبادہ بن صامت رضی اللہ تعالی عنہ سے راوی ہیں' حضور سید المرسلین صلی اللہ تعالی علیہ وسلم فرماتے ہیں' ان اللہ رفعنی یوم القیمہ فی اعلے غرفہ من جنات النعیم لیس فوقی الاحملۃ العرش (بیشک اللہ تعالی روز قیامت مجھے جنت نعیم کے سب غرفوں سے اعلیٰ غرفہ میں بلند فرمائے گا کہ مجھ سے اوپر بس خدا کا عرش ہوگا)- والحمدللہ رب العالمین-

تابش دوم

جلوۂ سوم

ارشادات انبیائے عظام و ملائکہ کرام علی سیدہم وعلیہم الصلوۃ والسلام

ارشاد چہلم-- حضور کو اللہ نے تمام انبیاء کرام سے افضل بنایا ہے

ابن جریر ابن مردویہ ابن ابی حاتم بزار ابو یعلی بیہقی بطریق ابو العالیہ حضرت

ابوہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے معراج کی حدیث طویل میں راوی ہیں کہ انبیاء علیہم الصلوۃ والسلام نے اپنے رب کی حمد وثنا کی اور اپنے فضائل جلیلہ کے خطبے پڑھے۔ سب کے بعد حضور پر نور خاتم النبیین صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے فرمایا:

کُلُّکُمْ اَثْنٰی عَلٰی رَبِّہٖ وَاَنَا مُثْنٍ عَلٰی رَبِّیْ اَلْحَمْدُ لِلّٰہِ الَّذِیْ اَرْسَلَنِیْ رَحْمَۃً لِّلْعَالَمِیْنَ وَکَافَّۃً لِّلنَّاسِ بَشِیْرًا وَّنَذِیْرًا وَّاَنْزَلَ عَلَیَّ الْفُرْقَانَ فِیْہِ تِبْیَانٌ لِکُلِّ شَیْءٍ وَجَعَلَ اُمَّتِیْ خَیْرَ اُمَّۃٍ اُخْرِجَتْ لِلنَّاسِ وَجَعَلَ اُمَّتِیْ اُمَّۃً وَّسَطًا وَّجَعَلَ اُمَّتِیْ ھُمُ الْاَوَّلُوْنَ وَالْاٰخِرُوْنَ وَشَرَحَ لِیْ صَدْرِیْ وَوَضَعَ عَنِّیْ وِزْرِیْ وَرَفَعَ لِیْ ذِکْرِیْ وَجَعَلَنِیْ فَاتِحًا وَّخَاتِمًا۔

(تم سب نے اپنے رب کی ثنا کی اور اب میں اپنے رب کی ثنا کرتا ہوں۔ حمد اس خدا کو جس نے مجھے تمام جہان کے لیے رحمت بنا کر بھیجا اور کافہ ناس کا رسول بنایا خوشخبری دیتا اور ڈر سناتا' اور مجھ پر قرآن اتارا اس میں ہر چیز کا روشن بیان ہے اور میری امت سب امتوں سے بہتر اور امت عادل اور زمانے میں موخر اور مرتبے میں مقدم کی اور میرے لیے سینہ کھول دیا اور مجھ سے میرا بوجھ اتار لیا' اور میرے لیے میرا ذکر بلند فرمایا اور مجھے فاتح باب رسالت و خاتم دور نبوت کیا)۔

جب حضور اس خطبہ جلیلہ سے فارغ ہوئے حضرت ابراہیم علیہ الصلوۃ والتسلیم نے حضرات انبیاء سے فرمایا بِھٰذَا اَفْضَلَکُمْ مُحَمَّدٌ (اسی لیے محمد صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم تم سے افضل ہوئے) پھر جب حضور اپنے رب سے ملے۔ رب تبارک و تعالیٰ نے فرمایا سل (مانگ کیا مانگتا ہے) حضور نے اور انبیاء کے فضائل عرض کیے کہ تو نے انہیں یہ یہ کرامتیں دیں' حق جل وعلا نے حضور کے فضائل اعلیٰ واشرف ارشاد فرمائے کہ تمہیں یہ کچھ بخشا۔ حضور نے یہ واقعہ بیان فرما کر ارشاد فرمایا' فَضَّلَنِیْ رَبِّیْ (مجھے

میرے رب نے افضل کیا) اور اپنے فضائل و خصائص عظیمہ بیان فرمائے۔ یہ حدیث دو ورق طویل میں ہے۔

ارشاد چہل ویکم۔۔ روئے زمین میں حضور سے افضل کوئی بھی نہیں

حاکم کتاب الکنی اور طبرانی اوسط اور بیہقی و ابو نعیم "دلائل النبوۃ" میں اور ابن عساکر و دیلمی و ابن لال ام المومنین صدیقہ بنت صدیق رضی اللہ تعالیٰ عنہما سے راوی ہیں، حضور سید المرسلین صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم فرماتے ہیں، قَالَ جِبْرِئِيْلُ قَلَّبْتُ الْاَرْضَ مَشَارِقَهَا وَمَغَارِبَهَا فَلَمْ اَجِدْ رَجُلًا اَفْضَلَ مِنْ مُحَمَّدٍ وَلَمْ اَجِدْ بَنِيْ اَبٍ اَفْضَلَ مِنْ بَنِيْ هَاشِمٍ۔ (جبریل نے مجھ سے عرض کی، میں نے پورب پچھم ساری زمین الٹ پلٹ کر دیکھی، کوئی شخص محمد صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم سے افضل نہ پایا، نہ کوئی خاندان، خاندان بنی ہاشم سے بہتر نظر آیا)۔

امام ابن حجر عسقلانی فرماتے ہیں، صحت کے انوار اس متن کے گوشوں پر جھلک رہے ہیں۔ نقلہ فی المواھب۔

ارشاد چہل ودوم

ابو نعیم "کتاب المعرفۃ" میں اور ابن عساکر عبداللہ بن غنم سے راوی ہیں، ہم خدمت اقدس حضور سید المرسلین صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم میں حاضر تھے، ناگاہ ایک ابر نظر آیا۔ حضور پر نور صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے فرمایا سَلَّمَ عَلَيَّ مَلَكٌ قَالَ لَمْ اَزَلْ اَسْتَاْذِنُ رَبِّيْ فِيْ لِقَائِكَ حَتّٰى كَانَ هٰذَا اَوَانُ اَذِنَ لِيْ اَنِّيْ اُبَشِّرُكَ اَنَّهُ لَيْسَ اَحَدٌ اَكْرَمُ عَلَى اللّٰهِ مِنْكَ۔ (مجھ سے ایک فرشتہ نے سلام کے بعد عرض کی، مدت سے میں اپنے رب سے قدم بوسی حضور کی اجازت مانگتا تھا یہاں تک کہ اب اس نے اذن دیا۔ میں حضور کو مژدہ دیتا ہوں کہ اللہ تعالیٰ کو حضور سے زیادہ کوئی عزیز نہیں)

ارشادِ چہل و سوم

امام ابوزکریا یحیٰی بن عائذ حضرت عبداللہ بن عباس رضی اللہ تعالیٰ عنہما سے راوی ہیں، حضرت آمنہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا قصہ ولادت اقدس میں فرماتیں، مجھے تین شخص نظر آئے گویا آفتاب ان کے چہروں سے طلوع کرتا ہے۔ ان میں ایک نے حضور کو اٹھا کر ایک ساعت تک حضور کو اپنے پروں میں چھپایا اور گوش اقدس میں کچھ کہا کہ میری سمجھ میں نہ آیا۔ اتنی بات میں نے بھی سنی کہ عرض کرتا ہے:

اَبْشِرْ یَا مُحَمَّدُ فَمَا بَقِیَ لِنَبِیٍّ عِلْمٌ اِلَّا وَقَدْ اُعْطِیْتَهٗ فَاَنْتَ اَکْثَرُهُمْ عِلْمًا وَّاَشْجَعُهُمْ قَلْبًا مَعَکَ مَفَاتِیْحُ النَّصْرِ قَدْ اُلْبِسْتَ الْخَوْفَ وَالرُّعْبَ لَا یَسْمَعُ اَحَدٌ بِذِکْرِکَ اِلَّا وَجِلَ فُؤَادُهٗ وَخَافَ قَلْبُهٗ وَاِنْ لَّمْ یَرَکَ یَا خَلِیْفَةَ اللّٰهِ۔

(اے محمد مژدہ ہو کہ کسی نبی کا کوئی علم باقی نہ رہا جو حضور کو نہ ملا ہو تو حضور ان سب سے علم میں زائد اور شجاعت میں فائق ہیں۔ نصرت کی کنجیاں حضور کے ساتھ ہیں۔ حضور کو رعب و دبدبہ کا جامہ پہنایا ہے جو حضور کا نام پاک سنے گا اس کا جی ڈر جائے گا اور دل سہم جائے گا اگرچہ حضور کو دیکھا نہ ہو، اے اللہ کے نائب)

ابن عباس فرماتے ہیں کَانَ ذٰلِکَ رِضْوَانُ خَازِنُ الْجِنَانِ یہ رضوان داروغہ جنت تھے علیہ الصلوٰۃ والسلام۔

ارشادِ چہل و چہارم۔۔ سوارِ جہانگیر یک راں براق

احمد، ترمذی، عبد بن حمید، ابن مردویہ، بیہقی، ابو نعیم، حضرت انس رضی اللہ تعالیٰ عنہ اور بزار حضرت امیر المومنین علی کرم اللہ تعالیٰ وجہہ سے بصورت موقوف اور ابن

سعد عبداللہ بن عباس وام المومنین صدیقہ وام المومنین ام سلمہ وام ہانی بنت ابی طالب رضی اللہ تعالیٰ عنہم سے نبی صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کی طرف مرفوعا راوی ہیں "شب اسرا جب حضور اقدس صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے براق پر سوار ہونا چاہا" وہ چمکا۔ جبریل امین علیہ الصلوۃ والتسلیم نے فرمایا" اَبِمُحَمَّدٍ تَفْعَلُ هٰذَا (وفی المرفوع) اَلَا تَسْتَحْیِیْنَ یَا بُرَاقُ (وعند البزار) اُسْکُنِیْ (ثم اتفقوا فی المعنی واللفظ لانس) فَوَاللّٰهِ مَا رَکِبَکَ خَلْقٌ قَطُّ اَکْرَمُ عَلَی اللّٰهِ مِنْهُ۔ (کیا محمد صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کے ساتھ یہ گستاخی' اے براق تجھے شرم نہیں آتی' ٹھہر کہ خدا کی قسم' تجھ پر کبھی کوئی ایسا شخص نہ سوار ہو جو اللہ کے نزدیک ان سے زیادہ عزت والا ہو) فَارْفَضَّ عَرَقًا (اس کہنے سے براق کو پسینا چھوٹ پڑا) یہ روایت بطریق قتادہ عن انس تھی اور بیہقی وابن جریر وابن مردویہ نے بطریق عبدالرحمٰن بن ہاشم بن عتبہ عن انس یوں روایت کی کہ روح القدس علیہ الصلوۃ والسلام نے فرمایا" مَهْ یَا بُرَاقُ فَوَاللّٰهِ مَا رَکِبَکَ مِثْلُهٗ ہیں (اے براق خدا کی قسم' تجھ پر کوئی ان کا ہم رتبہ سوار نہ ہوا) اور یہی تینوں محدث مثل ابن ابی حاتم وابن عساکر ابو سعید خدری رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے راوی حضور سید المرسلین صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم فرماتے ہیں "کَانَتِ الْاَنْبِیَاءُ تَرْکَبُهَا قَبْلِیْ۔ (مجھ سے پہلے انبیاء اس پر سوار ہوا کرتے تھے)۔

ارشاد چہل و پنجم

آدم علیہ الصلوۃ والسلام کا قول وحی اول میں گزرا کہ محمد صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم تمام مخلوقات سے زیادہ اللہ کو پیارے اور اس کی درگاہ میں سب سے قدر و عزت میں بلند ہیں۔

ارشاد چہل و ششم

مسیح علیہ الصلوۃ والسلام کا قول ارشاد ہفتم میں گزرا کہ محمد صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم

سردار جملہ بنی آدم ہیں۔ "احادیث امامۃ الانبیاء" ان حدیثوں کو میں نے یہاں تک تاخیر دی کہ حضور پرنور صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے شب معراج اپنا امام الانبیاء ہونا خود بیان فرمایا' اور جبریل امین علیہ الصلوۃ والسلام نے حضور کو امام کیا' اور جمیع الانبیاء و مرسلین علیہم الصلوۃ والتسلیم نے اسے پسند رکھا' تو ان حدیثوں کو ارشاد حضور والا و ارشاد ملائکہ و ارشاد انبیاء سب سے نسبت ہے۔ لہذا سب جلوں کے بعد ان کی تجلی مناسب ہوئی۔

ارشاد چہل و ہفتم۔ معراج کی رات حضور نے تمام انبیاء کی امامت کرائی

شب اسراء حضور سید المرسلین صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کا انبیاء کرام علیہم الصلوۃ والسلام کی امامت فرمانا' حدیث ابوہریرہ و حدیث انس و حدیث ابن عباس و حدیث ابن مسعود و حدیث ابی لیلی و حدیث ابو سعید و حدیث ام ہانی و حدیث ام المومنین صدیقہ و حدیث ام المومنین ام سلمہ رضی اللہ تعالیٰ عنہم و اثر کعب احبار رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہ سے مروی ہوا (ابوہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے ہے) حضور سید المرسلین صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے فرمایا' میں نے اپنے کو جماعت انبیاء میں دیکھا' موسیٰ و عیسیٰ و ابراہیم علیہم الصلوۃ والتسلیم کو نماز پڑھتے پایا۔ فَحَانَتِ الصَّلٰوةُ فَاَمَمْتُهُمْ۔ پھر نماز کا وقت آیا' میں نے ان سب کی امامت کی (انس) رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے نسائی کی روایت میں ہے' فَلَمْ اَلْبَثْ اِلَّا يَسِيْرًا حَتّٰى اجْتَمَعَ نَاسٌ كَثِيْرٌ ثُمَّ اَذَّنَ مُؤَذِّنٌ وَّاُقِيْمَتِ الصَّلٰوةُ فَقُمْنَا صُفُوْفًا نَنْتَظِرُ مَنْ يَّؤُمُّنَا فَاَخَذَ بِيَدِيْ جِبْرِيْلُ فَقَدَّمَنِيْ فَصَلَّيْتُ بِهِمْ فَلَمَّا انْصَرَفْتُ قَالَ جِبْرِيْلُ يَا مُحَمَّدُ اَتَدْرِيْ مَنْ صَلّٰى خَلْفَكَ قُلْتُ لَا قَالَ صَلّٰى خَلْفَكَ كُلُّ نَبِيٍّ بَعَثَهُ اللّٰهُ (مجھے کچھ ہی دیر ہوئی تھی کہ بہت لوگ جمع ہو گئے۔ موذن نے اذان کہی اور نماز برپا ہوئی' ہم سب صف باندھے منتظر تھے کہ کون امام ہوتا ہے۔ جبریل نے میرا ہاتھ پکڑ کر آگے کیا۔ میں نے نماز پڑھائی۔ سلام پھیرا تو جبریل نے عرض کی' حضور نے جانا یہ کس کس نے آپ کے پیچھے نماز پڑھی؟ فرمایا نہ' عرض کی' ہر نبی کہ خدا

نے بھیجا حضور کے پیچھے نماز میں تھا۔ طبرانی و بیہقی و ابن جریر و ابن مردویہ کی روایت موقوف میں ہے "ثُمَّ بَعَثَ لَهٗ آدَمَ فَمَنْ دُوْنَهٗ مِنَ الْاَنْبِيَاءِ فَاَمَّهُمْ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ تَعَالٰى عَلَيْهِ وَسَلَّمَ۔ حضور کے لیے آدم اور ان کے بعد جتنے نبی ہوئے سب اٹھائے گئے۔ حضور نے ان کی امامت فرمائی۔ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم۔

مسجد اقصاء میں تمام انبیاء آپ کے مقتدی بنے

ابن عباس رضی اللہ تعالیٰ عنہما سے احمد و ابو نعیم و ابن مردویہ بسند صحیح راوی ہیں، جب حضور مسجد اقصیٰ میں تشریف لائے، نماز کو کھڑے ہوئے فَاِذَا النَّبِيُّوْنَ اَجْمَعُوْنَ يُصَلُّوْنَ مَعَهٗ کیا دیکھتے ہیں کہ سارے انبیاء حضور کے ساتھ نماز میں ہیں۔ ابن مسعود رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے حسن بن عرفہ و ابو نعیم و ابن عساکر نے روایت کی، میں مسجد میں تشریف لے گیا انبیاء کو پہچانا کوئی قیام میں ہے کوئی رکوع میں، کوئی سجود میں۔ ثُمَّ اُقِيْمَتِ الصَّلٰوةُ فَاَمَمْتُهُمْ پھر نماز برپا ہوئی، میں ان سب کا امام ہوا۔ ابو یعلی رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے طبرانی و ابن مردویہ راوی ہیں، حضور پر نور و جبریل امین صلی اللہ تعالیٰ علیہما وسلم بیت المقدس پہنچے۔ وہاں کچھ لوگ بیٹھے دیکھے۔ انہوں نے کہا مَرْحَبًا بِالنَّبِيِّ الْاُمِّيِّ اور ان میں ایک پیر بوڑھا تشریف فرما تھے۔ حضور نے پوچھا جبریل یہ کون ہیں؟ عرض کی، یہ حضور کے باپ ابراہیم اور یہ موسیٰ اور یہ عیسیٰ ہیں۔ ثُمَّ اُقِيْمَتِ الصَّلٰوةُ فَتَدَافَعُوْا حَتّٰى قَدَّمُوْا مُحَمَّدًا صَلَّى اللّٰهُ تَعَالٰى عَلَيْهِ وَسَلَّمَ۔ پھر نماز قائم ہوئی امامت ایک نے دوسرے پر ڈالی یہاں تک کہ سب نے مل کر محمد صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کو امام کیا۔ ابو سعید رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے ابن اسحٰق راوی ہیں، ملاقات انبیاء علیہم الصلوٰۃ والسلام ذکر کر کے کہتے ہیں فَصَلّٰى بِهِمْ ثُمَّ اُتِيَ بِاِنَاءٍ فِيْهِ لَبَنٌ۔ حضور نے انہیں نماز پڑھائی پھر ایک برتن میں دودھ حاضر کیا گیا۔ الحدیث۔

ام ہانی رضی اللہ تعالیٰ عنہا سے یعلی و ابن عساکر راوی ہیں "نُشِرَلِیْ رَهْطٌ مِّنَ الْاَنْبِیَاءِ فِیْهِمْ اِبْرَاهِیْمُ وَمُوْسٰی وَعِیْسٰی فَصَلَّیْتُ بِهِمْ۔ ایک جماعت انبیاء جس میں ابراہیم و موسیٰ و عیسیٰ تھے' میرے لیے اٹھائی گئی۔ میں نے انہیں نماز پڑھائی۔

امہات المومنین و ام ہانی و ابن عباس رضی اللہ تعالیٰ عنہم سے ابن سعد نے روایت کی رَاَیْتُ الْاَنْبِیَاءَ جُمِعُوْالِیْ فَرَاَیْتُ اِبْرَاهِیْمَ وَمُوْسٰی وَعِیْسٰی فَظَنَنْتُ اَنَّهٗ لَابُدَّ لَهُمْ اَنْ یَّكُوْنَ لَهُمْ اِمَامٌ فَقَدَّمَنِیْ جِبْرِیْلُ حَتّٰی صَلَّیْتُ بَیْنَ اَیْدِیْهِمْ۔ میں نے ملاحظہ فرمایا کہ انبیاء میرے لیے جمع کیے گئے۔ میں نے ان میں خلیل و کلیم و مسیح کو بھی دیکھا۔ میں سمجھا اس جماعت کا کوئی امام ضرور چاہیے۔ جبریل نے مجھے آگے کیا۔ میں نے ان کی امامت فرمائی۔

کعب احبار [illegible] اللہ تعالیٰ [illegible] راوی ہیں فَاَذَّنَ جِبْرِیْلُ وَنَزَلَتِ الْمَلٰٓئِكَةُ مِنَ السَّمَاءِ وَحَشَرَ اللّٰهُ لَهُ الْمُرْسَلِیْنَ فَصَلَّی النَّبِیُّ صَلَّی اللّٰهُ تَعَالٰی عَلَیْهِ وَسَلَّمَ بِالْمَلٰٓئِكَةِ وَالْمُرْسَلِیْنَ۔ جبریل نے اذان کہی اور آسمان سے فرشتے اترے اور اللہ تعالیٰ نے حضور کے لیے مرسلین جمع فرما کر بھیجے۔ حضور نے ملائکہ و مرسلین کی امامت فرمائی۔

فائدہ: امامت ملائکہ کی دوسری حدیث ان شاء اللہ تعالیٰ تلاش چہارم میں آئے گی اور حدیث طویل ابی ہریرہ مذکور ارشاد چہلم میں ہے "دَخَلَ فَصَلّٰی مَعَ الْمَلٰٓئِكَةِ اور ابن مردویہ راوی ہیں "عن هشام بن عروه بن ابیه عن عائشه قَالَتْ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّی اللّٰهُ تَعَالٰی عَلَیْهِ وَسَلَّمَ لَمَّا اُسْرِیَ بِیْ اِلَی السَّمَاءِ اَذَّنَ جِبْرِیْلُ فَظَنَّتِ الْمَلٰٓئِكَةُ اَنَّهٗ یُصَلِّیْ بِهِمْ فَقَدَّمَنِیْ فَصَلَّیْتُ بِالْمَلٰٓئِكَةِ۔ شب معراج جب میں آسمان پر تشریف لے گیا' جبریل نے اذان دی' ملائکہ سمجھے ہمیں جبریل نماز پڑھائیں گے' جبریل نے مجھے آگے کیا' میں نے ملائکہ کی امامت فرمائی۔

تذییل

ارشاد چہل و ہشتم

"شفا شریف" میں حدیث نقل فرمائی' اَطْمَعُ اَنْ اَکُوْنَ اَعْظَمَ الْاَنْبِیَاءِ اَجْرًا یَوْمَ الْقِیٰمَۃِ۔ میں طمع کرتا ہوں کہ قیامت میں میرا ثواب سب انبیاء سے بڑا ہو

ارشاد چہل و نہم۔۔ خلیل و مسیح روز قیامت حضور کے امتی ہوں گے

اسی میں منقول ہے' اَمَا تَرْضَوْنَ اَنْ یَّکُوْنَ اِبْرَاهِیْمُ وَعِیْسٰی کَلِمَۃُ اللّٰهِ فِیْکُمْ یَوْمَ الْقِیٰمَۃِ ثُمَّ قَالَ اِنَّهُمَا فِیْ اُمَّتِیْ یَوْمَ الْقِیٰمَۃِ۔ کیا تم راضی نہیں کہ ابراہیم و عیسیٰ کلمۃ اللہ روز قیامت تم میں شمار کیے جائیں' پھر فرمایا وہ دونوں روز قیامت میری امت میں ہوں گے۔

ارشاد پنجاہم۔۔ حضور اللہ تعالیٰ کی بہترین مخلوق ہیں

"افضل القری" میں فتاوائے امام شیخ الاسلام سراج بلقینی سے ہے' جبریل علیہ الصلوۃ والسلام نے حضور سے عرض کی' اَبْشِرْ فَاِنَّکَ خَیْرُ خَلْقِهٖ وَصَفْوَتِهٖ مِنَ الْبَشَرِ حَبَاکَ اللّٰهُ بِمَا لَمْ یُحِبَّ بِهٖ اَحَدًا مِّنْ خَلْقِهٖ لَا مَلَکًا مُّقَرَّبًا وَّلَا نَبِیًّا مُّرْسَلًا الحدیث۔ مژدہ ہو کہ حضور بہترین خلق خدا ہیں' اس نے تمام آدمیوں میں سے حضور کو چن لیا اور وہ دیا جو سارے جہان میں کسی کو نہ دیا' نہ کسی مقرب فرشتے' نہ کسی مرسل نبی کو

ارشاد پنجاہ و یکم

علامہ شمس الدین ابن الجزری اپنے رسالہ "میلاد" میں ناقل ہیں' حضور

سید المرسلین صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے حضرت جناب مولی المسلمین علی المرتضیٰ کرم اللہ تعالیٰ وجہہ الکریم سے فرمایا' یَا اَبَا الْحَسَنِ اَنَّ مُحَمَّدًا رَسُوْلُ رَبِّ الْعَالَمِیْنَ وَ خَاتَمُ النَّبِیِّیْنَ وَ قَائِدُ الْغُرِّ الْمُحَجَّلِیْنَ سَیِّدُ جَمِیْعِ الْاَنْبِیَاءِ وَالْمُرْسَلِیْنَ اَلَّذِیْ نُبِّئَ وَ اٰدَمُ بَیْنَ الْمَاءِ وَالطِّیْنِ رَءُوْفٌ بِالْمُؤْمِنِیْنَ شَفِیْعُ الْمُذْنِبِیْنَ اَرْسَلَهُ اللّٰهُ اِلٰی کَافَّةِ الْخَلْقِ اَجْمَعِیْنَ۔ اے ابوالحسن بیشک محمد صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم رب العالمین کے رسول ہیں اور پیغمبروں کے خاتم اور روشن رو روشن دست و پا والوں کے پیشوا' تمام انبیاء و مرسلین کے سردار نبی ہوئے جبکہ آدم آب و گل میں تھے' مسلمانوں پر نہایت مہربان گناہگاروں کے شفیع' اللہ تعالیٰ نے انہیں تمام عالم کی طرف بھیجا۔

ارشاد پنجاہ و دوم۔۔ حضور کی خصوصی خلوت

بعض احادیث میں مذکور ہے لِیْ مَعَ اللّٰهِ وَقْتٌ لَا یَسَعُنِیْ فِیْهِ مَلَکٌ مُقَرَّبٌ وَّلَا نَبِیٌّ مُّرْسَلٌ۔ میرے لیے خدا کے ساتھ ایک ایسا وقت ہے جس میں کسی مقرب فرشتے یا مرسل نبی کی گنجائش نہیں۔ ذکرہ الشیخ فی مدارج النبوۃ۔

ارشاد پنجاہ و سوم

مولانا فاضل علی قاری "شرح شفا" میں علامہ تلمسانی سے ناقل ہیں' ابن عباس رضی اللہ تعالیٰ عنہما نے روایت کی' حضور سید المرسلین صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے فرمایا: جبریل نے آکر مجھے یوں سلام کیا' اَلسَّلَامُ عَلَیْکَ یَا اَوَّلُ' اَلسَّلَامُ عَلَیْکَ یَا اٰخِرُ' اَلسَّلَامُ عَلَیْکَ یَا ظَاهِرُ' اَلسَّلَامُ عَلَیْکَ یَا بَاطِنُ۔ میں نے کہا اے جبریل یہ تو خالق کی صفتیں ہیں مخلوق کو کیونکر مل سکتی ہیں۔ عرض کی' میں نے خدا کے حکم سے حضور کو یوں سلام کیا ہے۔ اس نے حضور کو ان

صفتوں سے فضیلت اور تمام انبیاء و مرسلین پر خصوصیت بخشی ہے۔ اپنے نام و صفت سے حضور کے لیے نام و صفت مشتق فرمائے ہیں۔ حضور کا "اول" نام رکھا کہ حضور سب انبیاء سے آفرینش میں اول ہیں، اور "آخر" اس لیے کہ ظہور میں سب سے موخر اور آخر امم کی طرف خاتم الانبیاء ہیں، اور "باطن" اس لیے کہ اللہ تعالیٰ نے حضور کے باپ آدم کی پیدائش سے دو ہزار برس پہلے ساق عرش پر سرخ نور سے اپنے نام کے ساتھ حضور کا نام لکھا اور مجھے حضور پر درود بھیجنے کا حکم دیا۔ میں نے ہزار سال حضور پر درود بھیجی یہاں تک کہ حق جل وعلا نے حضور کو مبعوث کیا۔ خوشخبری دیتے اور ڈر سناتے اور اللہ کی طرف اس کے حکم سے بلاتے اور چراغ تابان، اور "ظاہر" اس لیے حضور کا نام رکھا کہ اس نے اس زمانہ میں حضور کو تمام ادیان پر غلبہ دیا اور حضور کا شرف و فضل سب اہل آسمان و زمین پر آشکارا کیا تو ان میں کوئی ایسا نہیں جس نے حضور پر درود نہ بھیجی۔ اللہ تعالیٰ حضور پر درود بھیجے حضور کا رب محمود ہے اور حضور محمد اور حضور کا رب اول و آخر و ظاہر و باطن ہے اور حضور اول و آخر و ظاہر و باطن ہیں۔ یہ عظیم بشارت سن کر حضور سید المرسلین صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے فرمایا،

اَلْحَمْدُ لِلّٰہِ الَّذِیْ فَضَّلَنِیْ عَلٰی جَمِیْعِ النَّبِیِّیْنَ حَتّٰی فِیْ اِسْمِیْ وَصِفَتِیْ۔ حمد اس خدا کو جس نے مجھے تمام انبیاء پر فضیلت دی یہاں تک کہ میرے نام و صفت میں) ھکذا نقل وقال روی التلمسانی انی عن ابن عباس وظاهره انه خرجه بسنده الی ابن عباس فان ذلک هو الذی یدل علیه روی کما فی الزرقانی، واللہ سبحانہ وتعالی اعلم۔

تابش سوم

طرق وروایات حدیث خصائص

حدیث خصائص وہ حدیث ہے جس میں حضور سید عالم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم

نے اپنے خصائص جلیلہ ارشاد فرمائے جو کسی نبی و رسول نے نہ پائے اور ان کی وجہ سے اپنا
تمام انبیاء اللہ پر تفضیل پانا ذکر فرمایا۔ یہ روایت متواتر المعنی ہے۔ امام قاضی عیاض نے
"شفا شریف" میں اسے پانچ صحابہ کی روایت سے آنا بیان فرمایا۔ ابوذر ابن عمرو ابن عباس
ابوہریرہ جابر رضی اللہ تعالیٰ عنہم پھر حدیث کے چار پانچ متفرق جملے نقل کیے۔ علامہ
قسطلانی نے "مواہب لدنیہ" میں "فتح الباری" شرح صحیح بخاری امام علامہ ابن حجر
عسقلانی سے اخذ کر کے اس پر کلام لکھا، جس میں احادیث حذیفہ و علی مرتضیٰ رضی اللہ
تعالیٰ عنہما کی طرف بھی اشارہ واقع ہوا مگر سوا حدیث جابر و ابوہریرہ کے کہ صحیحین میں وارد
ہے کوئی روایت پوری نقل نہ کی۔ فقیر غفر اللہ تعالیٰ نے کتب کثیرہ کے مواضع متفرقہ قریبہ
وبعیدہ سے اس کے طرق و روایات و شواہد و متابعات کو جمع کیا تو اس وقت کی نظر میں اسے
چودہ صحابی کی روایت سے پایا۔ ابوہریرہ، حذیفہ، ابو داؤد، ابو امامہ، سائب بن یزید، جابر بن
عبداللہ، عبداللہ بن عمرو، ابوذر، ابن عباس، ابو موسیٰ اشعری، ابو سعید خدری، مولیٰ علی،

عوف بن مالک، عبادہ بن صامت رضی اللہ تعالیٰ عنہم اجمعین۔ ان میں ہر ایک کی حدیث
اس وقت کلما میرے پیش نظر ہے۔ امام خاتم الحفاظ علامہ ابن حجر عسقلانی پھر امام علامہ
احمد قسطلانی نے چھ طرق مختلفہ کی تطبیق سے ان خصائص نفائس کا عدد جو ان حدیثوں میں
متفرقا وارد ہوئے سولہ سترہ تک پہنچایا۔ فقیر غفر اللہ تعالیٰ نے ان کے کلام پر اطلاع سے
پہلے مبلغ شمار تیس تک پایا۔ والحمد للہ رب العالمین۔ یہ بھی انہیں دو اماموں کے اس فرمانے
کی تصدیق ہے کہ جو بغور کامل تتبع احادیث کرے ممکن ہے کہ اس سے زائد پائے۔

حالانکہ فقیر کو نہ اس وقت کمال تفحص کی فرصت، نہ مجھ جیسے کوتہ دست
قاصر النظر کی ناقص تلاش، تلاش میں داخل۔ اگر کوئی عالم وسیع الاطلاع استقرا پر آئے تو
عجب نہیں کہ عدد طرق و شمار خصائص اس سے بھی بڑھ جائے۔ قصد کرتا ہوں کہ ان شاء
اللہ العزیز اس رسالے اور اس کے بعد ان مسائل کثیرہ کے جواب سے جو حیدر آباد و بنگلور

و پنجاب و سلطان پور و خیر آباد وغیرہا بلاد اور خاص شہر کے آئے ہوئے ہیں اور اس مسئلہ کو تحقیری کی وجہ سے برعایت الاقدم فالاقدم ان کے جواب تعویق میں پڑے ہیں، بحول اللہ تعالیٰ فراغ پا کر اس حدیث کے جمع طرق میں ایک رسالہ بنام "البحث الفاحص عن طرق حدیث الخصائص" لکھوں اور اس میں ہر طریق و روایت کو مفصل جداگانہ نقل کر کے خصائص حاصلہ پر قدرے کلام کروں۔ وباللہ التوفیق لا رب غیرہ یہاں بخوف تطویل صرف صدر احادیث کی طرف اشارہ کرتا ہوں جن میں ارشاد ہوا کہ مجھے سب انبیاء پر ان وجوہ سے تفضیل ملی، مجھے وہ خوبیاں عطا ہوئیں جو کسی نے نہ پائیں کہ اس رسالہ کا مقصود اتنے ہی پارے سے حاصل، وللہ الحمد۔

مجھے انبیاء کرام پر چھ خصوصی فضیلتیں ملی ہیں

ابو ہریرہ رضی اللہ تعالیٰ سے مسلم اور اس کے قریب بزار نے بسند جید اور ابن جریر و ابن ابی حاتم و ابن مردویہ و بزار و ابو یعلی و بیہقی نے حدیث معراج میں روایت کی طریق اول میں ہے، فُضِّلْتُ عَلَى الْاَنْبِيَاءِ بِسِتٍّ (میں چھ وجہ سے سب انبیاء پر تفضیل دیا گیا)۔ دوم میں اس قدر اور زائد لَمْ يُعْطِهَا اَحَدٌ كَانَ قَبْلِيْ (مجھ سے پہلے وہ فضائل کسی کو نہ ملے)۔ سوم میں ہے، فَضَّلَنِيْ رَبِّيْ بِسِتٍّ (مجھے میرے رب نے چھ باتوں سے تفضیل دی)۔

حذیفہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے احمد، مسلم، نسائی، ابن ابی شیبہ، ابن خزیمہ، بیہقی، ابو نعیم راوی ہیں، فُضِّلْنَا عَلَى النَّاسِ بِثَلٰثٍ ہمیں تین وجہ سے تمام لوگوں پر فضیلت ہوئی۔ ابو الدرداء سے طبرانی "معجم کبیر" میں راوی ہیں، فُضِّلْتُ بِاَرْبَعٍ میں نے چار وجہ سے فضیلت پائی۔ ابو امامہ کی حدیث بھی انہیں لفظوں سے شروع ہے،

اخرجه احمد والبيهقى سائب بن يزيد فضلت على الانبياء بخمس۔ میں پانچ وجہ سے انبیاء پر بزرگی دیا گیا۔ رواہ الطبرانی۔

مجھے پانچ چیزوں کا علم بھی دیا گیا

جابر بن عبداللہ اُعْطِیْتُ خَمْسًا لَمْ یُعْطِھِنَّ اَحَدٌ قَبْلِیْ مجھ پانچ چیزیں دیا گیا کہ مجھ سے پہلے کسی کو نہ ملیں۔ رواہ البخاری و مسلم والنسائی۔ عبداللہ بن عمرو بن العاص عند احمد والبزار والبیہقی باسناد صحیح۔ ابوذر' احمد دارمی' ابن ابی شیبہ' ابو یعلی' ابونعیم' بیہقی' بزار باسناد جید۔ ابن عباس' احمد والبخاری فی التاریخ والطبرانی والثلثہ الاخری فی حدیث بسند حسن۔ ابو موسی احمد و ابن ابی شیبہ والطبرانی باسناد حسن۔ ابوسعید الطبرانی فی الاوسط بسند حسن۔ مولی علی عند البزاز وابی نعیم۔

چھ روایات میں مجھے پانچ چیزیں عطا ہوئیں جو مجھ سے پہلے کسی نے نہ پائیں۔ اول و ثانی میں "احد قبلی" ہے۔ ثالث میں "من الانبیاء" اور زائد پانچوں میں "نبی قبلی" ہے اور حاصل سب عبارتوں کا واحد اور مولی علی کرم اللہ تعالی وجہہ سے طرق دوم میں بے تعیین عدد ہے۔ "اُعْطِیْتُ مَا لَمْ یُعْطَ اَحَدٌ مِّنَ الْاَنْبِیَاءِ" مجھے وہ ملا جو کسی نبی نے نہ پایا اخرجہ ابن ابی شیبہ طرق سوم میں ہے اُعْطِیْتُ اَرْبَعًا لَمْ یُعْطِھِنَّ اَحَدٌ مِّنْ اَنْبِیَاءِ اللّٰہِ تَعَالٰی قَبْلِیْ مجھے چار چیزیں عطا ہوئیں کہ مجھ سے پہلے کسی نبی اللہ کو نہ ملیں۔ اخرجہ احمد والبیہقی بسند حسن۔

مجھے تمام انبیاء پر دو باتوں میں فضیلت ہے

ابن عباس رضی اللہ تعالی عنہما سے طرق دوم میں ہے فُضِّلْتُ عَلَی الْاَنْبِیَاءِ بِخَصْلَتَیْنِ میں دو باتوں سے تمام انبیاء پر فضیلت دیا گیا۔ اخرجہ البزاز عوف بن مالک کی حدیث میں بھی پانچ ہیں مگر یوں کہ اَعْطَیْنَا اَرْبَعًا لَمْ

يُعْطِهِنَّ اَحَدٌ كَانَ قَبْلَنَا۔ ہمیں چار فضیلتیں ملیں کہ ہم سے پہلے کسی کو نہ دی گئیں۔ وَسَاَلْتُ رَبِّيَ الْخَامِسَةَ فَاَعْطَانِيْهَا اور میں نے اپنے رب سے پانچویں مانگی' اس نے وہ بھی مجھے عطا فرمائی۔ وَهِيَ مَا هِيَ اور وہ تو وہی ہے یعنی اس پانچویں کی خوبی کا کہنا ہی کیا ہے۔ پھر چار بیان فرما کر وہ نفیس پانچویں یوں ارشاد فرمائی۔ سَاَلْتُ رَبِّيَ اَنْ لَّا يَلْقَاهُ عَبْدٌ مِّنْ اُمَّتِيْ يُوَحِّدُهٗ اِلَّا اَدْخَلَهُ الْجَنَّةَ میں نے اپنے رب سے مانگا میری امت کا کوئی بندہ اس کی توحید کرتا ہوا اس سے نہ ملے مگر یہ کہ اس کو داخل بہشت فرمائے۔

مجھے دس فضیلتیں ایسی دی گئیں جو پہلے کسی نبی کو نہ ملی تھیں

ابو یعلی عبادہ بن صامت روایت کرتے ہیں' اَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ تَعَالٰى عَلَيْهِ وَسَلَّمَ خَرَجَ فَقَالَ اِنَّ جِبْرِيْلَ اَتَانِيْ فَقَالَ اُخْرُجْ فَحَدِّثْ بِنِعْمَةِ اللّٰهِ الَّتِيْ اَنْعَمَ بِهَا عَلَيْكَ فَبَشَّرَنِيْ بِعَشْرٍ لَّمْ يُؤْتِهَا نَبِيٌّ قَبْلِيْ۔ جبریل نے میرے پاس حاضر ہو کر عرض کی' باہر جلوہ فرما کر اللہ تعالٰی کے وہ احسان جو حضور پر کیے ہیں' بیان فرمائیں۔ پھر مجھے دس فضیلتوں کا مژدہ دیا کہ مجھ سے پہلے کسی نبی نے نہ پائیں۔ اخرجه ابن ابی حاتم وعثمان بن سعيد الدارمي في كتاب الرد علي الجهميه وابونعيم ان روایات ہی سے یہ بات ثابت ہو گئی کہ اعداد مذکورہ میں حصر مراد نہیں' کہیں دو فرماتے ہیں' کہیں تین' کہیں چار' کہیں پانچ' کہیں چھ' کہیں دس۔ اور حقیقۃً سوا دو دو سو پر بھی انتہا نہیں۔ امام علامہ جلال الدین سیوطی قدس سرہ نے "خصائص کبریٰ" میں ڈھائی سو کے قریب حضور کے خصائص جمع کیے اور یہ صرف ان کا علم تھا۔ ان سے زیادہ علم والے زیادہ جانتے تھے' اور علمائے ظاہر سے علمائے باطن کو زیادہ معلوم ہے' پھر تمام علوم علم اعظم حضور سید عالم صلی اللہ تعالٰی علیہ وسلم سے ہزاروں منزل ادھر منقطع ہیں جس قدر حضور اپنے فضائل وخصائص جانتے ہیں' دوسرا کیا جانے گا' اور

حضور سے زیادہ علم والا ان کا مالک و مولیٰ جل وعلا ہے۔ ان ربک المنتھی۔
جس نے انہیں ہزاروں فضائل عالیہ و جلائل غالیہ دیے اور بے حد و بے شمار ابد الآباد
کے لیے رکھے۔ وَلَلْاٰخِرَةُ خَيْرٌ لَّكَ مِنَ الْاُوْلٰى اسی لیے حدیث میں ہے
حضور سید المرسلین صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم جناب صدیق اکبر رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے
فرماتے ہیں "يَا اَبَا بَكْرٍ لَمْ يَعْرِفْنِيْ حَقِيْقَةً غَيْرُ رَبِّيْ" "اے ابوبکر! مجھے
ٹھیک ٹھیک جیسا میں ہوں میرے رب کے سوا کسی نے نہ پہچانا۔ ذکرہ العلامہ
الفاسی فی "مطالع المسرات"۔

ترا چنان کہ توئی دیدۂ کجا بیند
بقدر بینش خود ہر کسے کند ادراک

صلی اللہ تعالیٰ علیک وعلی الک وصحابک اجمعین

تابش چہارم

آثار صحابہ و بقیہ موعودات خطبہ

روایت اولیٰ ۔۔ حضور "اکرم الخلق" ہیں

بیہقی عبداللہ بن مسعود رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے راوی ہیں اِنَّ مُحَمَّدًا صَلَّى
اللّٰهُ تَعَالٰى عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اَكْرَمُ الْخَلْقِ عَلَى اللّٰهِ يَوْمَ الْقِيٰمَةِ
(بیشک محمد صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم قیامت میں اللہ تعالیٰ کے حضور تمام مخلوق الٰہی سے
عزت و کرامت میں زائد ہیں)

روایت دوم ۔۔ اللہ تعالیٰ نے حضور کے دل کو مرکز التفات بنایا

احمد، بزار، طبرانی بسند ثقات اسی جناب سے راوی ہیں اِنَّ اللّٰهَ تَعَالٰى
نَظَرَ اِلٰى قُلُوْبِ الْعِبَادِ فَاخْتَارَ مِنْهَا قَلْبَ مُحَمَّدٍ صَلَّى اللّٰهُ
تَعَالٰى عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَاصْطَفَاهُ لِنَفْسِهٖ (اللہ تعالیٰ نے بندوں کے دلوں پر

نظر فرمائی تو ان میں سے محمد صلے اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کے دل کو پسند فرمایا۔ اسے اپنی ذات کریم کے لیے چن لیا)

روایت سوم

دارمی' بیہقی' (صححه ابن حجر فی شرح الهمزیه۔ ۱۲منہ) عبداللہ بن سلام رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے راوی ہیں اِنَّ اَکْرَمَ خَلِیْقَةِ اللّٰهِ عَلَی اللّٰهِ اَبُوالْقَاسِمِ صَلَّی اللّٰهُ تَعَالٰی عَلَیْهِ وَسَلَّمَ (بیشک اللہ کے نزدیک تمام مخلوق سے زیادہ مرتبہ ووجاہت والے ابوالقاسم صلے اللہ تعالیٰ علیہ وسلم ہیں)

روایت چہارم۔۔ حضور ﷺ دین حنیف لے کر آئے

ابن سعد بطریق عامر شعبی عبدالرحمٰن بن زید بن الخطاب سے راوی ہیں' زید بن عمرو بن نفیل کہتے ہیں میں شام میں تھا ایک راہب کے پاس گیا اور اس سے کہا' مجھے بت پرستی و یہودیت و نصرانیت سب سے نفرت ہے۔ کہا تو تم دین ابراہیم چاہتے ہو۔ اے اہل مکہ کے بھائی' تم وہ دین مانگتے ہو جو آج کہیں نہ ملے گا۔ اپنے شہر کو چلے جاؤ فَاِنَّ نَبِیًّا یَبْعَثُ مِنْ قَوْمِکَ بِبَلَدِکَ یَاْتِیْ بِدِیْنِ اِبْرَاهِیْمَ بِالْحَنِیْفِیَّةِ وَهُوَ اَکْرَمُ الْخَلْقِ عَلَی اللّٰهِ (کہ تمہاری قوم سے تمہارے شہر میں ایک نبی مبعوث ہوگا۔ وہ ابراہیم علیہ الصلوۃ والتسلیم کا دین حنیف لائے گا۔ وہ تمام جہان سے زیادہ اللہ تعالیٰ کو عزیز ہے) یہ زید بن عمرو موحدان جاہلیت سے ہیں' اور ان کے صاحبزادے سعید بن زید اجلہ صحابہ و عشرۂ مبشرہ سے' رضی اللہ تعالیٰ عنہم اجمعین۔

روایت پنجم۔۔ بحیرا راہب کی تصدیق

ابن ابی شیبہ و ترمذی بافادۂ تحسین اور حاکم بہ تصریح تصحیح اور ابو نعیم و خرائطی ابو موسیٰ اشعری رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے راوی ہیں' ابو طالب چند سرداران قریش کے ساتھ ملک

شام کو گئے۔ حضور پرنور سید المرسلین صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم ہمراہ تشریف فرما تھے۔ جب صومعہ راہب یعنی بحیرا کے پاس اترے' راہب صومعہ سے نکل کر ان کے پاس آیا اور اس سے پہلے جو یہ قافلہ جاتا تھا راہب نہ آتا نہ اصلاً ملتفت ہوتا۔ اب کی بار خود آیا' اور لوگوں کے بیچ میں گزرتا ہوا حضور پرنور صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم تک پہنچا۔ حضور اقدس کا دست مبارک تھام کر بولا ھٰذَا سَیِّدُ الْعٰلَمِیْنَ ھٰذَا رَسُوْلُ رَبِّ الْعٰلَمِیْنَ یَبْعَثُہُ اللّٰہُ رَحْمَۃً لِّلْعٰلَمِیْنَ (یہ تمام جہان کے سردار ہیں۔ یہ رب العالمین کے رسول ہیں۔ اللہ تعالیٰ انھیں تمام عالم کے لیے رحمت بھیجے گا) سرداران قریش نے کہا تجھے کیا معلوم ہے۔ کہا جب تم اس گھاٹی سے بڑھے' کوئی درخت و سنگ نہ تھا جو سجدے میں نہ گرے' اور وہ نبی کے سوا دوسرے کو سجدہ نہیں کرتے' اور میں انھیں مہر نبوت سے پہچانتا ہوں۔ ان کے استخوان شانہ کے نیچے سیب کی مانند ہے۔ پھر راہب واپس گیا اور قافلہ کے لیے کھانا [illegible] تشریف لائے۔ ابر سر پر سایہ گستر تھا۔ راہب بولا اُنْظُرُوْا اِلَیْہِ غَمَامَۃٌ تُظِلُّہٗ (دیکھو ابر ان پر سایہ کیے ہے) قوم نے پہلے سے درخت کا سایہ گھیر لیا تھا۔ حضور نے جگہ نہ پائی' دھوپ میں تشریف رکھی۔ فوراً پیڑ کا سایہ حضور پر جھک آیا۔ راہب نے کہا اُنْظُرُوْا اِلٰی فَیْءِ الشَّجَرَۃِ مَالَ اِلَیْہِ (دیکھو پیڑ کا سایہ ان کی طرف جھکتا ہے) شیخ محقق نے "لمعات" میں فرمایا' امام ابن حجر عسقلانی "اصابہ" میں فرماتے ہیں رجالہ ثقات اس حدیث کے راوی سب ثقہ ہیں۔

روایت ششم۔۔ حضور خیر الانبیاء ہیں

ابو نعیم حضرت تمیم داری رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے راوی ہیں' یہ ایک شب صحرائے شام میں تھے۔ ہاتف جن نے انھیں بعثت حضور سید المرسلین صلے اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کی خبر دی۔ صبح راہب کے پاس جا کر قصہ بیان کیا۔ کہا قَدْ صَدَقُوْکَ مِنَ الْحَرَمِ

وَمُهَاجِرُہُ الْحَرَمِ وَھُوَ خَیْرُ الْاَنْبِیَاءِ (جنوں نے تجھ سے سچ کہا' حرم سے ظاہر ہوں گے اور حرم کو ہجرت فرمائیں گے اور وہ تمام انبیاء سے بہتر ہیں)

روایت ہفتم۔۔ ہاتف کا اعلان

ابن عساکر ابو نعیم خرائطی بعض صحابہ خثعمیین سے راوی ہیں' ہم ایک شب اپنے بت کے پاس تھے اور اسے ایک مقدمہ میں پنچ کیا تھا۔ ناگاہ ہاتف نے پکارا۔

یَا اَیُّھَا النَّاسُ ذَوِی الْاَجْسَامِ
مَا اَنْتُمْ وَطَائِشُ الْاَحْلَامِ
وَمُسْنِدُ الْحُکْمِ اِلَی الْاَصْنَامِ
ھٰذَا نَبِیٌّ "سَیِّدُ الْاَنَامِ"
اَعْدَلُ ذِیْ حُکْمٍ مِنَ الْحُکَّامِ
یَصْدَعُ بِالنُّوْرِ وَبِالْاِسْلَامِ
مُسْتَعْلِنٌ فِی الْبَلَدِ الْحَرَامِ

(ترجمہ) اے بت پرستو کیا حال ہے تمہارا اور یہ کم عقلیاں اور پتھروں کو پنچ بنانا۔ یہ ہے نبی تمام جہان کا سردار' ہر حاکم سے زیادہ عادل' نور و اسلام کا آشکارا کرنے والا' حرم محترم میں ظہور فرمانے والا۔ ہم سب ڈر کر بت کو چھوڑ گئے اور اس شعر کے چرچے رہے' یہاں تک کہ ہمیں خبر ملی حضور اقدس صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم مکہ میں ظہور فرما کر مدینے تشریف لائے۔ میں حاضر ہو کر مشرف باسلام ہوا۔

روایت ہشتم۔۔ دربار مصطفیٰ میں عرب کا ایک کاہن حاضر ہوا!

خرائطی و ابن عساکر مرداس بن قیس دوسی رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے راوی ہیں۔ میں خدمت اقدس حضور سید المرسلین صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم میں حاضر ہوا۔ حضور کے پاس

کہانت کا ذکر تھا کہ بعثت اقدس سے کیونکر متغیر ہو گئی۔ میں نے عرض کی یارسول اللہ ہمارے یہاں اس کا ایک واقعہ گزرا ہے۔ میں حضور میں عرض کروں ہماری ایک کنیز تھی خلصہ نامی کہ ہمارے علم میں ہر طرح نیک تھی۔ ایک دن آکر بولی "اے گروہ دوس! تم مجھ میں کوئی بدی جانتے ہو۔ ہم نے کہا' بات کیا ہے؟ کہا میں بکریاں چراتی تھی' دفعتاً ایک اندھیرے نے مجھے گھیرا اور وہ حالت پائی جو عورت مرد سے پاتی ہے۔ مجھے حمل کا گمان ہوا ہے۔ جب ولادت کے دن قریب آئے ایک عجیب الخلقت لڑکا جنی' جس کے کتے کے سے کان تھے۔ وہ ہمیں غیب کی خبریں دیتا اور جو کچھ کہتا اس میں فرق نہ آتا۔ ایک دن لڑکوں میں کھیلتے کھیلتے کودنے لگا' اور تہبند دور پھینک دیا اور بلند آواز سے چلایا' اے خرابی! خدا کی قسم اس پہاڑ کے پیچھے گھوڑے ہیں۔ ان میں خوبصورت خوبصورت' نوعمر یہ سن کر ہم سوار ہوئے۔ ویسا ہی پایا۔ سواروں کو بھگایا' غنیمت لوٹی۔ جب حضور کی بعثت ہوئی اس دن سے جو خبریں دیتا جھوٹ [illegible]۔ بولا مجھے خبر نہیں کہ جو مجھ سے سچ کہتا تھا' اب کیوں جھوٹ بولتا ہے؟ مجھے اس گھر میں تین دن بند کر دو۔ ہم نے ایسا ہی کیا۔ تین دن پیچھے کھولا۔ دیکھیں تو وہ ایک آگ کی چنگاری ہو رہا ہے۔ بولا: اے قوم دوس! حُرِسَتِ السَّمَاءُ وَخَرَجَ خَیْرُ الْاَنْبِیَاءِ (آسمان پر پہرا مقرر ہوا اور بہترین انبیا نے ظہور فرمایا) ہم نے کہا' کہاں؟ کہا مکہ میں اور میں مرنے کو ہوں۔ مجھے پہاڑ کی چوٹی پر دفن کر دینا۔ مجھ میں آگ بھڑک اٹھے گی۔ جب ایسا دیکھو بِاسْمِكَ اللّٰھُمَّ کہہ کر مجھے تین پتھر مارنا۔ میں بجھ جاؤں گا۔ ہم نے ایسا ہی کیا۔ چند روز بعد حاجی لوگ آئے اور ظہور حضور کی خبر لائے۔ اگرچہ یہ قول اس جنی اور حقیقتاً اس کے جن کا تھا جس نے اسے خبر دی' مگر ممکن تھا کہ اسے احادیث مصطفےٰ صلے اللہ تعالیٰ علیہ وسلم میں گنا جاتا کہ حضور نے سنا اور انکار نہ فرمایا' صلے اللہ تعالیٰ علیہ وسلم۔

روایت نہم۔۔ حضور ﷺ خیر العالمین ہیں

ابو نعیم حضرت عبداللہ بن عباس رضی اللہ تعالیٰ عنہما سے حدیث طویل میلاد جمیل

میں راوی ہیں۔ حضرت آمنہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا فرماتی ہیں جب حمل اقدس کو چھ مہینے گزرے' ایک شخص نے سوتے میں مجھے ٹھوکر ماری اور کہا یا اٰمِنَةُ اِنَّکِ قَدْ حَمَلْتِ بِخَیْرِ الْعٰلَمِیْنَ طُرًّا فَاِذَا وَلَدْتِیْهِ فَسَمِّیْهِ مُحَمَّدًا (اے آمنہ تمہارے حمل میں وہ ہے جو تمام جہان سے بہتر ہے۔ جب پیدا ہوں ان کا نام محمد رکھنا) صلے اللہ تعالیٰ علیہ وسلم۔

روایت دہم -- حضور ﷺ سید العالمین ہیں

ابو نعیم حضرت بریدہ و ابن عباس رضی اللہ تعالیٰ عنہم سے راوی ہیں۔ حضرت آمنہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا نے ایام حمل مقدس میں خواب دیکھا کوئی کہنے والا کہتا ہے اِنَّکِ قَدْ حَمَلْتِ بِخَیْرِ الْبَرِیَّةِ وَسَیِّدِ الْعٰلَمِیْنَ فَاِذَا وَلَدْتِیْهِ فَسَمِّیْهِ اَحْمَدَ وَمُحَمَّدًا (تمہارے حمل میں بہتر عالم و سردار عالمیان ہیں پیدا ہوں تو ان کا نام احمد و محمد رکھنا) صلے اللہ تعالیٰ علیہ وسلم)

روایت یازدہم

ابن سعد و حسن بن جراح زید بن اسلم سے راوی ہیں۔ حضرت آمنہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا نے جناب حلیمہ رضوان اللہ تعالیٰ علیہا سے فرمایا مجھ سے خواب میں کہا گیا اِنَّکِ سَتَلِدِیْنَ غُلَامًا فَسَمِّیْهِ اَحْمَدَ وَهُوَ سَیِّدُ الْعٰلَمِیْنَ (عنقریب تمہارے لڑکا ہوگا ان کا نام احمد رکھنا وہ تمام عالم کے سردار ہیں) صلے اللہ تعالیٰ علیہ وسلم۔

روایت دوازدہم -- حضور ﷺ اہل آسمان کی امامت فرماتے ہیں

بزاز (یہ حدیث اس حدیث مرتضوی کا تتمہ ہے جو زیر ارشاد چہل و چہارم گزری

لہذا جدا شمار نہ ہوئی) حضرت امیر المومنین مولی المسلمین علی مرتضی کرم اللہ تعالی وجہہ الکریم سے راوی ہیں۔ لَمَّا اَرَادَ اللّٰهُ اَنْ يُّعَلِّمَ رَسُوْلَهُ الْاَذَانَ اَتَاهُ جِبْرِيْلُ بِدَابَّةٍ يُقَالُ لَهَا الْبُرَاقُ (وَذَكَرَ جِمَاحَهَا وَتَسْكِيْنَ جِبْرِيْلَ اِيَّاهَا قَالَ) فَرَكِبَهَا حَتّٰى اَنْتَهٰى اِلَى الْحِجَابِ الَّذِيْ يَلِي الرَّحْمٰنَ (وَسَاقَ الْحَدِيْثَ فِيْهِ ذِكْرُ تَاذِيْنِ الْمَلَكِ وَتَصْدِيْقِ اللّٰهِ سُبْحٰنَهُ وَتَعَالٰى لَهُ قَالَ) ثُمَّ اَخَذَ الْمَلَكُ بِيَدِ مُحَمَّدٍ صَلَّى اللّٰهُ تَعَالٰى عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَقَدَّمَهُ فَاَمَّ اَهْلَ السَّمٰوٰتِ فِيْهِمْ اٰدَمُ وَنُوْحٌ فَيَوْمَئِذٍ (اَنْتَ تَعْلَمُ اَنَّ هٰذَا مِنْ تَمَامِ حَدِيْثِ عَلِيٍّ رَضِيَ اللّٰهُ تَعَالٰى عَنْهُ كَمَا تَرٰى وَهُوَ كَذٰلِكَ عِنْدَ اَبِيْ نُعَيْمٍ فِي الطَّرِيْقِ الْاٰتِيْ فَلَا اَدْرِيْ كَيْفَ جَعَلَهُ الْاِمَامُ الْقَاضِيْ فِي الشِّفَاءِ مِنْ قَوْلِ رَاوِي الْحَدِيْثِ سَيِّدِنَا جَعْفَرِ الصَّادِقِ رَضِيَ اللّٰهُ تَعَالٰى عَنْهُ وَاَقَرَّهُ عَلَيْهِ الشِّهَابُ فِي النَّسِيْمِ) اَكْمَلَ اللّٰهُ لِمُحَمَّدٍ صَلَّى اللّٰهُ تَعَالٰى عَلَيْهِ وَسَلَّمَ الشَّرَفَ عَلٰى اَهْلِ السَّمٰوٰتِ وَالْاَرْضِ

جب حق جل وعلا نے اپنے رسول کو اذان سکھانی چاہی، جبریل براق لے کر حاضر ہوئے۔ حضور سوار ہو کر اس حجاب عظمت (حجاب مخلوق پر ہے، خالق جل جلالہ حجاب سے پاک ہے۔ وہ اپنے غایت ظہور سے غایت بطون میں ہے۔ تبارک وتعالی) تک پہنچے جو رحمن جل مجدہ کے نزدیک ہے۔ (شاید یہ معنے ہیں کہ عرش رحمن سے قریب، واللہ تعالی اعلم) پردے سے ایک فرشتہ نکلا اور اذان کہی۔ حق عز جلالہ نے ہر کلمہ پر موذن کی تصدیق فرمائی۔ پھر فرشتے نے حضور پر نور صلے اللہ تعالی علیہ وسلم کا دست اقدس تھام کر حضور کو آگے کیا۔ حضور نے تمام اہل سموات کی امامت فرمائی، جن میں آدم ونوح علیہما الصلوۃ والسلام بھی شامل تھے۔ اس روز حق تبارک وتعالی نے محمد صلی اللہ تعالی علیہ وسلم کا شرف عام اہل آسمان وزمین پر کامل کر دیا) اسی کی مثل ابو نعیم نے بطریق امام محمد بن حنفیہ ابن علی مرتضی رضی اللہ تعالی عنہما روایت کی ہے۔ اس کے اخیر میں ہے ثُمَّ قِيْلَ

لِرَسُوْلِ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَسَلَّمَ تَقَدَّمْ فَاَمَّ اَھْلَ السَّمَاءِ فَتَمَّ لَہُ الشَّرَفُ عَلٰی سَائِرِ الْخَلْقِ (پھر حضور اقدس صلی اللہ تعالٰی علیہ وسلم سے کہا گیا' آگے بڑھیے۔ حضور نے تمام اہل آسمان کی امامت فرمائی اور جمیع مخلوقات الٰہی پر حضور کا شرف کامل ہوا۔ وَالْحَمْدُ لِلّٰہِ رَبِّ الْعٰلَمِیْنَ۔

سابقہ آیات واحادیث پر ایک نظر

الحمدللہ! کہ کلام اپنے منتہے کو پہنچا اور دس آیتوں' سو حدیثوں کا وعدہ بہ نہایت آسانی بہت زیادہ ہو کر پورا ہوا۔ اس رسالے میں قصد استیعاب نہ ہونے پر خود ہی رسالہ گواہی دے گا کہ تمیں سے زاید حدیثیں مفید مقصد ایسی ملیں گی جن کا شمار ان سو میں نہ کیا تعلیقات تو اصلا تعداد میں نہ آئیں' اور ذیکل اول میں بھی زیر آیات بہت حدیثیں مثبت مرلو گزریں۔ انہیں بھی حساب سے زیادہ رکھا۔ خصوصا حدیث نبی صلی اللہ تعالٰی علیہ وسلم کہ یہ امت اللہ تعالٰی کے نزدیک سب امتوں سے بہتر و افضل ہے۔ (زیر آیت خامسہ)

حدیث ابن عباس رضی اللہ تعالٰی عنہما کہ حضور کی امت سب امتوں سے بہتر اور حضور کا زمانہ سب زمانوں سے بہتر اور حضور کے صحابہ سب اصحاب سے بہتر اور حضور کا شہر سب شہروں سے بہتر وَاِنَّمَا شَرَفُ الْمَکَانِ بِالْمَکِیْنِ (زیر آیت اولٰی حدیث علی مرتضی حدیث حبر الامہ رضی اللہ تعالٰی عنہما کہ صفی سے مسیح تک تمام انبیاء علیہم الصلوۃ والسلام سے حضور کے بارے میں عہد لیا گیا۔ () ہر دو زیر آیت نخستین) حدیث سلطان المفسرین رضی اللہ تعالٰی عنہ' اللہ تعالٰی نے محمد صلے اللہ تعالٰی علیہ وسلم سے زیادہ قدر و عزت والا کسی کو نہ بنایا۔ (زیر آیت سابعہ) حدیث عالم القرآن رضی اللہ تعالٰی عنہ اللہ تعالٰی نے محمد صلی اللہ تعالٰی علیہ وسلم کو تمام انبیاء و ملائکہ سے افضل کیا۔ (زیر آیت ثالثہ) کہ یہ چھ حدیثیں تو نصوص جلیہ اور قابل اوخال جلوہ اول تلاش دوم تھیں۔ ان چھ کے یاد دلانے میں میری ایک غرض یہ بھی ہے کہ تلاش چہارم میں روایت ہفتم سے

روایت یازدہم تک جو چھ حدیثیں قول ہاتف و کاہن مثالات صادقہ کی گزریں، اگر بعض حضرات ان پر راضی نہ ہوں تو ان چھ تصریحات جلیلہ کو ان چھ کا نعم البدل سمجھیں اور سو احادیث مسندہ معتمدہ کا عدد ہر طرح کامل جانیں۔ وللہ الحمد

تنبیہ — فقیر غفر اللہ تعالیٰ لہ نے اس عجالہ میں کہ نہایت وجازت پر مبنی تھا، اکثر حدیثوں کی نقل میں اختصار بلکہ بہت جگہ صرف محل استدلال پر اقتصار کیا۔ مواقع کثیرہ میں موضع احتجاج کے سوا باقی حدیث کا فقط ترجمہ لایا۔ طرق و متابعات بلکہ کبھی شواہد مقاربۃ المعنی میں بھی ایک کا متن لکھا، بقیہ کا محض حوالہ دیا۔ اگرچہ وہ سب متون جدا جدا بالاستیعاب، بحمد اللہ میرے پیش نظر ہوئے۔ جہاں اتفاق سے کلمات علما کی حاجت دیکھی، وہاں تو غالباً بمجرد اشارہ یا نقل بالمعنی یا التقاطی پر قناعت کی۔ ہاں! تخریج احادیث میں اکثر استکثار پر نظر رکھی۔ ناظر متفحص بہت حدیثوں میں دیکھے گا کہ کتب علما میں انھیں صرف ایک یا دو مخرجین کی [illegible] جمع کیے۔ متون و اسانید کی تصحیح و تحسین کی طرف جو تموج ہے، اس کا ماخذ بھی ائمہ شان کی تنقیح و تصریح ہے لہٰذا مناسب کہ طالب سند و جویائے تفصیل کے لیے ان بحار اسفار مواج زخار کے اسما شمار ہوں جو ہنگام تحریر رسالہ میرے پیش نظر موجزن رہے اور اپنے صدف خیز قعروں گہر ریز لہروں سے ان فرائد آبدار و لالی شاہوار کے ماخذ ہوئے۔

کتاب کے ماخذ و مراجع

"الصحاح الستہ" لاسیما الصحیحین و جامع الترمذی "موطا مالک" "سنن الدارمی" "مشکوۃ المصابیح" "الترغیب والترہیب" للامام الحافظ عبد العظیم زکی الدین المنذری "الخصائص الکبریٰ" لخاتم الحفاظ ابی الفضل السیوطی وھو کتاب لم یصنف فی بابہ مثلہ واکثر ما التقطت منہ مع زیادات فی التخاریج وغیرہا من تلقاء نظری او کتب اخری فاللہ سبحٰنہ یجزیہ الجزاء الاوفیٰ "کتاب الشفاء" فی تعریف حقوق المصطفیٰ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم للامام الہمام شیخ الاسلام عیاض الیحصبی "نسیم الریاض" للعلامۃ الشہاب

الخفاجی "الجامع الصغیر" للامام السیوطی "التیسیر" شرح الجامع الصغیر للعلامۃ عبدالرؤف المناوی "المواہب اللدنیہ" والمنح المحمدیہ للامام العلامۃ احمد بن محمد المصری القسطلانی "شرح المواہب" للعلامۃ الشمس محمد بن عبدالباقی الزرقانی "افضل القرٰی" لقراء ام القرٰی المعروف بشرح الھمزیہ للامام ابن حجر المکی "مفاتیح الغیب" للامام الفخر محمد الرازی "وتکملتھا لتلمیذہ" (علی ما فی النسیم واکشف ولی فیہ تامل۔ ۱۲ منہ) الفاضل العلامہ الخفاجی "معالم التنزیل" للامام محی السنۃ البغوی "مدارک التنزیل" للامام العلامۃ النسفی و ربما اخذت شیئا او اشیاء "من المنہاج" للامام العلام ابی زکریا النووی "وارشاد الساری" للامام احمد القسطلانی "والبیضاوی" والجلالین "والاحیاء" والمدخل" لمحمد العبدری "والمدارج" واشعۃ اللمعات" للمولی الدہلوی "ومطالع المسرات" للعلامۃ الفاسی "وشفاء السقام" للامام المحقق الاجل السبکی "والعلل المتناہیۃ" للعلامہ الشمس ابی الفرج ابن الجوزی ولم اخذ عنہا الا تعیین بعض الاحادیث "ورسالۃ المولد لہ والحلیۃ شرح المنیۃ" للامام محمد بن محمد بن محمد ابن امیر الحاج الحلبی "وشرح الشفاء" للفاضل علی القاری رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہم اجمعین الی غیر ذلک مما فتح المولٰی سبحانہ وتعالیٰ۔

پھر ان کتابوں سے بھی بعض باتیں ان کے غیر مظنہ سے اخذ کیں۔ کہ اگر ناظر بمجرد استقرائے مظان پر قناعت کرے، ہرگز نہ پائے، لہٰذا تجسس کو تثبت و امعان نظر درکار ہے۔ والحمدللہ العزیز الغفار۔

یہ رسالہ ششم شوال کو آغاز اور نوزدہم کو ختم اور آج پنجم ذی القعدہ روز جان افروز دوشنبہ کو وقت چاشت مسودہ سے مبیضہ ہوا، والحمدللہ رب العالمین ○

ان اوراق میں پہلی حدیث حضرت امیرالمومنین مولی المسلمین مولیٰ علی مرتضیٰ کرم اللہ تعالیٰ وجہہ الاسنٰی سے ماثور اور سب میں پچھلی حدیث بھی اسی جناب ولایت مآب سے مذکور ہے۔ امید ہے کہ اس خاتم خلافت نبوت فاتح سلاسل ولایت رضی اللہ تعالیٰ عنہ کے صدقے میں حضور پر نور عفو و غفور، (عفو و غفور حضور کے اسمائے طیبہ سے ہیں۔ کما فی المواھب واستشھد لہ الزرقانی بما فی التورتہ لکن

یعفو ویغفر رواہ البخاری) غفرلہ وعفی عنہ جواد کریم، رؤف، رحیم، صفوح زلات، مقیل عثرات، مصحح حسنات، عظیم البلت، سید المرسلین، خاتم النبیین، شفیع المذنبین، محمد رسول رب العالمین، صلوات اللہ وسلامہ علیہ وعلی آلہ وصحبہ اجمعین کی بارگاہ بے کس پناہ میں شرف قبول پائے اور حق تبارک وتعالی کاتب وسائل و واسطہ سوال علماء مومنین کو دارین میں اس سے اور فقیر کی سب تصانیف سے نفع پہنچائے۔ انہ ولی ذلک والقدیر علیہ والخیر کلہ لہ وبیدیہ واخر دعوانا ان الحمدللہ رب العلمین والصلاۃ والسلام علی سید المرسلین محمد والہ واصحابہ اجمعین۔ سبحنک اللھم وبحمدک اشھد ان لا الہ الا انت استغفرک واتوب الیک والحمدللہ رب العلمین۔

بشارت جلیلہ

رسول اللہ صلے اللہ تعالیٰ علیہ وسلم فرماتے ہیں لَمْ یَبْقَ مِنَ النُّبُوَّۃِ اِلاَّ الْمُبَشِّرَاتِ الرُّؤْیَا الصَّالِحَۃِ رواہ البخاری عن ابی ھریرۃ وزاد مَالِکٌ یَرَاھَا الرَّجُلُ الْمُسْلِمُ اَوْتُرٰی لَہٗ ولاحمد وابن ماجہ وابن خزیمہ وابن حبان وصححاہ عن ام کرز ذھبت النبوہ وبقیت المبشرات وللطبرانی فی الکبیر عن حذیفہ بسند صحیح ذَھَبَتِ النُّبُوَّۃُ فَلَا نُبُوَّۃَ بَعْدِیْ اِلاَّ الْمُبَشِّرَاتِ الرُّؤْیَا الصَّالِحَۃِ یَرَاھَا الرَّجُلُ اَوْتُرٰی لَہٗ۔

یعنی نبوت گئی اب میرے بعد نبوت نہیں ہاں بشارتیں باقی ہیں۔ اچھا خواب کہ مسلمان دیکھے یا اس کے لیے دیکھا جائے۔

مصنف کا ایک مبارک خواب

الحمدللہ اس رسالہ کے زمانہ تصنیف میں مصنف نے خواب دیکھا کہ میں اپنی مسجد میں ہوں۔ چند وہابی آئے اور رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کی افضلیت مطلقہ میں بحث کرنے لگے۔ مصنف نے دلائل صریحہ سے انہیں ساکت کردیا کہ خائب و خاسر چلے گئے۔ پھر مصنف نے اپنے مکان کا قصد کیا۔ (یہ مسجد شارع عام پر واقع ہے۔ دروازہ سے نکل کر چند سیڑھیاں ہیں کہ ان سے اتر کر سڑک ملتی ہے۔ اس کے جنوب کی طرف ہندوؤں کے مندر اور ان کا کنواں ہے) مصنف ابھی اس زینہ سے نہ اترا تھا کہ بائیں ہاتھ کی طرف ہی ایک مادہ خوک اور اس کے ساتھ اس کا بچہ سڑک پر آتا دیکھا۔ جب زینہ مذکورہ کے قریب آئے اس بچہ نے مصنف پر حملہ کرنا چاہا۔ اس کی ماں نے دوڑ کر اسے روکا اور غالباً اس کے منہ پر تپانچہ بھی مارا۔ بہرحال اسے سختی کے ساتھ جھڑکا اور ان وہابیہ کی طرف اشارہ کرکے بولی دیکھتا نہیں کہ یہ تیرے بڑے تو اس شخص سے جیتے نہیں تو

اس پر کیا حملہ کرے گا۔ یہ کہہ کر وہ سور یا اس کا بچہ دونوں اس ہنلا کنوئیں کی طرف بھاگتے چلے گئے۔ والحمد للہ رب العلمین اس خواب سے مصنف نے بعونہ تعالیٰ قبول رسالہ پر استدلال کیا۔ وللہ الحمد۔

بشارت اعظم

اس سے کچھ پہلے مصنف نے خواب دیکھا کہ اپنے مکان کے پھاٹک کے آگے شارع عام پر کھڑا ہوں اور بہت ریز بلور کا ایک فانوس ہاتھ میں ہے۔ میں اسے روشن کرنا چاہتا ہوں۔ دو شخص دہنے بائیں کھڑے ہیں۔ وہ پھونک مار کر بجھا دیتے ہیں۔ اتنے میں مسجد کی طرف سے حضور پر نور سید المرسلین صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم تشریف فرما ہوئے۔ واللہ العظیم حضور اقدس صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کو دیکھتے ہی وہ دونوں [illegible] ایسے غائب ہوگئے کہ معلوم نہیں آسمان کھا گیا یا زمین میں سما گئے۔ حضور پر نور، ملجائے بیکساں، مولائے دل وجان صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم اپنے اس سگ بارگاہ کے پاس تشریف لائے اور اتنے قریب رونق افروز ہوئے کہ شاید ایک بالشت یا کم کا فاصلہ ہو اور بکمال رحمت ارشاد فرمایا، پھونک مار اللہ روشن کردے گا۔ مصنف نے پھونکا۔ وہ عظیم نور پیدا ہوا کہ سارا فانوس اس سے بھر گیا۔

والحمد للہ رب العلمین